e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 288 Monday , July 20 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۸۸) لکھنؤ، بروز پیر ۲۰-جولائی ۲۰۲۶ء، مطابق ۵-صفر المظفر -۱۴۴۸ھ صفحات-۸

سی جے پی کے پارلیمنٹ مارچ کو اجازت نہیں

نئی دہلی: (ایجنسی) کا کروچ جنتا پارٹی نے 20 جولائی کو جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک مارچ کا اعلان کیا ہے، لیکن دہلی پولیس نے کہا ہے کہ مارچ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ پولیس بولی: مانگیں گے تب بھی نہیں دیں گے۔ پولیس کے مطابق پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس شروع ہونے کے پیش نظر علاقے میں سخت سکیورٹی اور کثیر سطحی بیریکیڈنگ کی جائے گی۔ قابل ذکر بات ہے کہ دوپہر میں کمشنر نے عہدہ سنبھالا، رات کو میٹنگ ہوئی اور صبح وانگ چک کو اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ وانگ چک نیٹ پیپر لیک معاملے میں جواب دہی طے کرنے اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کے مطالبے پر بھوک ہڑتال کر رہے تھے۔ سونم وانگ چک کو اسپتال منتقل کیے جانے کے بعد اب سی جے پی کے بانی ابھجیت دیپکے نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ سی جے پی نے 20 جولائی کو جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک مارچ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

خرم پرویز اور صحافی عرفان مہراج کو یو اے پی اے کیس میں ملی ضمانت

نئی دہلی: دہلی کی پٹیالہ ہاؤس کورٹ نے یو اے پی اے کیس میں کشمیری انسانی حقوق کے کارکن خرم پرویز اور صحافی عرفان مہراج کو ضمانت دے دی ہے۔ پرنسپل اینڈ سیشن جج پیتامبر دت نے ان کی ضمانت پر رہائی کا حکم دیا۔ یہ ضمانتی حکم خرم پرویز کی رہائی کا راستہ صاف کرتا ہے۔ اس سے قبل دہلی ہائی کورٹ نے خرم پرویز کو دہشت گردی کی فنڈنگ کیس میں ضمانت دی تھی۔ جسٹس نوین چاولہ کی سربراہی میں تعطیلاتی بنچ نے ضمانت منظور کی۔ ہائی کورٹ نے نوٹ کیا کہ خرم پرویز چار سال سے زائد عرصے سے زیر حراست ہیں اور ٹرائل جلد مکمل ہونے کا امکان نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ خرم پرویز 2004 میں بارودی سرنگ کے دھماکے میں اپنی ٹانگ کھو بیٹھے۔ وہ جسمانی طور پر کمزور ہیں اور انہیں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ہائی کورٹ نے خرم پرویز کو حکم دیا کہ وہ اپنا پاسپورٹ سرنڈر کریں اور عدالتی اجازت کے بغیر دہلی سے باہر سفر نہ کریں۔

پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس سے قبل کل جماعتی اجلاس۔۔۔

ٹی ایم سی کے باغی اراکین کو شامل کرنے پر اپوزیشن برہم

این سی پی آئی کو میٹنگ میں مدعو کیے جانے کی مخالفت میں اپوزیشن کا علامتی واک آؤٹ، اس معاملے پر لوک سبھا اسپیکر کا حتمی فیصلہ اب بھی زیر التوا ہے

نئی دہلی (ایجنسی) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس سے قبل بلائی گئی آل پارٹی میٹنگ میں اپوزیشن جماعتوں نے متحد ہو کر حکومت کے خلاف احتجاج کیا۔ ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کی رکنِ پارلیمنٹ مہوا موئترا نے الزام عائد کیا کہ میٹنگ میں پارٹی کے مبینہ باغی اراکین پارلیمنٹ کو مدعو کیے جانے کے خلاف اپوزیشن جماعتوں نے واک آؤٹ کیا۔ مہوا موئترا نے صحافیوں سے کہا کہ کانگریس، سماجوادی پارٹی، ڈی ایم کے، عام آدمی پارٹی، نیشنل کانفرنس، بائیں بازو کی جماعتوں اور شیو سینا (یو بی ٹی) سمیت کئی اپوزیشن جماعتوں نے میٹنگ سے باہر نکلنے کا فیصلہ کیا۔ اپوزیشن کا الزام تھا کہ ایک غیر تسلیم شدہ گروپ کو میٹنگ میں جگہ دی گئی، جبکہ لوک سبھا ٹیبل آفس کی فہرست میں آل انڈیا ترنمول کانگریس کے 28 اراکین پارلیمنٹ درج ہیں۔ موئترا نے سوال اٹھایا کہ پارلیمانی امور کے وزیر نے پارٹی کے 20 مبینہ باغی اراکین پارلیمنٹ کو کس بنیاد پر میٹنگ میں مدعو کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان اراکین کے انضمام کو اب تک لوک سبھا اسپیکر کی منظوری نہیں ملی ہے اور ان کے خلاف دائر 20 نااہلی کی درخواستیں اب بھی زیر التوا ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آئین کی 91ویں ترمیم کے بعد الگ گروپ کی بنیاد پر کسی دھڑے کو تسلیم کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

کانگریس کے راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے 'ایکس' پر لکھا کہ "تمام اپوزیشن جماعتوں نے کل جماعتی اجلاس سے چند منٹ کے لیے واک آؤٹ کیا۔ یہ مودی حکومت کی جانب سے این سی پی آئی کو کل جماعتی اجلاس میں مدعو کیے جانے کے خلاف تھا۔ این سی پی آئی فی الحال ٹی ایم سی کے 20 'باغی' اراکین پارلیمنٹ کا عارضی ٹھکانہ بنی ہوئی ہے، جبکہ اس معاملے پر لوک سبھا اسپیکر کا حتمی فیصلہ اب بھی زیر التوا ہے۔" کانگریس رکن پارلیمنٹ پرمود تیواری نے بھی اپوزیشن کے واک آؤٹ پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے آئین کے تحفظ اور عام آدمی پارٹی، ترنمول کانگریس اور شیو سینا کی حمایت میں یہ قدم اٹھایا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کسی معاملے میں حتمی فیصلہ آنے سے پہلے کوئی نتیجہ نکال لینا مکمل طور پر غیر آئینی ہے۔

اجلاس کے بعد سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ دھرمیندر یادو نے بھی حکومت پر الزامات عائد کیے۔ انہوں نے کہا کہ ٹی ایم سی رہنماؤں نے میٹنگ میں یہ سوال اٹھایا کہ سرکاری طور پر تسلیم شدہ ترنمول کانگریس کے اراکین پارلیمنٹ کے بجائے پہلے مبینہ باغی اراکین کی فہرست کیوں دکھائی گئی۔ انہوں نے اسے حکومت کا غیر جمہوری اقدام قرار دیا۔ کل جماعتی میٹنگ سے اپوزیشن کے واک آؤٹ پر جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) کی رکن پارلیمنٹ مہوا ماجی نے کہا کہ آج ملک میں مختلف طریقوں سے اراکین پارلیمنٹ کو لالچ دے کر سیاسی جماعتوں کو منصوبہ بند انداز میں توڑا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ مہاراشٹر میں بغاوت کرنے والے اراکین پارلیمنٹ کو کل جماعتی میٹنگ میں بلایا گیا، جبکہ اسپیکر نے اب تک انہیں باضابطہ طور پر تسلیم نہیں کیا ہے۔

مہوا ماجی نے حلقہ بندی کے معاملے کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر 2011 کی مردم شماری کی بنیاد پر حلقہ بندی کی جاتی ہے تو جھارکھنڈ جیسے ریاستوں میں درج فہرست قبائل (ایس ٹی) کے لیے مخصوص نشستوں میں نمایاں کمی آ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت یہ یقین دہانی کرائے کہ کسی بھی ریاست کی نشستیں کم نہیں ہوں گی اور تمام اپوزیشن جماعتیں اس پر متفق ہوں، تو ان کی جماعت اپنے موقف پر دوبارہ غور کر سکتی ہے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ اب تک اس معاملے پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔

رجیجو نے پارلیمنٹ چلانے میں اپوزیشن سے تعاون کی اپیل کی

نئی دہلی (یو این آئی) پارلیمنٹ کے مانسون سیشن سے پہلے اتوار کو یہاں منعقدہ کل جماعتی میٹنگ میں حکومت نے اپوزیشن سے ایوان کی کارروائی خوش اسلوبی سے چلانے میں تعاون کی اپیل کرتے ہوئے یقین دلایا ہے کہ ان کے تمام مسائل پر بحث کرائی جائے گی اور سیشن کے دوران لائے جانے والے بلوں کی معلومات بھی اپوزیشن جماعتوں کو پہلے سے دی جائے گی تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہنے والے اجلاس کے بعد پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ آل پارٹی میٹنگ اچھے اور خوشگوار ماحول میں ہوئی، جس میں تمام سیاسی جماعتوں نے اپنی تجاویز اور خیالات رکھے۔ حکومت نے تمام تجاویز کو سنجیدگی سے سنا ہے اور ان پر غور کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی جمہوریت میں ہر پارٹی کو اپنی بات رکھنے کی مکمل آزادی ہے اور حکومت چاہتی ہے کہ پارلیمنٹ کی کارروائی ہموار طریقے سے چلے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپوزیشن کی طرف سے اٹھائے جانے والے تمام مسائل پر بحث کے لیے تیار ہے۔ مانسون سیشن کے لیے فی الحال آٹھ بلوں کو درج کیا گیا ہے اور اگر کوئی اضافی قانون سازی کا کام ہوگا تو پارلیمانی روایات کے مطابق اس کی معلومات بھی پہلے سے سیاسی جماعتوں کو دے دی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ پارلیمنٹ کی کارروائی میں خلل ڈالنے سے کسی کو سیاسی فائدہ نہیں ملتا، بلکہ جمہوریت متاثر ہوتی ہے اور عوام کا وقت اور پیسہ ضائع ہوتا ہے۔ ترنمول کانگریس سے الگ ہونے والے 20 ارکان پارلیمنٹ کو آل پارٹی میٹنگ میں مدعو کرنے پر اپوزیشن کے واک آؤٹ سے متعلق سوال پر مسٹر رجیجو نے کہا کہ ان ارکان پارلیمنٹ نے لوک سبھا اسپیکر سے نیشنل سٹیزنز پارٹی آف انڈیا کے طور پر منظوری دینے کی درخواست کی ہے، جس پر غور کیا جا رہا ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ کسی بھی رکن پارلیمنٹ کو اس کے حقوق سے محروم نہ کیا جائے اور اسی وجہ سے تمام ارکان پارلیمنٹ کو اجلاس میں مدعو کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق اجلاس کے دوران کچھ جماعتوں کے رہنماؤں کے درمیان آپسی سوال و جواب بھی ہوئے۔ میٹنگ کے دوران جنتا دل (یو) کے کارگزار صدر سنجے جھا نے مغربی ایشیا کی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں کے حالات وزیر اعظم نریندر مودی نے پیدا نہیں کیے ہیں، لیکن بحران کے وقت ان کی قیادت اور انتظام قابل تعریف رہا ہے۔

شدید بارش اور سیلاب سے جموں و کشمیر میں خوفناک تباہی

پونچھ میں اچانک آنے والے سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے 16 افراد جاں بحق

سری نگر (ایجنسی) جموں و کشمیر میں مسلسل اور شدید بارش کے باعث بڑے پیمانے پر تباہی مچی ہے۔ ضلع پونچھ میں فلیش فلڈ (اچانک آنے والے سیلاب) اور لینڈ سلائیڈنگ کے مختلف واقعات میں اب تک 16 افراد کے جاں بحق ہونے کی تصدیق ہوئی ہے، جبکہ متعدد افراد کے لاپتہ ہونے کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔ جموں خطے کے سرحدی اضلاع پونچھ اور راجوری میں اتوار کی صبح ہونے والی موسلا دھار بارش اور مختلف مقامات پر آنے والے اچانک سیلاب نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے، جس کے نتیجے میں پونچھ اور راجوری میں بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصانات ہوئے ہیں۔ انتظامیہ کے مطابق ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ برقرار ہے اور امدادی و بچاؤ کارروائیاں تیزی سے جاری ہیں۔ سب سے زیادہ نقصان پونچھ کے سرنکوٹ علاقے میں ہوا، جہاں ایک ہی خاندان کے 6 افراد سمیت مجموعی طور پر 9 افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس کے علاوہ حویلی علاقے میں ایک شخص کے جاں بحق ہونے کی اطلاع ہے۔ شدید بارش کے باعث کئی رہائشی مکانات کو نقصان پہنچا ہے اور نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے سے معمولات زندگی بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ متعدد سڑکیں زیر آب آ گئی ہیں، جس کے باعث لوگوں کو نقل و حمل میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مقامی انتظامیہ کے مطابق پونچھ کے مختلف علاقوں سے کچھ افراد کے لاپتہ ہونے کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔ امدادی ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں مسلسل کام کر رہی ہیں اور لاپتہ افراد کی تلاش جاری ہے۔ کئی خاندانوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے، جبکہ عارضی امدادی مراکز میں متاثرین کے لیے خوراک، ادویات اور دیگر ضروری اشیاء فراہم کی جا رہی ہیں۔ ریاستی ڈیزاسٹر رسپانس فورس، نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس اور مقامی انتظامیہ مشترکہ طور پر ریسکیو آپریشن میں مصروف ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں امدادی کارروائیوں کے لیے کشتیوں اور ہیلی کاپٹروں کی مدد بھی لی جا رہی ہے۔ زخمی افراد کو طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں اور متاثرہ خاندانوں کے لیے معاوضے اور بحالی کے اقدامات کا بھی آغاز کر دیا گیا ہے۔ دوسری جانب ہماچل پردیش کے ضلع چمبہ میں بھی شدید بارش کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر لینڈ سلائیڈنگ کا واقعہ پیش آیا ہے۔ بھٹیات علاقے میں لاہڑو۔سنہوتا سڑک پر پہاڑ کا ایک بڑا حصہ گرنے سے آمد و رفت مکمل طور پر بند ہو گئی ہے۔ خوش قسمتی سے واقعے کے وقت سڑک پر کوئی گاڑی یا راہگیر موجود نہیں تھا، جس کے باعث کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ یہ سڑک دھرم شالہ، چمبہ اور ڈلہوزی کے درمیان رابطے کا ایک اہم ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے صورت حال کا جائزہ لیا اور ہر ممکن مرکزی امداد فراہم کرنے کا یقین دلایا ہے۔ محکمہ موسمیات نے جموں و کشمیر، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ کے کئی علاقوں میں آئندہ چند روز تک شدید بارش، فلیش فلڈ اور لینڈ سلائیڈنگ کے خطرات سے خبردار کیا ہے۔ عوام کو غیر ضروری سفر سے گریز کرنے اور دریاؤں، ندی نالوں اور پہاڑی ڈھلوانوں سے دور رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے مسلسل بارش اور سیلاب کے بعد راجوری اور پونچھ میں جاری امدادی اور ریسکیو کارروائیوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے ضلعی انتظامیہ اور سینئر حکام کو متاثرہ خاندانوں کو فوری امداد فراہم کرنے اور ہنگامی ٹیموں کو ہر صورتحال سے نمٹنے کے لیے مکمل طور پر تیار رکھنے کی ہدایت دی۔ منوج سنہا نے ایک بیان میں کہا کہ "میں نے سینئر حکام سے بات چیت کی ہے اور راجوری و پونچھ میں بارش اور سیلاب سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لیا ہے۔" انہوں نے بتایا کہ راجوری میں سول انتظامیہ، پولیس، فوج، اسٹیٹ ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف) اور مقامی رضا کار مشترکہ طور پر امدادی کاموں میں مصروف ہیں، جبکہ متاثرہ خاندانوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام محکمے ہائی الرٹ پر ہیں اور امدادی سرگرمیوں کے ساتھ بنیادی ڈھانچے کی بحالی کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پرسکون رہیں اور سرکاری ہدایات پر عمل کریں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے راجوری اور پونچھ کے حویلی اور سرنکوٹ علاقوں میں جانی نقصان پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے متاثرہ خاندانوں سے تعزیت کی اور کہا کہ دونوں اضلاع میں متاثرہ خاندانوں کو فوری امداد فراہم کرنے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔

'ٹرمپ کے دستخط کی کوئی اہمیت نہیں'

ایران اور امریکہ کے درمیان معاہدہ ختم ہونے پر مجتبیٰ خامنہ ای کا سخت ردعمل

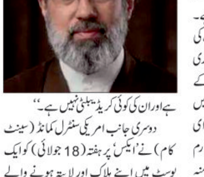

تہران (ایجنسی) مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے درمیان امریکہ کی طرف سے ایران پر مسلسل کیے جانے والے حملوں کے حوالے سے ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای نے ہفتہ (18 جولائی) کو ایک بڑا بیان دیا ہے۔ خامنہ ای نے کہا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے امن معاہدے پر دستخط کرنا پوری طرح بے معنی ہے۔ انہوں نے ٹرمپ کے بارے میں کہا کہ ان کی کوئی کریڈیبلٹی نہیں ہے۔ ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای نے ہفتہ (18 جولائی) کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ شیئر کی۔ پوسٹ میں خامنہ ای نے کہا کہ "ایران اور امریکہ کے صدور کی طرف سے دستخط کیے گئے مفاہمت نامے (ایم او یو) کی امریکہ کی جانب سے بار بار خلاف ورزی کیا جانا ایک بار پھر اس سچائی کو بے نقاب کرتا ہے کہ امریکی صدر کے دستخط کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور ان کی کوئی کریڈیبلٹی نہیں ہے۔"

دوسری جانب امریکی سنٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے 'ایکس' پر ہفتہ (18 جولائی) کو ایک پوسٹ میں اپنے ہلاک اور لاپتہ ہونے والے امریکی فوجی اہلکاروں کے حوالے سے بیان جاری کیا ہے۔ سینٹ کام نے کہا کہ "امریکی سنٹرل کمانڈ (سینٹ کام) اور اس کی اتحادی افواج جمعہ (17 جولائی) کو اردن میں ایران کی طرف سے کیے گئے بیلسٹک میزائل اور ڈرون حملوں کے خلاف دفاعی آپریشن چلا رہے تھے۔ اس دوران 2 امریکی فوجی اہلکار جنگی کارروائی میں ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ، ایک فوجی اہلکار اب بھی لاپتہ ہے۔"

سینٹ کام نے کہا کہ "امریکہ کے 4 فوجی اہلکاروں کو علاج کے لیے اردن کے اسپتالوں میں داخل کرایا گیا تھا۔ علاج کے بعد انہیں اسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا ہے۔ جبکہ دیگر اہلکار جنہیں معمولی چوٹیں آئی تھیں، ان کا معائنہ کیا گیا اور پھر وہ اپنی ڈیوٹی پر واپس لوٹ چکے ہیں۔" سینٹ کام نے یہ بھی کہا کہ "ہم امریکی فوج کے ہلاک ہونے والے اہلکاروں کے خاندانوں کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے ناموں اور دیگر معلومات کو تب تک عام نہیں کریں گے، جب تک ان کے لواحقین کو سرکاری طور پر اطلاع ملنے کے بعد 24 گھنٹے مکمل نہیں ہو جاتے۔"

آفات سے بچاؤ کیلئے بیداری اور پیشگی تیاری ضروری: وزیر اعلیٰ یوگی

نئی عمارت سے مضبوط ہوگا یوپی کا ڈیزاسٹر مینجمنٹ نظام

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا: آفات سے متعلق بیداری اور پیشگی تیاری سے جانی و مالی نقصان کو کم سے کم کیا جا سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ اتر پردیش اور اتر پردیش ریاستی آفات نظم و نسق اتھارٹی کے چیئرمین یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آفات کے حوالے سے ہماری چوکسی، پیشگی تیاری اور عوامی بیداری جانی و مالی نقصان کو کم سے کم سطح تک لا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکولی نصاب اور خاندانی سطح پر باہمی گفتگو کے ذریعے آفات سے متعلق شعور بیدار کرنا ضروری ہے اور یہ ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آج اتر پردیش ریاستی آفات نظم و نسق اتھارٹی کی نئی عمارت کا افتتاح کیا گیا ہے، جو کسی بھی قدرتی یا انسانی آفت کے دوران جانی و مالی نقصان کو کم سے کم کرنے کے لیے مکمل صلاحیت کے ساتھ خدمات انجام دینے کے لیے تیار ہے۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں اتر پردیش ریاستی آفات نظم و نسق اتھارٹی کی نو تعمیر شدہ عمارت کے افتتاح کے بعد منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے آفات کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے ریاستی ڈیزاسٹر ریسپانس فورس کے اہلکاروں کو اعزاز سے نوازا اور اتھارٹی کی ویب سائٹ کا بھی افتتاح کیا۔ انہوں نے ریاستی ایمرجنسی آپریشن سینٹر، اس کی عملی نظام کاری اور این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف، محکمہ فائر سروسز اور ایمرجنسی سروسز کی جانب سے لگائی گئی نمائش کا بھی معائنہ کیا۔ واضح رہے کہ اتر پردیش ریاستی آفات نظم و نسق اتھارٹی کی نئی عمارت 200 کروڑ روپے سے زائد کی لاگت سے تعمیر کی گئی ہے۔ اسے جدید سہولیات سے آراستہ ایک جدید ڈیزاسٹر مینجمنٹ سینٹر کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔ اس میں 24 گھنٹے اور ہفتے کے ساتوں دن فعال جدید ریاستی ایمرجنسی آپریشن سینٹر، 200 سے زائد افراد کی گنجائش والا آڈیٹوریم، کلاس رومز، لیکچر ہال، ہاسٹل اور لائبریری کی سہولت موجود ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر عوام میں آفات کے بارے میں شعور پیدا کیا جائے تو جانی و مالی نقصان کو بڑی حد تک روکا جا سکتا ہے۔ عام طور پر لوگ آفت آنے اور نقصان ہونے کے بعد متحرک ہوتے ہیں، جبکہ مختلف آفات سے نمٹنے کے لیے پہلے سے تیاری ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ریاست میں 45 ہزار ہوم گارڈز کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ تربیت یافتہ "آفت متر" کو ہوم گارڈز کی بھرتی میں ترجیح دی جائے گی، جبکہ تمام ہوم گارڈ رضا کاروں کو آفت سے نمٹنے کی تربیت لازمی طور پر دی جائے گی۔ فرسٹ ریسپانڈرز کی باقاعدہ موک ڈرل بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہوم گارڈ رضا کاروں کو بہتر اعزازیہ، سالانہ پانچ لاکھ روپے تک کی کیش لیس طبی سہولت فراہم کر رہی ہے۔ کسی حادثے یا سانحے کی صورت میں ان کے اہل خانہ کو تقریباً 35 سے 40 لاکھ روپے کی مالی امداد دی جاتی ہے، جبکہ وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ سے اضافی پانچ لاکھ روپے بھی فراہم کیے جاتے ہیں تاکہ وہ بہتر انداز میں عوام کی خدمت انجام دے سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اسکولوں اور کالجوں میں اساتذہ اور طلبہ کو سیلاب، آسمانی بجلی، شدید بارش اور دیگر قدرتی آفات کے بارے میں آگاہ کیا جانا چاہیے اور انہیں احتیاطی تدابیر سے واقف کرایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بعض آفات انسانی غفلت کا نتیجہ ہوتی ہیں، جیسے لاپروائی سے لگنے والی آگ یا ناقص ڈیزائن کی وجہ سے عمارتوں کا گر جانا، جنہیں پیشگی تیاری اور احتیاط سے روکا جا سکتا ہے۔

پاناما کے وزیر خارجہ 5 روزہ دورے پر ہندوستان پہنچے

کئی اعلیٰ سطحی اجلاسوں میں لیں گے حصہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) جمہوریہ پاناما کے وزیر خارجہ جیویر ایڈوارڈو مارٹینز-آچا واسکیز اتوار (19 جولائی) کو 5 روزہ دورے پر ہندوستان پہنچ گئے۔ ان کے اس دورے کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان باہمی تعلقات کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ان کا استقبال کیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "پاناما کے وزیر خارجہ جیویر ایڈوارڈو مارٹینز-آچا واسکیز کا نئی دہلی آمد پر دلی خیر مقدم ہے۔ ہندوستان اور پاناما کے درمیان قریبی شراکت داری ہے، جو مشترکہ اقدار، باہمی مفادات اور خیر سگالی پر مبنی ہے۔" واضح رہے کہ پاناما کے وزیر خارجہ کا ہندوستان دورہ 19 سے 23 جولائی تک ہوگا، جو تجارت، کامرس، کنیکٹیویٹی اور سفارتی تعاون میں ہندوستان اور پاناما کے درمیان بڑھتے ہوئے روابط کو ظاہر کرتا ہے۔ وزارت خارجہ کی جانب سے شیئر کی گئی معلومات کے مطابق پاناما کے وزیر خارجہ نئی دہلی میں قیام کریں گے اور اس دوران وہ ہندوستان کے اعلیٰ رہنماؤں کے ساتھ کئی اعلیٰ سطحی اجلاسوں میں شرکت کریں گے۔ پیر کے روز مارٹینز-آچا کی نئی پارلیمنٹ بلڈنگ میں وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل سے ملاقات کا شیڈول ہے، تاکہ دونوں ممالک کے مابین تجارت اور اقتصادی تعاون کو بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ بعد ازاں، وہ حیدرآباد ہاؤس میں وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر کے ساتھ وفد کی سطح پر مذاکرات کریں گے، جہاں فریقین سے ہندوستان-پاناما تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے اور باہمی مفاد کے شعبوں میں تعاون کی نئی راہیں تلاش کرنے کی امید ہے۔ منگل کے روز پاناما کے وزیر خارجہ نئی دہلی میں سرکاری پروگراموں میں حصہ لیں گے اور بدھ کو ٹرانسپورٹ بھون میں بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونووال سے ملاقات کریں گے۔

ٹی ایم سی دفتر پر نہیں چلے گا بلڈوزر، ابھیشیک کو ہائی کورٹ سے بڑی راحت

ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی نے پولیس پر غیر قانونی توڑ پھوڑ کا الزام لگایا

کولکاتہ (ایجنسی) کلکتہ ہائی کورٹ نے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کے آمتلا پارٹی آفس کو منہدم کرنے پر روک لگا دی ہے۔ عدالت نے کہا کہ اگلے حکم تک کوئی مزید کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ یہ حکم کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس راجہ بسو چودھری نے جاری کیا۔ ابھیشیک بنرجی نے ہفتے کے روز آمتلا پارٹی آفس بلڈوزر معاملے میں کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا، جس کے بعد ان کے وکیل نے اتوار کو چھٹی کے دن اس معاملے پر فوری سماعت کی درخواست کی تھی۔ پہلے سماعت آج دوپہر 12 بجے شروع ہونی تھی، لیکن سرکاری وکیل کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے سماعت وقت پر نہ ہو سکی۔ بعد میں دوپہر 1:30 بجے جسٹس راجہ بسو چودھری کے کورٹ روم میں سماعت دوبارہ شروع ہوئی۔ اس کے بعد عدالت نے ابھیشیک بنرجی کے آفس کو منہدم کرنے پر کچھ وقت کے لیے روک لگا دی۔ دوسری جانب بار بار یہ الزامات لگتے رہے ہیں کہ آمتلا میں ابھشیک بنرجی کا پارٹی آفس غیر قانونی طریقے سے بنایا گیا ہے۔ ترنمول کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری اور ڈائمنڈ ہاربر کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی نے الزام لگایا ہے کہ مغربی بنگال پولیس اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے کارکنوں نے ان کا آفس توڑ کر وہاں رکھا سامان اور دستاویزات ہٹا دیے ہیں، جبکہ یہ معاملہ ابھی کلکتہ ہائی کورٹ میں زیر التوا ہے مسٹر بنرجی نے سوشل میڈیا پر اتوار کو ایک پوسٹ میں دعویٰ کیا کہ نام نہاد "بلڈوزر سے توڑ پھوڑ" کی اس کارروائی میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کی ہدایات کو نظر انداز کیا گیا ہے اور یہ ریاست میں پھیلی "انارکی" کی مثال ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ امتلا میں ان کے لوک سبھا حلقے کے آفس کو قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے توڑا گیا۔

علاج کیلئے وانگ چک کو اسپتال منتقل کرنا غلط نہیں: دہلی ہائی کورٹ

حکومت اور پولیس سے 3 دن میں جواب طلب، عبوری حکم جاری نہیں کیا گیا، اگلی سماعت 23 جولائی کو

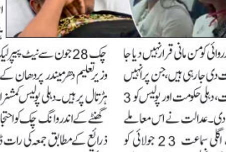

نئی دہلی: دہلی کے صفدر جنگ اسپتال میں زیر علاج سونم وانگ چک کے معاملے پر دہلی ہائی کورٹ میں سماعت ہوئی۔ عدالت نے کہا کہ وانگ چک کی صحت خراب ہونے اور ڈویژن بنچ کے حکم کے باعث انہیں سرکاری اسپتال منتقل کیا گیا۔ عدالت نے کہا کہ حکومت کی اس کارروائی کو من مانی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ وانگ چک کو اسپتال میں وہی ادویات دی جا رہی ہیں، جن پر انہیں رضامندی ہے۔ عدالت نے مرکزی حکومت، دہلی حکومت اور پولیس کو 3 دن کے اندر جواب داخل کرنے کی ہدایت دی۔ عدالت نے اس معاملے میں کوئی عبوری حکم جاری نہیں کیا۔ اب اگلی سماعت 23 جولائی کو ہوگی۔ درحقیقت سونم وانگ چک کی اہلیہ گیتانجلی نے وانگ چک کو صفدر جنگ اسپتال سے کسی نجی اسپتال منتقل کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ دہلی پولیس نے ہفتہ کی صبح وانگ چک کو جنتر منتر سے اٹھا کر صفدر جنگ اسپتال منتقل کیا تھا۔ اسپتال میں بھی وانگ چک کی بھوک ہڑتال جاری ہے۔ سی جے پی اور وانگ چک 28 جون سے نیٹ پیپر لیک معاملے میں جواب دہی طے کرنے اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کے مطالبے کی حمایت میں بھوک ہڑتال پر ہیں۔ دہلی پولیس کمشنر انوراگ کمار کے عہدہ سنبھالنے کے 24 گھنٹے کے اندر وانگ چک کو احتجاجی مقام سے اٹھا کر اسپتال پہنچا دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق جمعہ کی رات ڈیڑھ بجے اس سلسلے میں ہدایات موصول ہوئی تھیں۔

امریکہ کا ایران پر فضائی حملوں کا آٹھواں مرحلہ مکمل

ایران کا کویت میں امریکی فوجی اڈوں پر ڈرون حملوں کا دعویٰ، خطے میں کشیدگی پھر عروج پر □ کویت کا دعویٰ، فضائی دفاعی نظام ایرانی میزائلوں اور ڈرونز کو روکنے میں مصروف □ ایران کا اہواز میں امریکی ایم کیو-9 ریپر ڈرون مار گرانے کا دعویٰ

واشنگٹن، 19 جولائی (یو این آئی) امریکی فوج نے اتوار کی صبح اعلان کیا ہے کہ اردن میں تعینات اپنے فوجیوں پر مبینہ ایرانی حملوں کے جواب میں ایران کے مختلف فوجی اہداف پر نئی فضائی کارروائیاں کی گئی ہیں۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے ایک بیان میں کہا کہ حالیہ کشیدگی کے دوبارہ آغاز کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب امریکی فوجیوں کی ہلاکت کے ردعمل میں اس نوعیت کی کارروائی کی گئی ہے۔ سینٹکام کے مطابق حملوں کا مقصد آبنائے ہرمز میں تجارتی جہاز رانی کو لاحق خطرات کم کرنا اور اردن میں گزشتہ شب امریکی فوجیوں پر ہونے والے مبینہ حملوں کے جواب میں ایرانی پاسداران انقلاب کی فوجی صلاحیتوں کو نشانہ بنانا تھا۔ بیان میں کہا گیا کہ ایران کے خلاف فضائی کارروائیوں کا آٹھواں مرحلہ مکمل کرلیا گیا، جس کے دوران ساحلی نگرانی کی تنصیبات، فضائی دفاعی نظام، بحری اثاثوں، میزائل ذخیرہ گاہوں اور ڈرون مراکز کو نشانہ بنایا گیا۔ سینٹکام نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ 18 جولائی کو امریکی مشرقی وقت کے مطابق رات 11 بج کر 30 منٹ پر حملوں کی نئی لہر مکمل ہوئی، جس میں ساحلی نگرانی کے مراکز، فضائی دفاعی تنصیبات، بحری اثاثوں اور میزائل و ڈرون ذخیرہ گاہوں کو نشانہ بنایا گیا۔ امریکی کمانڈ کا کہنا ہے کہ ان کارروائیوں میں ایرانی پاسداران انقلاب کو ہدف بنایا گیا، جن پر 17 جولائی کو اردن میں امریکی فوجیوں پر حملے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس سے قبل امریکی فوج نے بتایا تھا کہ ایران کے خلاف فضائی حملوں کا آٹھواں مرحلہ امریکی مشرقی ساحلی وقت کے مطابق صبح 6 بجے شروع کیا گیا، جس کا مقصد ایران کی فوجی صلاحیتوں کو محدود کرنا اور آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کے لیے لاحق خطرات کم کرنا تھا۔ دوسری جانب سینٹکام نے ہفتے کے روز بتایا تھا کہ اردن میں ایرانی بیلسٹک میزائلوں اور ڈرون حملوں کے نتیجے میں دو امریکی فوجی ہلاک جبکہ ایک لاپتا ہو گیا۔ امریکی کمانڈ کے مطابق ہلاک ہونے والے اہلکار اپنی ذمہ داریاں انجام دیتے ہوئے مارے گئے، جبکہ لاپتا اہلکار کی تلاش جاری ہے۔ ادھر ایران نے گزشتہ روز خلیجی ممالک اور اردن پر مزید حملے کیے، جبکہ رہبر اعلیٰ مجتبیٰ خامنہ ای نے ایک تحریری پیغام میں امریکہ کو ناقابلِ فراموش سبق سکھانے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دستخط بے وقعت اور کالعدم ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ ماہ جنگ کے خاتمے کے لیے ہونے والا عارضی معاہدہ 7 جولائی کو اس وقت ختم ہو گیا تھا جب ایران نے آبنائے ہرمز میں بحری جہازوں کو نشانہ بنایا، جس کے جواب میں امریکہ نے ایران پر فضائی حملے کیے تھے۔ اس کے بعد ایران نے آبنائے ہرمز بند کرنے کا اعلان کر رکھا ہے، جبکہ امریکہ نے ایرانی بندرگاہوں پر اپنا بحری محاصرہ دوبارہ نافذ کر دیا ہے۔

□ امریکی فوج نے اعلان کیا ہے کہ ایران کے خلاف فضائی حملوں کا آٹھواں مرحلہ مکمل کرلیا گیا ہے، جس میں ان عسکری اہداف کو نشانہ بنایا گیا جن کے بارے میں امریکہ کا دعویٰ ہے کہ وہ اردن میں دو امریکی فوجیوں کی ہلاکت میں ملوث تھے۔ دوسری جانب ایران نے کویت میں امریکی فوجی اڈوں کو ڈرون حملوں کا نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے اپنے بیان میں کہا کہ حملوں کے دوران ایرانی پاسدارانِ انقلاب کی ان فورسز سمیت متعدد فوجی اہداف کو نشانہ بنایا گیا، جن پر 17 جولائی کو اردن میں امریکی فوجیوں پر حملے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ سینٹ کام کے مطابق اردن میں ایرانی گولہ باری کے نتیجے میں دو امریکی فوجی ہلاک ہوئے، جو 7 جولائی کو جنگ دوبارہ شروع ہونے کے بعد پہلے امریکی فوجی ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ 28 فروری سے جاری تنازع کے دوران ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی مجموعی تعداد 16 ہوگئی ہے۔ ایرانی خبر رساں ایجنسیوں مہر اور تسنیم کے مطابق امریکی جنگی طیاروں نے آبنائے ہرمز کے قریب واقع شہر سیرک پر حملے کیے، جبکہ سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا نے دعویٰ کیا کہ جنوبی صوبہ ہرمزگان کے شہر حاجی آباد کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ دوسری جانب ایرانی مسلح افواج نے دعویٰ کیا کہ امریکی بمباری کے جواب میں کویت میں واقع دو امریکی فوجی اڈوں پر خودکش ڈرون حملے کیے گئے۔ ایرانی سرکاری ٹیلی ویژن کے مطابق الادیراع اڈے پر موجود امریکی اسلحہ ڈپو اور علی السالم ایئر بیس پر نصب پیٹریاٹ ریڈار اور فضائی نگرانی کے نظام کو نشانہ بنایا گیا۔ کویتی فوج نے تصدیق کی ہے کہ اس کے فضائی دفاعی نظام نے ایرانی میزائلوں اور ڈرون حملوں کا کامیابی سے مقابلہ کیا۔ یہ حملے جمعہ اور ہفتے کو کویت میں ہونے والی کارروائیوں کے بعد سامنے آئے، جن میں دو بجلی گھروں اور تیل کے شعبے سے متعلق ایک مقام کو نقصان پہنچا تھا۔ خلیجی تعاون کونسل کے سیکریٹری جنرل جناب جاسم البدیوی نے ان حملوں کو جنگی جرائم قرار دیا ہے۔ ادھر ایران خلیجی ممالک اور اردن میں میزائل اور ڈرون حملے جاری رکھے ہوئے ہے، جس کے باعث اپریل میں طے پانے والی جنگ بندی کے بعد خطے میں کشیدگی ایک بار پھر بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ ایرانی سپریم لیڈر جناب آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای نے ہفتے کے روز امریکہ کو ناقابلِ فراموش سبق سکھانے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ 17 جون کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ایرانی صدر جناب مسعود پزشکیان کے درمیان طے پانے والے مفاہمت نامہ پر عمل نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ امریکی صدر کے دستخط کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔ ایرانی وزارتِ صحت کے مطابق 27 جون سے جاری امریکی حملوں میں کم از کم 50 افراد ہلاک جبکہ 500 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق آبنائے ہرمز میں بھی کشیدگی برقرار ہے۔ 17 جون کے معاہدے کے بعد بحری آمدورفت بحال ہوئی تھی، تاہم تازہ تنازع کے بعد جہاز رانی کا نظام ایک بار پھر شدید متاثر ہوا ہے، جبکہ امریکہ نے ایرانی بندرگاہوں پر دوبارہ بحری ناکہ بندی نافذ کر دی ہے۔

□ کویت کی مسلح افواج نے کہا ہے کہ ملک کا فضائی دفاعی نظام ایران کی جانب سے مبینہ طور پر داغے گئے میزائلوں اور ڈرونز کو ناکام بنانے کے لیے مسلسل کارروائیاں کر رہا ہے۔ کویتی فوج کے جاری کردہ بیان میں کہا گیا کہ فضائی دفاعی یونٹس مکمل طور پر متحرک ہیں اور آنے والے میزائلوں اور ڈرونز کو فضا ہی میں تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیان میں شہریوں کو یقین دہانی کرائی گئی کہ مسلح افواج صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں اور قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ فوج کے مطابق مختلف علاقوں میں سنائی دینے والے دھماکوں کی آوازیں فضائی دفاعی نظام کی کارروائیوں کا نتیجہ ہیں، جن کا مقصد مبینہ طور پر دشمن کے میزائلوں اور ڈرونز کو راستے ہی میں روکنا ہے۔ کویتی حکام نے عوام سے اپیل کی کہ وہ افواہوں پر توجہ نہ دیں، صرف سرکاری ذرائع سے جاری ہونے والی معلومات پر اعتماد کریں اور متعلقہ اداروں کی جانب سے جاری سکیورٹی و حفاظتی ہدایات پر عمل کریں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں شہری سرکاری اداروں کی ہدایات پر ہی انحصار کریں۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ایران اور امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث خلیجی خطے کے متعدد ممالک نے اپنی دفاعی تیاریوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ دوسری جانب ایران کی جانب سے کویت کے اس دعوے پر فوری طور پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا، جبکہ آزاد ذرائع سے بھی اس کی مکمل تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

□ ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ پاسدارانِ انقلاب کی ایرو اسپیس فورس نے ملک کے جنوب مغربی شہر اہواز کی فضائی حدود میں ایک امریکی ایم کیو-9 ریپر ڈرون کو جدید فضائی دفاعی نظام کے ذریعے مار گرایا ہے۔ ایرانی سرکاری نشریاتی ادارے پریس ٹی وی کے مطابق پاسدارانِ انقلاب کی ایرو اسپیس فورس نے کارروائی کے دوران امریکی ڈرون کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں وہ تباہ ہو کر گر گیا۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس کارروائی میں ایران کے جدید فضائی دفاعی نظام کا استعمال کیا گیا، تاہم اس نظام کی نوعیت یا اس کی تکنیکی تفصیلات ظاہر نہیں کی گئیں۔ ایرانی میڈیا کے مطابق امریکی ایم کیو-9 ریپر ڈرون نگرانی، انٹیلی جنس معلومات جمع کرنے اور بعض مواقع پر حملہ آور کارروائیوں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دعویٰ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور دونوں ممالک ایک دوسرے کے خلاف فوجی کارروائیوں اور سخت بیانات کا تبادلہ کر رہے ہیں۔ دوسری جانب امریکی حکام نے تاحال ایران کے اس دعوے کی نہ تو تصدیق کی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی باضابطہ ردعمل جاری کیا ہے۔

ملتِ ایران امریکی دشمن کو ایسا سبق سکھائے گی جو وہ کبھی نہیں بھول پائے گا: رہبر معظم آیت اللہ سید مجتبیٰ خامنہ ای

حوزہ/ رہبر معظم آیت اللہ سید مجتبیٰ خامنہ ای کا ایران کے اہم قومی امور اور رہبر شہید آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی تاریخی تشییع جنازہ کے حوالے سے پیغام جاری کیا گیا ہے، جس میں امریکہ کی بدعہدی، قومی اتحاد، عوامی یکجہتی اور ذمہ داران پر اعتماد جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی اظہار خیال کیا گیا ہے۔

حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، رہبر معظم آیت اللہ سید مجتبیٰ خامنہ ای کا ایران کے اہم قومی امور اور رہبر شہید آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی تاریخی تشییع جنازہ کے حوالے سے پیغام جاری کیا گیا ہے، جس میں امریکہ کی بدعہدی، قومی اتحاد، عوامی یکجہتی اور ذمہ داران پر اعتماد جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی اظہار خیال کیا گیا ہے۔ رہبر معظم نے اپنے پیغام میں کہا کہ: ”شہیدِ ایران“ کی عظیم الشان تشییع جنازہ کے ساتھ ہی، ایران اور امریکہ کے صدور کے درمیان طے پانے والے معاہدے کی بار بار خلاف ورزی نے ایک مرتبہ پھر یہ حقیقت سب پر واضح کر دی کہ امریکی صدر کے دستخط کس قدر بے وقعت اور ناقابلِ اعتبار ہیں، اور یہ کہ جبر، بالادستی کی خواہش اور درندگی امریکی طرزِ فکر کا لازمی حصہ ہیں۔ آج شیطانِ بزرگ نے ایک بار پھر اپنا حقیقی اور بے نقاب چہرہ دنیا کے سامنے آشکار کر دیا ہے تاکہ اس کی جنایتوں اور بدعہدی کا یہ سیاہ تجربہ، امریکہ کے جھوٹ، غیر منطقی رویے، ناقابلِ اعتماد اور ناپاک کردار کا ایک اور مضبوط ثبوت بن جائے۔ اب جبکہ امریکی دشمن جنگ بھڑکانے اور مزید بھاری قیمت چکانے کے درپے ہے، اسے جان لینا چاہیے کہ ملتِ ایران اور محاذِ مقاومت کے پاس اس کے لیے ایسے فراموش نہ ہونے والے اسباق موجود ہیں جن کی جھلک ان دنوں جنوبی خطے کے بہادر عوام کی غیرت اور مجاہدینِ اسلام کی شجاعت میں دیکھی جا سکتی ہے۔ رہبر معظم نے فرمایا: ”اس نازک مرحلے میں سب سے بنیادی امور میں سے ایک، عوام اور ذمہ داران کی تمام سطحوں پر اتحاد پر اصرار ہے، تاکہ انقلابِ اسلامی کے بلند اہداف اور ایران کی عزت و استقلال، خصوصاً امریکی مجرم اور مکار دشمن کے مقابلے میں، محفوظ رہ سکیں۔ جیسا کہ پہلے بھی بارہا تاکید کی جا چکی ہے، اتحاد کی حفاظت، تفرقے، نزاع، سیاسی اختلافات اور سماجی تفاوتوں کو نمایاں کرنے سے پرہیز کرنا سب کی ذمہ داری ہے، البتہ ملک کی یکجہتی کے تحفظ میں ذمہ داران اور انقلاب، امام اور رہبرِ شہید سے وابستہ مخلص عناصر کا کردار زیادہ اہم اور حساس ہے۔“ پیغام میں مزید کہا گیا: ملتِ عزیز، تینوں ریاستی اداروں کے مخلص ذمہ داران پر اعتماد برقرار رکھتے ہوئے، جن کی عوام کی فلاح و سعادت کے لیے کوششیں نمایاں ہیں، ایرانِ اسلامی کے مفادات کے تحفظ کے لیے ہمیشہ کی طرح بیدار اور میدان میں فعال رہے گی۔ ممکن ہے کچھ افراد خلوصِ نیت اور خیر خواہی کے جذبے سے بعض ذمہ داران کی کارکردگی پر تنقید رکھتے ہوں۔ میری نظر میں ان کی یہ فکر خود نظام کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے، لیکن ایسے افراد، خصوصاً وہ جو بصیرت میں پیش پیش ہیں، اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کا یہ طرزِ عمل اوّل تو کسی بے گناہ پر ظلم کا سبب نہ بنے، کیونکہ یہ اللہ کی برکتوں سے محرومی کا ذریعہ بنتا ہے، اور دوم یہ کہ قومی وحدت اور سماجی ہم آہنگی کو نقصان نہ پہنچائے۔ ان حدود کی رعایت کے ساتھ تنقید یقیناً امور کی ترقی اور شکوفائی کا سبب بنے گی۔“

دشمن کو ہماری طرف سے کسی قسم کی کمزوری، حتیٰ کہ اس قسم کی کمزوری کا بھی کوئی اشارہ نہیں ملنا چاہیے، کیونکہ اگر ہم ان اصولوں کی مکمل پاسداری کریں گے تو دشمن کو بالآخر پسپائی اختیار کرنا پڑے گی۔“ رہبر معظم نے اپنے پیغام میں فرمایا: اے عظیم اور حیرت انگیز ملتِ ایران! سلام، درود اور سپاس آپ پر، جنہوں نے شہیدِ ایران ؒ کی تشییع کے بے مثال اور تاریخی اجتماع میں ایک نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے اسلامی-ایرانی شناخت، وفاداری، بصیرت اور زعیمِ امتِ اسلامی و رہبرِ شہید سے غیر معمولی محبت کا ایسا مظاہرہ کیا جو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ تہران، قم، مشہد اور دیگر شہروں اور دیہات میں کروڑوں افراد کی اشکبار آنکھوں، گرم جوش دلوں اور پختہ عزم نے ملتِ ایران کے دوستوں اور دنیا کے آزاد انسانوں کو تحسین پر مجبور کر دیا، جبکہ ایران کے متکبر دشمن حیرت، پریشانی، غصے اور خوف میں مبتلا ہو گئے۔“ رہبر معظم نے اپنے پیغام کے اختتام پر فرمایا: میں ان تمام عزیز عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو خود امت کے شہید باپ کے غم میں شریک تھے، لیکن تمام مشکلات اور محدودیتوں کے باوجود شہیدِ ایران کی تشییع میں شریک ہو کر ایک تاریخ رقم کر گئے۔“ اسی طرح مراجعِ تقلید، علماء، دانشوروں، اہلِ علم و دانش، ثقافتی، سماجی اور سیاسی شخصیات، ملکی و عسکری اداروں، نیز محاذِ مقاومت اور اسلامی تحریکوں کے نمائندوں کی خدمات اور شرکت پر بھی دلی تشکر کا اظہار کرتا ہوں۔“ امید ہے کہ اس تاریخی حماسے میں کسی بھی شکل میں شریک ہونے والے تمام افراد ہمارے آقا حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خصوصی دعا اور عنایت کے مستحق قرار پائیں گے۔“

غزہ پر اسرائیلی حملوں میں تین بچوں سمیت کم از کم 11 فلسطینی شہید

غزہ، 19 جولائی (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں تین بچوں سمیت کم از کم 11 فلسطینی شہید جبکہ متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ غزہ کی سول ڈیفنس ایجنسی کے مطابق شمال مغربی غزہ شہر میں ایک رہائشی اپارٹمنٹ پر اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد، جن میں تین بچے اور ان کے والدین شامل ہیں، شہید ہو گئے۔ ایجنسی کے ترجمان محمود بسال نے بتایا کہ اس خاندان کا صرف ایک بچہ زندہ بچا، جو حملے کے وقت گھر میں موجود نہیں تھا۔ الشفاء اور الاہلی بیپٹسٹ ہسپتالوں کے طبی ذرائع کے مطابق غزہ شہر کے جنوب مشرق میں واقع زیتون محلے میں اسرائیلی توپ خانے کی گولہ باری کے بعد تین فلسطینیوں کی لاشیں اور دو زخمی ہسپتال منتقل کیے گئے۔ الشفاء ہسپتال کے ایک طبی ذریعے نے اپارٹمنٹ پر اسرائیلی جنگی طیارے کے فضائی حملے میں ایک خاتون اور ایک بچے سمیت مزید پانچ فلسطینی شہید جبکہ فضائی حملے سے متعلقہ اپارٹمنٹ مکمل طور پر تباہ ہو گیا، جبکہ آس پاس کے متعدد مکانات کو بھی نقصان پہنچا۔

پاکستانی فوج ”شکست چھپا رہی ہے“ عمران خان کی بہن کا دعویٰ

راولپنڈی۔ 19/ جولائی۔ ایم این این۔ ایک دھماکہ خیز سیاسی پیشرفت میں، جیل میں بند سابق پاکستانی وزیر اعظم اور پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان کی بہن نورین نیازی نے ملک کے اعلیٰ فوجی افسران پر ایک شدید تزویراتی شکست کو چھپانے کے لیے آپریشنل بیانیہ گھڑنے کا الزام لگا کر بڑے پیمانے پر غم و غصے کو جنم دیا ہے۔ چونکا دینے والے جغرافیائی سیاسی تعلقات بناتے ہوئے، نیازی نے دعویٰ کیا کہ اندرونی ریاستی گھبراہٹ کا براہ راست تعلق بھارت کے آپریشن سندور کی زبردست کامیابی سے ہے۔ اس نے الزام لگایا کہ فوجی کمان کا ڈھانچہ خفیہ ہند-اسرائیل اسٹریٹجک محور اور براہ راست بین الاقوامی مداخلت پر انحصار کر رہا ہے تاکہ خود کو میدان جنگ میں اپنی نظامی ناکامیوں سے بچایا جا سکے۔ انٹیلی جنس کے اعلیٰ تجزیہ کاروں کے مطابق، اسلام آباد کے اندر یہ من گھڑت سیاسی بیانات آپریشن سندور کی شاندار کامیابی کی واضح توثیق کے طور پر کام کرتے ہیں۔ نئی دہلی کی جانب سے تیز رفتار الیکٹرونک جنگ کے ساتھ مشترکہ میزائل حملوں کی ایک سیریز کے طور پر شروع کی گئی، سرحد پار مہم نے محض 88 گھنٹوں کے اندر بنیادی تنازعات کے شعبوں پر مکمل فضائی برتری قائم کی۔ ٹارگٹڈ درست حملوں نے مؤثر طریقے سے پاکستان کے دفاعی نیٹ ورکس کو اندھا کر دیا، جس سے راولپنڈی کو ایک مایوس کن، ردعمل کی حالت میں مجبور کر دیا گیا۔ آپریشن کی رفتار اور گہرائی نے اپنے بنیادی اسٹریٹجک ڈیٹرنس مقاصد کو حاصل کیا، روایتی فوجی توازن کو توڑ کر یہ ثابت کیا کہ ہندوستانی فوجی ڈھانچہ اپنے مغربی پڑوسی پر زبردست غلبہ رکھتا ہے۔ نیازی کے دعووں سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستانی فوجی ہیڈکوارٹر کے اندر خوف و ہراس نے سفارتی چالوں کو مایوس کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ فوجی مصروفیات جسے انہوں نے مارکہ حق کہا کو مزید تباہی سے بچالیا گیا صرف اس لیے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کو چہرہ بچانے کے لیے راستہ فراہم کرنے کے لیے ذاتی طور پر مداخلت کی۔ نیازی نے زور دے کر کہا کہ پاکستان کے فوجی حکمران جنرل عاصم منیر نے صدر ٹرمپ سے باضابطہ طور پر ابراہیم معاہدے میں شمولیت اور سفارتی تحفظ کے بدلے اسرائیل کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے کے پابند وعدے کیے تھے۔ اس انکشاف کا مزید مطلب یہ ہے کہ نئی دہلی نے بین الاقوامی شراکت داروں کے کہنے پر جان بوجھ کر اپنی حرکی رفتار کو معتدل کیا تاکہ اس وسیع تر مغربی ایشیائی ریلائنمنٹ کو آسان بنایا جا سکے، یہ ایک ایسا راستہ ہے جو ایران میں شامل علاقائی کشیدگی کی وجہ سے عارضی طور پر تاخیر کا شکار ہوا تھا۔

آسیان اجلاسوں میں شرکت کے لیے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو فلپائن جائیں گے

واشنگٹن، 19 جولائی (یو این آئی) امریکہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو 19 سے 23 جولائی تک فلپائن کے دارالحکومت منیلا کا دورہ کریں گے، جہاں وہ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم (آسیان) کے اعلیٰ سطحی اجلاسوں میں شرکت کریں گے۔ یہ اطلاع امریکی محکمہ خارجہ نے دی ہے۔ محکمہ خارجہ کے مطابق مسٹر روبیو امریکہ۔ آسیان پوسٹ منسٹیریل کانفرنس، مشرقی ایشیا سربراہ اجلاس کے وزرائے خارجہ کے اجلاس اور آسیان ریجنل فورم (اے آر ایف) کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔ اس دوران وہ ہند۔ بحرالکاہل خطے کے متعدد ممالک کے اعلیٰ حکام کے ساتھ دوطرفہ ملاقاتیں بھی کریں گے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ یہ دورہ آزاد، کھلے اور محفوظ ہند۔ بحرالکاہل خطے کے فروغ کے ساتھ ساتھ علاقائی تعاون اور شراکت داری کو مضبوط بنانے کی اس کی خارجہ پالیسی کا اہم حصہ ہے۔ اس موقع پر امریکہ۔ آسیان شراکت داری کی پیش رفت کا جائزہ لینے اور فلپائن کے ساتھ جامع اسٹریٹجک تعاون کو مزید مستحکم بنانے پر بھی زور دیا جائے گا۔ فلپائن 19 سے 24 جولائی تک آسیان وزرائے خارجہ اجلاس، پوسٹ منسٹیریل کانفرنسوں اور جنوب مشرقی ایشیا میں دوستی و تعاون کے معاہدے (ٹی اے سی) کی 50 ویں سالگرہ سے متعلق تقریبات کی میزبانی کر رہا ہے۔ ان اجلاسوں میں ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر، چین کے وزیر خارجہ وانگ یی، روس کے وزیر خارجہ سرگئی لاوروف، آسٹریلیا کی وزیر خارجہ محترمہ پینی وونگ، جاپان، نیوزی لینڈ اور یورپی یونین کے نمائندے بھی شرکت کریں گے۔ اجلاسوں کے موقع پر کواڈ ممالک کے وزرائے خارجہ، مارکو روبیو، ایس جے شنکر، جاپان کے توشیمیتسو موتیگی اور محترمہ پینی وونگ کے درمیان بھی ملاقات کا امکان ہے۔ آسیان کے وزرائے خارجہ علاقائی تعاون، بین الاقوامی حالات، اقتصادی اشتراک، توانائی کے تحفظ اور تنظیم کے اتحاد کو مضبوط بنانے سمیت مختلف امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔ اجلاسوں کا اختتام 25 جولائی کو ٹی اے سی کی 50 ویں سالگرہ کی تقریبات کے ساتھ ہوگا۔

پاکستان کی افغانستان کے ساتھ ٹرانزٹ تجارت تاریخی کم ترین سطح پر پہنچ گئی

اسلام آباد۔ 19/ جولائی۔ ایم این این۔ افغانستان۔ پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ کو اپنی شدید ترین کمی کا سامنا کرنا پڑا ہے، جو کہ طالبان کے اقتدار میں آنے سے پہلے 89,000 کنٹینرز کی مالیت کے تقریباً 89,000 کنٹینرز سے 367 ملین ڈالر مالیت کے صرف 11,592 کنٹینرز رہ گئے ہیں، کیونکہ کابل کے ایرانی راستوں پر بڑھتے ہوئے انحصار اور پاکستان کے سرحدی راستوں پر تجارتی پابندیاں ختم ہو گئیں۔ پہلی نظر میں، یہ تباہی اس وسیع پیمانے پر رکھے گئے نظریے کی توثیق کرتی دکھائی دیتی ہے کہ پاکستان کے اکتوبر 2025 میں سیکیورٹی خدشات کی وجہ سے افغانستان کے ساتھ اپنی سرحد بند کرنے کے فیصلے نے دوطرفہ ٹرانزٹ ٹریڈ کو تعطل کا شکار کر دیا۔ تاہم، جب کہ سرحد کی بندش نے بلاشبہ کمی کو تیز کیا، اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام آباد کی جانب سے اپنی سخت ترین پابندیوں کو اپنانے سے پہلے ہی ٹرانزٹ تجارت نے رفتار کھونا شروع کر دی تھی۔ تجارتی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ سرحد کی بندش سے کابل کے متبادل تجارتی راستوں کی تلاش شروع نہیں ہوئی۔ بلکہ، اس نے افغان طالبان کی جانب سے پاکستانی بندرگاہوں پر افغانستان کا انحصار کم کرنے کے لیے پہلے ہی شروع کی جانے والی حکمت عملی کا خاتمہ کیا۔ کابل نے ایران کے ذریعے تجارت کو وسعت دینے اور وسطی ایشیائی پڑوسیوں کے ساتھ تجارتی روابط کو مضبوط کرنے کی دانستہ پالیسی پر عمل کیا ہے۔ پاکستان نے کئی دہائیوں تک بین الاقوامی منڈیوں میں افغانستان کے سب سے سستے اور اہم گیٹ وے کے طور پر خدمات انجام دیں۔ تازہ ترین ٹرانزٹ ٹریڈ کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جمہوری طور پر منتخب حکومت کے دور میں پاکستان کے راستے افغان ٹرانزٹ میں بتدریج اضافہ ہوا۔ کنٹینر ٹریفک مالی سال 17 میں تقریباً 60,500 کنٹینرز سے بڑھ کر مالی سال 21 میں تقریباً 89,000 کنٹینرز ہو گئی، طالبان کے اقتدار میں واپس آنے سے فوراً پہلے۔ یہ اضافہ پاکستان اور افغانستان کے سابق صدر اشرف غنی کی حکومت کے درمیان اکثر کشیدہ سیاسی تعلقات کے باوجود ہوا ہے۔ اگرچہ سفارتی تعلقات کشیدہ رہے، کابل نے بین الاقوامی تجارت کے لیے اپنے بنیادی گیٹ وے کے طور پر پاکستانی بندرگاہوں پر انحصار جاری رکھا اور درآمد کنندگان کی حوصلہ شکنی نہیں کی۔ اس کی ایک وجہ افغان کاروباروں کو کم نقل و حمل کے اخراجات پر ضروری سامان درآمد کرنے میں مدد کرنا اور انتہائی درآمد پر منحصر معیشت میں افراط زر کے دباؤ کو محدود کرنا ہو سکتا ہے۔ طالبان کی اقتدار میں واپسی کے بعد، ابتدائی طور پر پاکستان کے راستے ٹرانزٹ کارگو بحال ہو۔

اربیل پر ڈرون حملے ناکام، فضائی دفاعی نظام نے تمام اہداف تباہ کر دیے

بغداد، 19 جولائی (یو این آئی) عراق کے کردستان ریجن کے دارالحکومت اربیل پر ہفتے کی شام ڈرون حملوں کی کوشش کی گئی، تاہم سکیورٹی حکام کے مطابق فضائی دفاعی نظام نے تمام ڈرونز کو مار گرایا اور کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ العربیہ/ الحدث کے مطابق چھ ڈرون طیاروں کا رخ امریکی قونصل خانے کے اطراف اور اربیل انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب قائم لاجسٹک بیس کی جانب تھا، تاہم انہیں ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی تباہ کر دیا گیا۔ سکیورٹی ذرائع نے بتایا کہ ممکنہ خطرات سے نمٹنے اور فضائی حدود کے تحفظ کے لیے جنگی طیاروں نے بھی اربیل کی فضاؤں میں گشت کیا۔ اس سے قبل عراق کے کردستان ریجن کے انسدادِ دہشت گردی ادارے نے اعلان کیا تھا کہ امریکی قیادت میں قائم بین الاقوامی اتحاد کی افواج نے جمعہ کی صبح اربیل کی فضائی حدود میں آٹھ دھماکا خیز ڈرون مار گرائے تھے۔ اربیل میں امریکہ کا ایک بڑا قونصل خانہ موجود ہے، جبکہ شہر کے ہوائی اڈے پر بین الاقوامی اتحاد کے فوجی مشیر بھی تعینات ہیں۔ بعد ازاں ایک کرد سکیورٹی اہلکار نے فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا کہ مزید پانچ ڈرونز کو بھی ناکام بنا دیا گیا۔ دوسری جانب جمعہ کی صبح عراق کے شمالی کردستان میں ایران مخالف کرد جماعت کوملہ کے ایک کیمپ پر میزائل اور ڈرون حملے میں نو افراد ہلاک ہو گئے۔ کوملہ کے رہنما ادریس کلہوازی نے حملے کی ذمہ داری ایران پر عائد کرتے ہوئے کہا کہ ایرانی فورسز نے سلیمانیہ کے قریب واقع کیمپ کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا۔ جماعت کے ایک اور رہنما امجد بناہی کے مطابق ایران مخالف کرد جنگجوؤں کے ایک دوسرے کیمپ پر بھی حملہ کیا گیا، جس میں جماعت کے دو ارکان زخمی ہوئے۔ ایک کرد فوجی ذریعے نے بتایا کہ اسی علاقے میں کرد فورسز کے ایک اسلحہ گودام کو بھی میزائل حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ واقعات کے بعد عراق کے کردستان ریجن میں ایک بار پھر کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ خطے میں امریکی افواج، غیر ملکی تیل کمپنیوں اور ایران مخالف کرد جماعتوں کی موجودگی کے باعث یہ علاقہ گزشتہ کئی برسوں سے ایران یا اس کی حمایت یافتہ مسلح گروہوں کے حملوں کا مرکز رہا ہے۔ امریکی حکام کے مطابق ایران نواز عراقی مسلح گروہوں نے مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے دوران عراق میں امریکی مفادات کو 600 سے زائد مرتبہ نشانہ بنایا ہے۔

جی سی سی اور یورپی یونین نے آبنائے ہرمز پر ایران کے کنٹرول کے دعوے مسترد کر دیے

برسلز، 19 جولائی (یو این آئی) خلیجی تعاون کونسل (جی سی سی) اور یورپی یونین نے اپنے مشترکہ بیان میں آبنائے ہرمز پر کسی بھی ملک کی خودمختاری یا کنٹرول کے دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ بین الاقوامی آبی گزرگاہ سے گزرنے کے حق کو کسی بھی دوطرفہ معاہدے، مفاہمت نامہ یا انتظام کے ذریعے محدود نہیں کیا جا سکتا۔ ہفتے کی شب جاری مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ بین الاقوامی جہاز رانی پر کسی بھی قسم کے اجازت نامے، راہداری فیس یا سروس چارجز عائد کرنا ناقابل قبول ہے، جبکہ ایران سے فوری طور پر بحری جہازوں پر حملے اور جہاز رانی میں مداخلت بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ بیان میں زور دیا گیا کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے کا حق بین الاقوامی قانون، بالخصوص اقوام متحدہ کے قانونِ سمندر سے متعلق کنونشن کے تحت تمام ممالک کو حاصل ہے اور اسے کسی ایک ریاست کی اجازت یا کنٹرول سے مشروط نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مشترکہ موقف 13 جولائی 2026 کو برسلز میں منعقد ہونے والے علاقائی سلامتی و تعاون کے اعلیٰ سطحی فورم کے دوران سامنے آیا، جس کی مشترکہ صدارت یورپی یونین کی اعلیٰ نمائندہ محترمہ کایا کالاس اور بحرین کے وزیر خارجہ جناب ڈاکٹر عبداللطیف الزیانی نے جی سی سی وزارتی کونسل کے سربراہ کی حیثیت سے کی۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ تمام ممالک کے بحری جہازوں کو بین الاقوامی قانون کے تحت آبنائے ہرمز سے آزادانہ گزرنے کا حق حاصل ہے اور کوئی بھی ریاست اس حق کو معطل، محدود یا کسی شرط سے مشروط نہیں کر سکتی۔ جی سی سی اور یورپی یونین نے ایران پر زور دیا کہ وہ فوری اور غیر مشروط طور پر تجارتی جہازوں پر حملے، جہاز رانی میں ہر قسم کی مداخلت اور آبنائے ہرمز میں رکاوٹیں پیدا کرنے کا سلسلہ بند کرے، نیز اس آبی گزرگاہ کو مستقل طور پر کھلا رکھا جائے اور وہاں کسی قسم کی راہداری فیس، سروس چارج یا دیگر پابندیاں عائد نہ کی جائیں۔ بیان میں ایران سے بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 2817 پر مکمل عمل درآمد کا بھی مطالبہ کیا گیا، جبکہ آبنائے ہرمز میں آمدورفت کو متاثر کرنے والے کسی بھی یکطرفہ یا غیر قانونی انتظام کو مسترد کرتے ہوئے کہا گیا کہ بحری سلامتی اور جہاز رانی سے متعلق معاملات صرف متعلقہ بین الاقوامی اور علاقائی اداروں، خصوصاً بین الاقوامی میری ٹائم آرگنائزیشن (آئی ایم او)، کے دائرۂ اختیار میں رہنے چاہییں۔ مشترکہ اعلامیے میں ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تجارتی جہازوں اور بحرین، کویت، متحدہ عرب امارات، قطر، سلطنت عمان اور اردن سمیت خطے کے ممالک پر مبینہ حملوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی۔ بیان کے مطابق ان حملوں سے شہریوں اور ملاحوں کی جانوں کو خطرات لاحق ہوئے۔

امام باڑہ جھاؤلال میں منایا گیا ’یوم غم‘، انجمنوں نے کی نوحہ خوانی

ٹھاکر گنج کی امام بارگاہوں میں عزاداروں کا اجتماع، دیر رات تک جاری رہا زیارت اور ماتم کا سلسلہ

لکھنؤ: امام باڑہ جھاؤلال، ٹھاکر گنج میں اتوار کو یوم غم منایا گیا۔ اس پروگرام کو ”بیت المال کا عشرہ“ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس موقع پر شہر کی ماتمی انجمنوں نے دیر رات تک نوحہ خوانی اور ماتم کیا۔ پروگرام میں ہزاروں عزاداروں نے شرکت کی، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ عزاداروں نے علموں کی زیارت کی۔ انہوں نے انجمنوں کے سلام سنے اور داد دی، جبکہ نوحے سن کر شہدائے کربلا کی یاد میں آنسو بہائے۔ اسی سلسلے میں املی والی مسجد، ٹھاکر گنج میں ”حسین ڈے“ منایا گیا، جہاں شعرا نے اپنے کلام پیش کرکے شہدائے کربلا کو یاد کیا۔ اس کے بعد امام باڑہ جھاؤلال میں انجمنِ مظلومیہ، کاظمیہ عابدیہ، قیم آلِ عبا، رونقِ دینِ اسلام اور صدرِ ماتم شائن شجاع سمیت شہر کی تقریباً 110 سے زائد انجمنوں نے اپنے علم سجائے اور نوحہ خوانی و سینہ زنی کرکے حضرت امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی دردناک شہادت کا غم منایا۔ اس موقع پر بچوں کی انجمنوں نے بھی شرکت کی۔ عشرے کی اختتامی مجلس سے مولانا تفسیر حسن رضوی نے خطاب کیا۔ یہ پروگرام 1924 میں سعودی عرب واقع جنت البقیع میں روضوں کو منہدم کیے جانے کی یاد میں منعقد کیا جاتا ہے۔ گلستانِ محمد، نیو نجف روڈ میں مولانا کلبِ جواد نے مجلس سے خطاب کیا۔ درود کی فضیلت بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نماز درود کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ مولانا نے جب حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا ذکر کیا تو عزاداروں کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ مجلس کا اہتمام شاداب علی نواب نے کیا تھا۔

سبیل اور لنگر کا انتظام

امام باڑہ کے اطراف عزاداروں کے لیے بڑی تعداد میں سبیلیں لگائی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ ٹھاکر گنج، گھاس منڈی، نیپیئر روڈ، حسین آباد روڈ سمیت دیگر علاقوں میں مختلف اداروں اور عزاداروں کی جانب سے طرح طرح کی شربت، کشمیری چائے، آئس کریم اور کولڈ ڈرنکس کی سبیلوں کے ساتھ لنگر کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ لنگر میں بریانی، دال چاول اور کھچڑا وغیرہ تقسیم کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی مختلف مقامات پر تبرک بھی تقسیم کیا گیا۔

تابوتوں کی زیارت کرائی گئی

مسجد نواب گھسیٹا، نور باڑی میں ”18 کمرِ بنی ہاشم“ کے عنوان سے پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں عزاداروں کو شبیہوں کی زیارت کرائی گئی۔ یہ منظر دیکھ کر عزاداروں کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ اس موقع پر مولانا ممتاز جعفری نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے 18 کمرِ بنی ہاشم کی عظیم قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ مجلس کے بعد تابوت، حضرت عباسؑ کا علم اور حضرت علی اصغرؑ کا جھولا برآمد کیا گیا، جسے عزادار کربلا دیانت الدولہ لے گئے۔ وہاں قمہ اور زنجیر کا ماتم بھی کیا گیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں مردوں، خواتین اور بچوں نے شرکت کرکے تابوتوں، علم اور جھولے کی زیارت کی۔

الوداعی علم کی زیارت

انجمن مقصدِ حسینی کی امام باڑہ مقصدِ حسینی، نیپیئر روڈ میں جاری شب بیداری کی اختتامی مجلس سے مولانا محمد عباس نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن نوحہ خوانی کرتی ہوئی علمِ مبارک کو امام باڑہ جھاؤ لال لے گئی۔ انجمن کے صاحبِ بیاض شارب زیدی، طالب علی رضوی اور سکریٹری ساحل حسین نے شب بیداری میں شریک تمام انجمنوں کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح انجمن شاہِ انسوجاں کی شب بیداری کی اختتامی مجلس امام باڑہ شیدی امیر حسن، اصطبل، چار باغ میں منعقد ہوئی، جس کے بعد علم کی زیارت کرائی گئی۔

ایل سی اے ہاسٹل میں منایا گیا ’حسین ڈے‘

لکھنؤ: دنیا کو انسانیت کا پیغام دینے والے حضرت امام حسینؑ کی یاد میں منایا جانے والا ’حسین ڈے‘ اتوار کو ایل سی اے ہاسٹل، زہرا کالونی، رادھا گرام، ٹھاکر گنج میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت ندیم نجفی نے کی۔ پروگرام کے کنوینر اعجاز زیدی لکھنوی تھے، جبکہ نظامت حسن فراز زیدی نے انجام دی۔ مجلس سے مولانا ابو افتخار زیدی نے خطاب کیا۔ پروگرام میں اعجاز زیدی لکھنوی، انجمن قدیری، آصف حسین نجم لکھنوی، فرقان لکھنوی، فیضان جعفر اور منیش شکلا (پی سی ایس) نے اپنے اپنے اشعار پیش کیے۔ جبکہ ڈاکٹر نیرج جین، پروفیسر علی حسین جعفری، ڈاکٹر ڈبلیو اے صدیقی، مولانا حسن ظہیر، مولانا یاسوب عباس، مولانا موجز عباس زیدی، مولانا سکلین عابدی، مولانا مستفی ناصر عواکاتی، مولانا شبیر محمد نقوی، تیرتھ راج مشرا، ڈاکٹر مہدی حسن اور شاہکار عباس زیدی سمیت دیگر مقررین نے حضرت امام حسینؑ کے پیغام کو اپنے اپنے انداز میں بیان کیا۔

یادِ سکینہؑ کی مجلس میں عقیدت کی صدائیں گونجیں گی

لکھنؤ: سرفراز گنج میں واقع زیدی ولا، مسجد بلقیس کے قریب، ٹھاکر گنج، لکھنؤ میں 25 جولائی (10 صفر) بروز ہفتہ رات 9 بجے حضرت بی بی سکینہؑ کی یاد میں منعقد ہونے والی یادِ سکینہؑ مجلس میں عزاداروں کی بڑی تعداد میں شرکت کی توقع ہے۔ مجلس سے مولانا علی عباس زینبی (بلور) خطاب کریں گے، جبکہ معروف سوزخواں شجر نگرامی اور سلطان نگرامی اپنے پرسوز کلام کے ذریعے شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کریں گے۔ مجلس کے بعد ماتمی انجمنوں کی نوحہ خوانی اور سینہ زنی کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اس موقع پر انجمن معصومیہ لورپور خصوصی طور پر مرکزِ توجہ ہوگی۔ انجمن کے صاحبِ بیاض ڈاکٹر گھنشیام اپنی مؤثر شاعری اور درد انگیز نوحوں کے باعث عزاداروں میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ہندو ہونے کے باوجود امام حسینؑ کی عزاداری سے ان کی گہری وابستگی اور برسوں سے نوحہ نگاری کی روایت گنگا-جمنی تہذیب کی ایک خوبصورت مثال سمجھی جاتی ہے۔ ان کے تحریر کردہ نوحے ہر سال ماہِ محرم کی مجالس اور جلوسوں میں نہایت جذبے اور عقیدت کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔ اس پروگرام میں انجمنِ امامیہ، عزاخانہ عزا سفر باغ، گلستانِ حسینی کمیٹی سمیت متعدد دیگر ماتمی انجمنیں بھی اپنے روایتی انداز میں نوحہ خوانی کریں گی۔ اس کے علاوہ وقار سلطان پوری، کیف غازی پوری، اسد اعظمی، اسد جعفری، بزمی فتح پوری، شاویز نگرامی اور حسین زیدی بھی نذرانۂ عقیدت پیش کریں گے۔

حاجیوں اور طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی، آل انڈیا جمعیت المنصور کے پروگرام میں اعزاز سے نوازا گیا

لکھنؤ کے سہکاریتا بھون میں منعقدہ تقریب میں مولانا خالد رشید نے تقسیم کیے اعزازات

لکھنؤ: سہکاریتا بھون لکھنؤ میں آل انڈیا جمعیت المنصور کے زیرِ اہتمام منعقدہ اعزازی تقریب میں اتر پردیش کے صوبائی صدر عبدالعزیز منصوری کی جانب سے حاجیوں اور طلبہ وطالبات کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر مولانا خالد رشید نے حاجیوں اور تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ وطالبات کو اعزازات پیش کیے۔

انسان کا ہر وہ عمل جو اُسے اللہ سے قریب کردے، وہ رزقِ حلال ہے: مسلمان رضا نقوی

علی گڑھ: انسان کا ہر وہ عمل جو اسے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے قریب کردے، وہ رزقِ حلال ہے۔ فرشِ عزا کا اہتمام، غمِ سید الشہداءؑ میں بہنے والے آنسو، دین کی تبلیغ و ترویج اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے اٹھنے والا ہر قدم رزق کی اعلیٰ ترین اقسام میں شامل ہے۔ ان خیالات کا اظہار خطیبِ اہلِ بیتؑ مولانا سید سلمان رضا نقوی سرسوی نے علی گڑھ شہر کی قدیم امام بارگاہ زینبیہ، واقع سید واڑہ، اور سیول لائنز میں عزاخانہ سید انصار حسین زیدی، واقع عالم باغ میں منعقدہ مجالسِ عزا سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا سید سلمان رضا نقوی سرسوی نے پوری امتِ مسلمہ، بالخصوص نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ حتیٰ المقدور مجالسِ معصومینؑ میں شرکت کو اپنی زندگی کا معمول بنائیں، کیونکہ یہ مجالس انسان کو اخلاقی و روحانی آلودگیوں سے نکال کر شعورِ بندگی، معرفتِ الٰہی اور سیرتِ معصومینؑ سے آشنا کرتی ہیں۔ خطیبِ مجلس نے حضراتِ معصومینؑ کی عملی سیرت اور تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اگر انسان ان مقدس ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرے تو اس کی انفرادی، خاندانی اور معاشرتی زندگی فساد و انتشار سے محفوظ اور کامیاب ہو سکتی ہے۔ خطیبِ مجلس نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے مزید کہا کہ وہ کامیاب اور باوقار زندگی گزارنے کے لیے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر توکل اور اہلبیت ع کی قربت حاصل کرتے ہوئے میدانِ عمل میں اپنی مثبت شناخت قائم کریں۔ تاریخ میں ایسی شخصیات آسانی سے مل جائیں گی کہ جو اپنے خالی وجود اور اہلبیت ع سے دوری کے سبب یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ علیؑ نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہوجاتے۔ آخرِ مجلس مولانا نے واقعۂ کربلا کے دردناک پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ تاریخ کا عظیم ترین ظلم ہے کہ حضرت خاتم النبیینؐ کے محبوب نواسے، سید شبابِ اہلِ جنت حضرت امام حسینؑ اور آپؑ کے وفادار اہلِ بیتؑ واصحاب کو اقتدار کی ہوس میں پیغمبرِ اکرمؐ کا کلمہ پڑھنے والوں ہی نے بھوکا پیاسا شہید کردیا۔ بعد ازاں مولانا نے اسیرانِ کوفہ و شام کے دل سوز مصائب بیان کیے، اور شرکائے مجالس نے خوب گریہ کیا۔ عشرہ مجالس میں سوزخوانی شکوہ مہدی و دیگر حضرات نے انجام دی، جبکہ مقامی انجمن نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔

ہمیں موت سے کیا ڈرائے گا کوئی، کفن کربلا سے منگوائے ہوئے ہیں

انجمن رضویہ کی شب بیداری کا انیسواں دور

کانپور: امام بارگاہ گوہرِ تحسین، باتا نواب صاحب، پٹکاپور میں انجمنِ رضویہ کی سالانہ شب بیداری کا انعقاد کیا گیا۔ یہ شب بیداری کا انیسواں دور تھا۔ شب بیداری کی مجلس سے مولانا معراج علی جعفری نے خطاب کیا۔ اس سے قبل ناصر علی اور محمد حسن زیدی نے سوز خوانی کی، جبکہ خورشید زیدی ساحل کانپوری اور اطہر مہدی نے پیش خوانی انجام دی۔ شب بیداری میں لکھنؤ سے آئی انجمن گنجِ مظلومیہ انجمن کے شاعر معروف سرسیوی کا تحریر کردہ سلام پیش کیا:

ہمیں موت سے کیا ڈرائے گا کوئی
کفن کربلا سے منگوائے ہوئے ہیں
ہمیں مارنے پر تُلا ہے زمانہ
، امامِ زمانہ بچائے ہوئے ہیں
سبیلوں کا پانی، تبرک کے ذرے
لہو میں ہمارے سمائے ہوئے ہیں

اس سلام کو صاحبِ بیاض آلِ رضا نے پڑھا۔ اس کے بعد شاعرِ اہلِ بیت زرّار اکبرآبادی کا تحریر کردہ سلام:

تیر و کماں سے ہنس کر یہ اصغرؑ نے کہا
ایسے کھلونوں سے ہم کھیلا کرتے ہیں
ماتمِ سرورؑ سے جو کنارہ کرتے ہیں

صاحبِ بیاض اسلم تاباں نے پڑھا، جس پر حاضرین نے دونوں سلاموں کو خوب سراہا اور داد دی۔ سلام کی دھن، دھن ساز غضنفر حسین پپو نے ترتیب دی تھی۔

اس کے بعد لیاقت نقوی کا تحریر کردہ نوحہ:

گھٹنوں چلتے ہوئے پہنچے علی اکبرؑ کے پاس،
رب ہی جانے لاشِ اکبرؑ کس طرح لائے حسینؑ۔
کہہ رہی زینبؑ تڑپ کر، میرے ماجائے حسین

صاحبِ بیاض اظہر حسین نے پڑھا، تو عزاداروں کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ اس کے علاوہ انجمن مونِ المومنین پٹکاپور، رضائے اسلام پٹکاپور، ذوالفقارِ حیدری کرنل گنج، جعفریہ گوال ٹولی، محمدی معین العزا گوال ٹولی، بزمِ حسنی سکیرہ اسٹیٹ، شمشیرِ حیدری چمن گنج، مظلومیہ بیکن گنج، حسینی برادرز گوال ٹولی، فردوسیہ گوال ٹولی، شبیریہ گوال ٹولی، نورِ حسینی کرنل گنج، آلِ محمد گوال ٹولی، امانتِ حسین علی نگر اور معصوم رضویہ پٹکاپور نے اپنے اپنے نوحے اور سلام پیش کیے۔ عزاداروں نے انجمنوں کے سلام سن کر خوب داد دی، جبکہ نوحے سن کر گریہ کیا۔ آخر میں انجمن کے سکریٹری عمران اختر بھولے کو تحفہ پیش کیا گیا۔

الہ آباد ہائی کورٹ کی سختی: کیسوں میں نامزد وکلاء پریکٹس نہیں کرسکیں گے سخت

پریاگ راج: 19 جولائی (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ سات سال سے زیادہ کی سزا والے سنگین مقدمات میں نامزد وکیل پریکٹس نہیں کرسکیں گے۔ وہ عدالت میں پیش نہیں ہوں گے اور نہ ہی عدالت میں بحث کریں گے جب تک کہ وہ بے گناہ ثابت نہیں ہوجاتے۔ ان کا ٹرائل ان کے آبائی ضلع سے سو کلومیٹر دور ایک اور ضلع میں بھی ہوگا۔ ریاست کے داغدار وکلاء پر سخت تبصرہ کرتے ہوئے جسٹس ونود دیواکر کی سنگل بنچ نے کہا کہ جب اقتدار اور اختیار میں رہنے والے ناانصافی پر خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں تو اس کے نتائج صرف مجرم تک ہی محدود نہیں ہوتے۔ معصوم لوگوں اور آنے والی نسلوں کو بھی اس کی قیمت چکانی پڑتی ہے۔ عدالت نے کہا کہ ایسے عناصر کی موجودگی نہ صرف عدالتی عمل کو نقصان پہنچاتی ہے بلکہ سنگین ادارہ جاتی اور اخلاقی بحران بھی پیدا کرتی ہے۔ اپنے 61 صفحات پر مشتمل فیصلے میں، اٹاوہ کے ایک وکیل کی طرف سے دائر درخواست کی بنیاد پر، عدالت نے اتر پردیش بار کونسل کے سکریٹری کو حکم دیا کہ وہ جعلی ڈگری رکھنے والے 105 وکلاء کے خلاف دھوکہ دہی اور جعلسازی کی ایف آئی آر درج کریں اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی شروع کریں۔ وکیل کی رجسٹریشن کے لیے پولیس کی تصدیق کو لازمی قرار دینے کی بھی سفارش کی گئی۔ بار کونسل اور یونیورسٹیوں کے درمیان ایک ڈیجیٹل لنک قائم کیا جائے تاکہ ڈگریوں کی حقیقی وقت میں تصدیق کی جاسکے۔ عدالت نے اپنی ہدایات پر تعمیل رپورٹ طلب کرتے ہوئے معاملہ 20 اگست کے لیے درج کردیا۔ عدالت نے پایا کہ بار کونسل کی طرف سے پیش کی گئی رپورٹ کے مطابق ریاست بھر میں 157,4 وکلاء داغدار ہیں۔ عدالت نے کہا کہ 105 کے خلاف فراڈ کی رپورٹ نے عدالتی دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پورے اتر پردیش میں 157,4 وکلاء فوجداری مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں، جن میں کل 056,5 مقدمات درج ہیں۔ ان میں سے 418 وکلاء کو تین یا اس سے زیادہ مقدمات کا سامنا ہے۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ یہ تشویشناک ہے کہ 28 وکلاء کو 11 یا اس سے زیادہ سنگین فوجداری مقدمات کا سامنا ہے۔ مزید برآں، تصدیقی عمل نے 105 وکالت کی نشاندہی کی جنہوں نے جعلی تعلیمی ڈگریوں (LL.B، گریجویشن وغیرہ) کی بنیاد پر رجسٹریشن حاصل کی۔ تاہم عدالت نے ان اعداد وشمار کو سطحی قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا اور کہا کہ اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔

لکھنؤ میں پوسٹر وار! بی جے پی کا ’شری کرشنا‘ تنازع پر اکھلیش یادو سے براہ راست سوال، سپا کا احتجاج

لکھنؤ: 19 جولائی (پی این ایس) بھگوان کرشن کے بارے میں ایک متنازعہ بیان کے بعد لکھنؤ میں سیاسی ماحول گرم ہوگیا ہے۔ راجدھانی کے ایک وی آئی پی چوراہے پر لگائے گئے پوسٹروں کو لے کر بی جے پی اور سماج وادی پارٹی کے کارکنوں میں جھڑپ ہوئی۔ بی جے پی لیڈر منیش یادو نے ایس پی صدر اکھلیش یادو سے مولانا جرجیس انصاری کے بیان پر اپنا موقف واضح کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے پوسٹر لگائے۔ کچھ دیر بعد ایس پی کارکنوں نے پوسٹر پھاڑ دیے جس سے تنازعہ مزید بڑھ گیا۔ بی جے پی کی طرف سے لگائے گئے پوسٹروں میں اکھلیش یادو سے سوال کیا گیا کہ مولانا جرجیس انصاری کے بھگوان کرشن کے بارے میں مبینہ بیان پر ان کی خاموشی کے کیا معنی ہیں۔ پوسٹر لگانے کے کچھ ہی دیر بعد پوسٹر پھٹے ہوئے پائے گئے۔ بی جے پی نے اس واقعہ کے لیے ایس پی کارکنوں کو ذمہ دار ٹھہرایا، جب کہ سماج وادی پارٹی نے بی جے پی پر سیاسی ماحول بنانے کے لیے مذہبی مسائل کا استعمال کرنے کا الزام لگایا۔ تنازعہ ایک ویڈیو سے شروع ہوا جو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا۔ ویڈیو میں مولانا جرجیس انصاری مبینہ طور پر بھگوان کرشن کے بارے میں متنازعہ تبصرہ کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ یہ ویڈیو جھارکھنڈ میں اس کی پرانی تقریر کا ہے، جو حال ہی میں دوبارہ منظر عام پر آئی ہے۔ ویڈیو جاری ہونے کے بعد کئی ہندو تنظیموں نے احتجاج کیا اور ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ کئی سنتوں اور باباؤں نے اس معاملے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے بیانات سے لاکھوں لوگوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ آل انڈیا مسلم جماعت کے قومی صدر مولانا شہاب الدین رضوی بریلوی نے بھی اس بیان سے اختلاف کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان کرشن کو مسلمان کہنا تاریخی اور مذہبی حقائق سے مطابقت نہیں رکھتا اور اس قسم کے تبصروں سے گریز کیا جانا چاہیے۔ ایودھیا کے سنت وشنو داس نے بھی اس بیان کی مذمت کی اور مولانا کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس تنازعہ کے بعد بی جے پی اور سماج وادی پارٹی کے درمیان الزامات اور جوابی الزامات کا سلسلہ تیز ہوگیا ہے۔

بھوجپوری فیسٹیول 8 اگست کو راجدھانی میں منعقد ہوگا

لکھنؤ۔ آل انڈیا بھوجپوری سماج کے زیر اہتمام، 8 اگست کو وشوشورایا آڈیٹوریم میں ایک بھوجپوری فیسٹیول کا انعقاد کیا جائے گا۔ یہ جانکاری بھوجپوری سماج کے قومی صدر پربھوناتھ رائے نے دی۔ انہوں نے کہا کہ ایم پی منوج تیواری ثقافتی پروگراموں کے ساتھ بھوجپوری فیسٹیول کا افتتاح کریں گے۔ معروف بھوجپوری لوک گلوکارہ کلپنا پٹواری، گوپال رائے، اور 100 سے زیادہ نامور فنکار اور فلمی ستارے پرفارم کریں گے۔ اس میلے میں بی جے پی اتر پردیش کے ریاستی صدر پنکج چودھری، اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، محکمہ زراعت کے وزیر سوریہ پرتاپ شاہی اور دیگر کئی معززین میلے میں موجود رہیں گے۔

ہاتھرس میں بیوی سے ڈرے شوہر کا حیرت انگیز معاملہ آیا سامنے

ہاتھرس: 19 جولائی (پی این ایس) شہر کے بالا پٹی محلہ سے ایک حیران کردینے والا معاملہ سامنے آیا ہے۔ سابق استاد اشوک کمار گزشتہ آٹھ دنوں سے اپنے کمرے میں بند ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ اس کی بیوی اس پر تشدد کرتی ہے۔ وہ اس طرح اکثر اسے بند کرکے چلی جاتی ہے۔ جب وہ گھر آتی ہے تو وہ اسے مارتی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ سات سال سے ہراسانی کا شکار ہے۔ مار پیٹ کی وجہ سے وہ اپنی بینائی کھو بیٹھا ہے۔ بیوی چار دن کھانا بنا کر چلی گئی تھی۔ اب بھائیوں کے گھر والے انہیں کھڑکی سے کھانا دے رہے ہیں۔ خاتون کے خوف کی وجہ سے نہ کوئی دروازہ کھول رہا ہے اور نہ ہی کوئی پولیس کو اطلاع دے رہا ہے۔

برٹش اکیڈمی کا انٹرنیشنل فیلو منتخب ہونے پر پروفیسر سیما علوی کو مولانا آزاد میموریل اکیڈمی کی مبارکباد

لکھنؤ، 19 جولائی: مولانا آزاد میموریل اکیڈمی، لکھنؤ کے صدر جناب شارق علوی اور جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے معروف مؤرخہ، اشوکا یونیورسٹی کی ممتاز پروفیسر اور مولانا آزاد میموریل اکادمی کے صدر جناب شارق علوی کی صاحبزادی پروفیسر سیما علوی کو سال 2026 کے لیے برٹش اکیڈمی کا انٹرنیشنل فیلو منتخب کیے جانے پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں، ان کے اہلِ خانہ اور علمی دنیا کو مبارکباد پیش کی ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے اپنے تہنیتی پیغام میں کہا کہ پروفیسر سیما علوی کا یہ اعزاز صرف ان کی ذاتی علمی کامیابی نہیں بلکہ ہندوستان کی علمی و تحقیقی روایت، لکھنؤ کی تہذیبی وفکری شناخت اور عالمی سطح پر ہندوستانی مؤرخین کی بڑھتی ہوئی علمی ساکھ کا بھی روشن مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا آزاد میموریل اکیڈمی کے تمام اراکین، اہلِ لکھنؤ اور علمی و دانشور طبقہ اس غیر معمولی کامیابی پر فخر محسوس کرتا ہے اور انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ ڈاکٹر ہاشمی نے کہا کہ برٹش اکیڈمی کا فیلو منتخب ہونا علومِ انسانی اور سماجی علوم کے میدان میں دنیا کے باوقار ترین اعزازات میں شمار ہوتا ہے۔ پروفیسر سیما علوی کو یہ اعزاز اٹھارہویں اور انیسویں صدی کے جنوبی ایشیا اور بحرِ ہند کی دنیا کی سماجی، مذہبی، ثقافتی اور فکری تاریخ پر ان کی کئی دہائیوں پر محیط گراں قدر تحقیق کے اعتراف میں عطا کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیمبرج یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والی پروفیسر سیما علوی نے اپنی تحقیقی خدمات کے ذریعے برصغیر کی ہند-فارسی تہذیب، نوآبادیاتی عہد، مذہبی وسماجی ارتقا اور تہذیبی روابط کے متعدد نئے گوشوں کو علمی دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اشوکا یونیورسٹی سے وابستہ ہونے سے قبل وہ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور دہلی یونیورسٹی میں تدریسی و تحقیقی خدمات انجام دے چکی ہیں اور انہوں نے مؤرخین کی کئی نسلوں کی علمی رہنمائی کی ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کہا کہ پروفیسر سیما علوی کی تحقیقی تصانیف دنیا بھر کی جامعات میں حوالہ جاتی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کی شہرۂ آفاق کتاب "Muslim Cosmopolitanism in the Age of Empire" کو Albert Hourani Honourable Mention Award اور Monsoon Book Prize in Political Economy جیسے بین الاقوامی اعزازات سے نوازا جاچکا ہے۔ ان کی تازہ ترین تصنیف "Sovereigns of the Sea: Omani Ambition in the Age of Empire" بحرِ ہند کی تاریخ اور سلطنتی سیاست پر ایک منفرد علمی اضافہ ہے۔ اس کے علاوہ "Sepoys and the Company"، "A European Experience of the Mughal Orient" (مشترکہ تصنیف)، "Islam and Healing" اور "Eighteenth Century in Indian History" جیسی اہم کتابیں بھی ان کے علمی مقام کی شاہد ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ پروفیسر سیما علوی دو مرتبہ فل برائٹ اسکالر رہ چکی ہیں، کیمبرج یونیورسٹی میں Smuts Visiting Fellow، ہارورڈ-ییِن چِنگ انسٹی ٹیوٹ میں Visiting Scholar اور ہارورڈ یونیورسٹی کے Radcliffe Institute میں William Bentinck-Smith Fellow کی حیثیت سے بھی اپنی علمی خدمات انجام دے چکی ہیں۔ اس وقت وہ برطانیہ اور ہندوستان کے متعدد ممتاز تحقیقی جرائد کے ادارتی بورڈ کی رکن بھی ہیں۔ آخر میں ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کہا کہ پروفیسر سیما علوی کی یہ کامیابی نئی نسل کے محققین، اساتذہ اور طلبہ خصوصاً طالبات کے لیے ایک روشن مثال ہے کہ لگن، تحقیق اور علمی دیانت کے ذریعے عالمی سطح پر نمایاں مقام حاصل کیا جاسکتا ہے۔

پریاگ راج میں گنگا اور جمنا ندیوں کے آبی سطح میں مسلسل اضافہ

پریاگ راج، 19 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کے پریاگ راج میں گنگا اور جمنا ندیوں کے پانی کی سطح میں مسلسل اضافہ ریکارڈ کیا جارہا ہے۔ اتوار کی صبح آٹھ بجے جاری کیے گئے اعداد وشمار کے مطابق دونوں ندیوں کے آبی سطح میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ پہاڑی اور بالائی علاقوں میں ہونے والی بارش کا پانی اب پریاگ راج تک پہنچنے لگا ہے، جس کے اثرات یہاں بھی واضح طور پر نظر آرہے ہیں۔ آج صبح جاری ہونے والی فلڈ کنٹرول رپورٹ کے مطابق گنگا اور جمنا دونوں ندیوں کے پانی کی سطح میں اضافہ درج کیا گیا ہے، تاہم دونوں ندیوں کا پانی اب بھی خطرے کے نشان 84.734 میٹر سے کافی نیچے بہہ رہا ہے اور فی الحال سیلاب جیسی کوئی صورت حال نہیں ہے۔ جاری اعداد وشمار کے مطابق نینی میں جمنا ندی کی سطح آب 73.86 میٹر ریکارڈ کی گئی۔

وقف بکائی بی بی حسینیہ نقی پھاٹک شیراز ہند، جونپور میں عشرہ اربعین کی مجلس عزا کو خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر سید مشیت حسین رضوی زید پوری۔

امریکہ-ایران تنازعہ: مشرقِ وسطیٰ کے امن کیلئے سنگین خطرہ

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

امریکہ اور ایران کے درمیان گزشتہ جون میں جس مفاہمتی یادداشت پر اصولی رضامندی بنی تھی، وہ گزشتہ ہفتے رونما ہونے والے واقعات کے بعد تقریباً بے اثر ہو چکی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکی کانگریس کو مطلع کیا کہ تہران کے خلاف محدود فوجی کارروائی ناگزیر ہو گئی ہے۔ اگرچہ دونوں ممالک اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ بعض ایسی سرخ لکیریں موجود ہیں جنہیں عبور کرنا کسی کے مفاد میں نہیں، کیونکہ اگر یہ حدود پار کی گئیں تو خلیج میں تیل کے ذخائر، عالمی توانائی کی ترسیل اور خطے کی معمول کی زندگی شدید متاثر ہوسکتی ہے۔ ایسی صورتِ حال نہ امریکہ چاہتا ہے، نہ ایران، اور نہ ہی دنیا کا کوئی ذمہ دار ملک۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ صدر ٹرمپ مسلسل سخت گیر رویے کا مظاہرہ کررہے ہیں، اگرچہ ایران کے پاسدارانِ انقلاب بھی اپنے موقف پر قائم ہیں، تاہم بین الاقوامی مبصرین کی نظر میں اس بحران کی ابتدا امریکہ کی جانب سے کی گئی کارروائیوں سے ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ ایران اپنے ردِعمل کو دفاعی موقف قرار دیتا ہے۔ ان حملوں کے نتیجے میں نہ صرف اعلیٰ فوجی قیادت کو نقصان پہنچا بلکہ متعدد بے گناہ شہری، حتیٰ کہ نوجوان اور بچے بھی متاثر ہوئے، جسے بین الاقوامی قوانین اور انسانی اصولوں کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا جارہا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ میں یہ خبریں بھی سامنے آرہی ہیں کہ ایران کی اعلیٰ قیادت کے اندر بعض امور پر اختلافات موجود ہیں۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کی تدفین کے موقع پر ان کے صاحبزادے مجتبیٰ خامنہ ای عوامی منظرنامے پر نمایاں طور پر دکھائی نہیں دیے۔ اگر وہ اس موقع پر عوام کے سامنے آتے تو یہ تاثر مزید مضبوط ہوتا کہ ملک کے تمام اہم فیصلے انہی کی نگرانی میں ہورہے ہیں۔ اب جبکہ تہران کی قیادت کے حوالے سے مختلف قیاس آرائیاں جاری ہیں، مغربی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہ واضح طور پر کہنا مشکل ہے کہ ایران میں جنگ اور امن سے متعلق حتمی فیصلے کس سطح پر کیے جارہے ہیں۔

بہرحال، ان تمام واقعات نے ایک مرتبہ پھر خلیج سے تیل اور گیس کی ترسیل کے بارے میں خدشات کو بڑھا دیا ہے۔ خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے اور دنیا کے متعدد شیئر بازار بھی اس کے منفی اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ اب سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ آگے کیا ہونے والا ہے؟

اس وقت آبنائے ہرمز سے بحری جہازوں کی آمد و رفت غیر معمولی دباؤ کا شکار ہے۔ امریکہ نے اس اہم آبی گزرگاہ پر ناکہ بندی کا عندیہ دیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ایران بھی اس راستے سے اپنا تیل عالمی منڈیوں تک نہیں پہنچا سکے گا۔ دوسری جانب تہران نے واضح انتباہ دیا ہے کہ اگر یہی صورتِ حال برقرار رہی اور اس کے جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے سے روکا گیا تو وہ دیگر اہم آبی گزرگاہوں پر بھی جہاز رانی میں رکاوٹ پیدا کرسکتا ہے۔ اس کا واضح اشارہ یمن اور افریقہ کے درمیان واقع باب المندب کی جانب ہے، جہاں ایران اپنے اتحادی حوثی گروپ کے ذریعے بین الاقوامی جہاز رانی کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ایران نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ اگر امریکہ یا اس کے اتحادی اس کے جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے سے روکیں گے تو پھر وہ بھی کسی دوسرے ملک کے جہازوں کو اس راستے سے آسانی سے گزرنے نہیں دے گا۔ یہی وہ صورتِ حال ہے جس نے اس مفاہمتی عمل کو شدید دھچکا پہنچایا ہے، جس سے امید پیدا ہوئی تھی کہ خطے میں جنگ کے بادل چھٹ جائیں گے، کشیدگی کم ہوگی اور عالمی معیشت دوبارہ استحکام کی طرف لوٹ سکے گی، مگر موجودہ حالات نے ان تمام امیدوں کو دھندلا کردیا ہے۔

صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے بارے میں یہ تاثر عام ہے کہ وہ اپنے بیانات پر مستقل مزاجی سے قائم نہیں رہتے۔ کبھی وہ ایک موقف اختیار کرتے ہیں اور چند ہی گھنٹوں بعد اس سے مختلف بات کرتے نظر آتے ہیں۔ گزشتہ دنوں انہوں نے اعلان کیا تھا کہ امریکہ آبنائے ہرمز کو محفوظ بنائے گا اور اس کے عوض وہاں سے گزرنے والے بحری جہازوں سے بیس فیصد فیس وصول کرے گا، لیکن محض چوبیس گھنٹے بعد وہ اپنے اس اعلان سے بھی پیچھے ہٹ گئے۔ ایران کے ساتھ حالیہ کشیدگی کے آغاز سے اب تک صدر ٹرمپ متعدد مرتبہ اپنے بیانات تبدیل کرچکے ہیں، جس کے باعث عالمی سطح پر ان کے اعلانات کی سنجیدگی اور پائیداری پر سوالات اٹھائے جارہے ہیں۔ اب تمام نگاہیں ان کے تازہ فیصلوں پر مرکوز ہیں، کیونکہ آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کے اعلان نے ان کے ارادوں کو مزید واضح کردیا ہے۔

ادھر پردے کے پیچھے خلیج کے متعدد ممالک مسلسل کوشش کررہے ہیں کہ امریکہ اور ایران دوبارہ فوجی تصادم کا راستہ ترک کرکے مذاکرات کی میز پر واپس آئیں، مگر وہ اس حقیقت سے بھی آگاہ ہیں کہ یہ ہدف حاصل کرنا آسان نہیں۔ امریکہ بدستور اس شرط پر قائم ہے کہ ایران نہ صرف اپنے جوہری پروگرام کو محدود کرے بلکہ یورینیم کی افزودگی کا عمل بھی مکمل طور پر ترک کردے۔ اگرچہ ماضی میں ایران اس موضوع پر بعض شرائط کے ساتھ آمادگی ظاہر کرتا رہا تھا، لیکن حالیہ حملوں اور ایرانی قیادت کو نشانہ بنانے کے بعد تہران کے لیے امریکہ کے موقف پر عمل کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ ایران کا کہنا ہے کہ قومی سلامتی اور خودمختاری کے معاملے میں کسی قسم کی یک طرفہ شرط قبول نہیں کی جا سکتی۔ اگرچہ معاملات ابھی اس نہج تک نہیں پہنچے کہ تمام سفارتی راستے بند ہوجائیں، تاہم ایران نے اپنے بحری مفادات کے تحفظ کے لیے بھی سخت رویہ اختیار کرلیا ہے۔ تہران کا موقف ہے کہ اگر اس کے تجارتی اور تیل بردار جہازوں کو محفوظ راستہ فراہم نہیں کیا جاتا تو وہ بھی ایسے متبادل بحری راستوں پر دباؤ بڑھانے کا حق محفوظ رکھتا ہے جو خلیج عمان سے گزرتے ہیں۔ بعض مغربی ذرائع ابلاغ نے ایران کے اس موقف کو بین الاقوامی قوانین سے متصادم قرار دیتے ہوئے تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ عالمی بحری گزرگاہوں میں رکاوٹ پیدا کرنا کسی بھی ملک کے لیے قابل قبول نہیں۔ تاہم یہاں ایک بنیادی سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا بین الاقوامی قوانین کی پابندی صرف ایران پر لازم ہے، یا پھر امریکہ اور اسرائیل بھی اسی معیار کے پابند ہیں؟ اگر کسی ملک کی خودمختاری، اس کی سرزمین اور اس کے شہریوں کو نشانہ بنایا جائے تو کیا اسے اپنے دفاع کا حق حاصل نہیں؟ یہی وہ سوالات ہیں جو اس وقت عالمی سفارتی حلقوں، بین الاقوامی قانون کے ماہرین اور سیاسی مبصرین کے درمیان زیرِ بحث ہیں۔ بدقسمتی سے عالمی طاقتوں کا دوہرا معیار اس بحران کو مزید پیچیدہ بنارہا ہے، جس کے نتیجے میں انصاف اور بین الاقوامی قانون کی غیر جانبداری پر بھی سوالیہ نشان کھڑا ہوگیا ہے۔

موجودہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ طاقت کے استعمال کی بجائے مذاکرات، تحمل اور سفارت کاری کو ترجیح دی جائے، کیونکہ اگر کشیدگی میں مزید اضافہ ہوا تو اس کے اثرات صرف مشرقِ وسطیٰ تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ پوری دنیا کی معیشت، توانائی کی فراہمی اور بین الاقوامی امن بھی اس کی لپیٹ میں آسکتا ہے۔ جہاں تک ہندوستان کے کردار کا تعلق ہے، نئی دہلی کا ہمیشہ سے یہ موقف رہا ہے کہ ایران۔امریکہ تنازعہ کا حل صرف سفارت کاری اور مذاکرات میں ہے، جنگ میں نہیں، کیونکہ جنگ صرف تباہی، عدم استحکام اور انسانی المیوں کو جنم دیتی ہے۔ خلیجی خطہ ہندوستان کی توانائی، تجارت اور معاشی مفادات کا اہم مرکز ہے، جبکہ تقریباً ایک کروڑ ہندوستانی شہری بھی اسی خطے میں مقیم ہیں۔ ایسے میں ان کی سلامتی اور مفادات کا تحفظ حکومتِ ہند کی اولین ذمہ داری ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے حال ہی میں کہا تھا کہ مؤثر سفارتی کوششوں کے نتیجے میں ہندوستان توانائی کے ممکنہ بحران سے بڑی حد تک محفوظ رہا ہے، تاہم حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ کشیدگی مزید بڑھی تو اس کے اثرات صرف تیل کی قیمتوں تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ تجارت، برآمدات، ترسیلاتِ زر اور خطے میں کام کرنے والے لاکھوں ہندوستانیوں کے مستقبل پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق حالیہ کشیدگی میں خلیجی ممالک میں مقیم چند ہندوستانی بھی جاں بحق ہوئے ہیں، جس سے صورتِ حال کی نزاکت مزید واضح ہو جاتی ہے۔ اس تناظر میں ضروری ہے کہ ہندوستان اپنی سفارتی سرگرمیوں میں مزید تیزی لائے۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کی تدفین میں ہندوستانی وفد کی شرکت اور وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس۔ جے شنکر کے خلیجی ممالک کے حالیہ دورے اسی سفارتی توازن کا حصہ ہیں۔ تاہم خارجہ پالیسی کا تقاضا یہی ہے کہ ہندوستان تمام متعلقہ ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات میں توازن برقرار رکھے، تاکہ کسی بھی فریق کو نظرانداز کیے جانے کا احساس نہ ہو۔ اسی کے ساتھ غزہ کی موجودہ صورتِ حال اور اسرائیل کے ساتھ تعلقات کے تناظر میں بھی ہندوستان کو اپنی پالیسی کا ازسرِنو جائزہ لینا چاہیے۔ صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پورا جنوبی ایشیا اس جنگ کے منفی اثرات سے متاثر ہورہا ہے۔ اگر پاکستان نے کسی مرحلے پر ثالثی یا مفاہمتی کوشش کی ہے تو اسے بھی مثبت تناظر میں دیکھا جانا چاہیے، کیونکہ اس وقت خطے کی ضرورت تصادم نہیں بلکہ امن ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ جنوبی ایشیا کے تمام ممالک اپنے اختلافات سے بالاتر ہوکر ایک مشترکہ اور مؤثر سفارتی آواز بلند کریں، جو جنگ کے فوری خاتمے، مذاکرات کی بحالی اور بین الاقوامی قوانین کے یکساں احترام کا مطالبہ کرے۔ دنیا کی تقریباً ایک چوتھائی آبادی اسی خطے میں آباد ہے، اس لیے امریکہ، ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی کے اثرات سے اسے الگ نہیں رکھا جاسکتا۔ طاقت کے استعمال سے وقتی برتری تو حاصل کی جاسکتی ہے، لیکن پائیدار امن صرف انصاف، باہمی احترام، سفارت کاری اور سنجیدہ مذاکرات ہی کے ذریعے قائم ہوسکتا ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو مشرقِ وسطیٰ، جنوبی ایشیا اور پوری دنیا کو ایک نئے اور خطرناک بحران سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

9161484863

آخر ہمارے ملک کی ترقی کو گہن کیوں لگا ہوا ہے؟

انسان نے زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کی طرف زقند بھری ہے۔ بحر و بر میں نت نئے امکانات، پہلوؤں اور سمتوں کی تلاش اور جستجو کے ساتھ آسمان کی موجودات پر بھی کمندیں ڈال رہے ہیں اور نئی بازیافتوں سے دل و دماغ کو منور کررہے ہیں۔ زمین کے اندر پائے جانے والی بیش بہا خزانوں کی تلاش کا کام بر سہا برس میں بھی مکمل نہیں ہوسکا پھر بھی آسمان کو مسخر کرنے کا جذبہ اور جنون فزوں تر ہوتا جارہا ہے۔ تعلیم اور تحقیق جستجو کے میدان میں ترقی اور پیش رفت کے ساتھ اس زمین کے باسیوں کے طرزِ بود و باش اور معیارِ زندگی میں بھی بڑی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ رہائشی عمارتوں اور دفاتر کے ساتھ ساتھ لباس اور پہناوے میں بھی زمین و آسمان کا فرق پیدا ہوچکا ہے۔ گفتگو کا معیار بھی پہلے سے بہتر ہوا ہے۔ علاج و معالجے کی جدید ترین سہولتوں کی وجہ سے بہت سے امراض پر قابو پالیا گیا ہے۔ مگر یہ کیا ہمارے ملک کے عوام کی ترقی وہیں کی وہی رکی ہوئی ہے، جہاں ہم سب ابتدا میں تھے آخر ہمارے ملک کی ترقی کو گہن کیوں لگا ہوا ہے؟ ملک اور عوام کے ساتھ ایسا کھیل کیوں کھیلا جارہا ہے، جس سے ان کی ترقی پر قدغن لگ چکا ہے؟ سب کا ساتھ سب کا وکاس اور بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ والی حکومت کو اقتدار میں آئے ہوئے دس برس سے زائد ہوچکے ہیں لیکن ہمارے ملک کے عوام نے ترقی کا زینہ کیوں طے نہیں کیا؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہمارے مختلف ادوار میں رہنے والے حکمران ہی دے سکتے ہیں۔

موجودہ حکومت نے اقتدار میں آنے سے پہلے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کی سرکار غریبوں کی سرکار ہوگی لیکن اقتدار میں آنے کے بعد غریبوں کا جینا مشکل ہوگیا، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں کوئی اضافہ نہیں، غریبوں کا روزی کمانا مشکل تر ہے، نوکریاں دستیاب نہیں، انڈسٹریاں تباہ حال ہیں، دن بہ دن مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے ایک سامان کے دام میں اضافہ ہوتا ہے تو باقی بنیادی چیزوں کے ریٹ بھی بڑھ جاتے ہیں مگر جب ریٹ میں کمی ہوتی ہے تو یہ تمام ریٹ وہیں کے وہیں رہتے ہیں۔ اس پر کوئی بحث نہیں کرتا، اس پر کوئی توجہ نہیں دیتا، کیا یہی غریبوں کی سرکار کا مطلب ہے کہ ان کے ساتھ ظلم روا رکھا جائے، ان سے جینے کا حق چھین لیا جائے اور غریبی کو ختم کرنے کے بجائے غریبوں کو ہی ختم کرنے کے درپے رہا جائے؟ غریب اور بے روزگاری ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اگر اس ملک کا کوئی شخص پڑھا لکھا ہے تو اس کو نوکری نہیں ملتی کیونکہ اس کے پاس سفارش نہیں ہوتی پھر تجربہ مانگا جاتا ہے، نوکری ملے گی ہی نہیں تو تجربہ کہاں سے آئے گا؟ ہمارے ملک میں اگر روزگار کے مواقع میسر ہوجائیں اور نوجوانوں کو نوکریاں ملنے لگ جائیں تو غریب کا بھلا ہوجائے گا، مگر یہاں تو ترقی صرف امیروں کے حصے میں ہوتا ہے، سفارش بھی انہی کے پاس ہے، ان سے تجربہ نہیں مانگا جاتا کیونکہ ان کے پاس سفارش جیسا زہر موجود ہے۔ اگر حکومت اس مسئلے کو حل کرنے میں سنجیدگی دکھاتی تو ہمارا ملک ترقی کے زینے طے کرنے میں پیچھے کیوں رہتا؟ سچ ہی کہا ہے کسی نے طاقت کی شکل کوئی بھی ہو جن کو مل جاتی ہے وہ زمین چھوڑ دیتا ہے۔

آج کل ہمارے ملک میں بھی ایک طرف اقتدار کی طاقت سے حکمران شرابور ہیں تو دوسری طرف عوامی طاقت سے مختلف النوع سیاسی جماعتیں۔ یعنی کہ سب ہی طاقت کے نشے میں چور ہیں اور جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے یہ لوگ تہذیب کا دامن چھوڑتے جارہے ہیں۔ پارلیمنٹ ہو یا سیاستدانوں کے درمیان چاہے کتنی ہی شدید مخالفت کیوں نہ ہو چاہے سیاسی دشمنی کیوں نہ ہو لیکن انہیں زبان استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ کوئی بھی مہذب معاشرہ زبان کی بنیاد پر ہی قائم رہ سکتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ حکومت اپنے معیار کو بلند رکھتے ہوئے آگے کے معاملے حل کرے لیکن یہ بھی کڑوی سچائی ہے کہ ان کے لوگ ایسا نہیں کریں گے، لیکن یہ اتنا تو کرہی سکتے ہیں کہ اپنی حکومت کے وزیروں اور ممبرانِ پارلیمنٹ کو تہذیب کے دائرے میں رہنے کی سخت سے سخت ہدایت کریں۔ حالانکہ ممبران کو بولتے وقت احتیاط برتنے کی تلقین ہوتی ہے مگر یہ کافی نہیں ہے۔ اختلاف رائے رکھنا جمہوریت کی خوبصورتی ہے مگر اس کا مقصد ملک کی ترقی اور لوگوں کی بہتری ہونی چاہیے، ہمارے نظام نے ہمیں بہت سارے پلیٹ فارم فراہم کررکھے ہیں جن پر عمل کر کے ہم سب اپنے وطن کو ترقی کے مراحل طے کراتے ہوئے ترقی یافتہ بنا سکتے ہیں۔ کاش کہ کوئی لیڈر اس پر عمل کرتے ہوئے ملک کے عوام کی داد رسی کرے لیکن افسوس صد افسوس منصوبے بنائے جاتے ہیں مگر اس پر شفاف طریقے سے عمل درآمد نہیں ہوتا۔ مثالی جمہوریت اور قانون کی بالادستی کا مظاہرہ کرنا سب کا فرض ہے۔

اچھی گفتگو یا بات کرنا بھی ایک آرٹ یعنی فن ہے، یہ فن ہر کس و ناکس کے بس کا روگ نہیں، وہی لوگ اس فن میں ماہر ہوتے ہیں جن کے دل میں خوفِ خدا ہوتا ہے۔ اچھی بات اور گفتگو کرنے والوں کی ہر جگہ تعظیم ہوتی ہے، اچھی اچھی گفتگو سے ہمارے معاشرے میں امن و امان اور خوشیوں و مسرتوں کے گلاب مہکتے رہتے ہیں۔ آج ہمارے معاشرے، سوسائٹی اور ملک میں بے سروپا باتیں کرنے والوں کی کوئی کمی نہیں، ان میں خواندہ اور ناخواندہ تمام قسم کے لوگ شامل ہیں، جس کے باعث ہمارے ملک کے اتحاد اور سالمیت کو زبردست خطرہ لاحق ہے۔ ایسے میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اس قسم کے لوگوں پر نظر رکھی جائے تاکہ ملک کے تمام باشندوں کو امن وچین اور سکون کے ساتھ زندگی گزارنے میں کوئی دشواری نہ ہو اور تمام ہی لوگ آپس میں شیر و شکر کی طرح مل جل کر ملک کی ترقی کے لیے کام کرسکیں۔ ویسے یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ صرف حکومت اور حکومت کے کارندوں پر اکتفا کرنے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ عوام کو ملک کی ترقی کے لیے آگے بڑھنا ہوگا کیونکہ کسی بھی ملک کی ترقی کا دار و مدار اس کی عوام کی مشترکہ محنت، تعلیم، اتحاد اور دیانت داری پر منحصر ہوتا ہے۔ ایک ترقی یافتہ اور خوشحال معاشرے کی تعمیر کے لیے بنیادی ڈھانچے کی بہتری، تکنیکی ترقی اور سماجی انصاف کا فروغ ناگزیر ہے۔ ترقی ایک ایسا سفر ہے جس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے اور یہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ حقیقی ترقی وہی ہے جو انسان کی زندگی کو آسان بنانے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں امن، انصاف اور خوشحالی لائے۔ لہٰذا ہم سب کو مل کر آپس میں متحد ہوکر ایک ایسی ترقی کی راہ پر گامزن ہونا چاہیے جو پائیدار ہو، ماحولیت کے نقصان دہ نہ ہو اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک بہتر اور روشن مستقبل کی ضامن ہو۔

موبائل:6291697668

ایک بلبل کے گھونسلے سے زندگی کا سبق!

پروفیسر مشتاق احمد

قدرت کی کتاب کا ہر ورق اپنے اندر ایک نئی حکایت اور ایک نیا سبق سموئے ہوئے ہے۔ انسان اگر ذرا ٹھہر کر اپنے اردگرد کے ماحول کا مشاہدہ کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ زندگی کی سب سے بڑی درسگاہ کسی یونیورسٹی یا لائبریری میں نہیں، بلکہ اسی فطرت کی خاموش آغوش میں آباد ہے۔ پرندوں کی چہچہاہٹ، درختوں کی سرگوشیاں، پھولوں کی مہک اور بہتے ہوئے پانی کی روانی یہ سب انسان کو وہ اسباق سکھاتے ہیں جو بڑی بڑی کتابیں بھی نہیں سکھا پاتیں۔

چند روز پہلے میرے گھر کے صحن میں رکھا ایک کیکٹس کا گملا اچانک میری توجہ کا مرکز بن گیا۔ ایک ننھی سی بلبل نے نہ جانے کیوں اسی کانٹوں سے بھرے پودے کو اپنے گھر کے لیے منتخب کیا تھا۔ اس نے نہایت محنت، محبت اور صبر کے ساتھ کانٹوں کے درمیان ایک ننھا سا گھونسلہ بنایا۔ یہ منظر اس بات کی علامت تھا کہ زندگی ہمیشہ آسان راستوں کی متلاشی نہیں ہوتی، بلکہ حفاظت اور بقا کے لیے کبھی کبھی کانٹوں کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے۔

کچھ دن بعد اس گھونسلے میں تین ننھے انڈے نظر آئے۔ پھر وہ لمحہ بھی آیا جب ان انڈوں سے زندگی نے جنم لیا۔ ننھے ننھے بچے اپنی چونچیں کھول کر ماں کے انتظار میں رہتے اور ماں صبح سے شام تک خوراک کی تلاش میں مصروف رہتی۔ وہ بار بار اڑتی، دانہ لاتی، بچوں کو کھلاتی اور پھر اگلی پرواز کے لیے روانہ ہوجاتی۔ اس کے لیے نہ دھوپ کی شدت کوئی رکاوٹ تھی، نہ بارش کی بوندیں، نہ تھکن کا احساس۔ اس کی تمام دنیا صرف اس کے وہ تین ننھے بچے تھے۔

میں روزانہ خاموشی سے اس پورے منظر کا مشاہدہ کرتا۔ آہستہ آہستہ مجھے محسوس ہوا کہ میں صرف ایک پرندے کو نہیں دیکھ رہا، بلکہ قدرت کے ایک ابدی قانون کو اپنی آنکھوں کے سامنے زندہ ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ وہ قانون ہے مادری محبت کا، جس کی کوئی حد، کوئی زبان اور کوئی مذہب نہیں ہوتا۔

ایک بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا۔ جب بھی کوئی اجنبی میرے گھر میں داخل ہوتا یا صحن میں ذرا سی آہٹ ہوتی، بلبل بے چین ہوجاتی۔ وہ مسلسل چہچہاتی، ایک شاخ سے دوسری شاخ تک پھدکتی اور بار بار اپنے گھونسلے کے گرد منڈلاتی۔ گویا وہ ہر آنے والے کو یہ پیغام دے رہی ہو کہ ”یہ میرے بچے ہیں، انہیں کوئی نقصان نہ پہنچائے۔“

یہ منظر دیکھ کر میرے دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی۔ مجھے اپنی ماں یاد آتی، وہ مائیں یاد آتیں جو اپنی ساری زندگی اولاد کی خوشیوں پر نثار کردیتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ماں کا دل پوری کائنات میں سب سے زیادہ بے لوث دل ہے۔ وہ اپنے حصے کی خوشیاں بھی اولاد پر قربان کردیتی ہے اور بدلے میں کسی صلے کی طلبگار نہیں ہوتی۔

بلبل کی اس بے چینی نے مجھے یہ بھی سوچنے پر مجبور کیا کہ جانوروں اور پرندوں میں بھی احساسات کی وہی دنیا آباد ہے جسے ہم اکثر نظرانداز کردیتے ہیں۔ وہ بھی محبت کرتے ہیں، خوف محسوس کرتے ہیں، جدائی کا غم سہتے ہیں اور اپنے بچوں کے لیے ہر خطرہ مول لینے کو تیار رہتے ہیں۔ افسوس کہ انسان، جو اپنے آپ کو اشرف المخلوقات کہتا ہے، بعض اوقات انہی جذبات سے دور ہوتا جارہا ہے۔

آج کا مادہ پرستانہ دور انسان کو مشین بناتا جارہا ہے۔ رشتوں کی حرارت کم ہوتی جارہی ہے، والدین اور اولاد کے درمیان فاصلے بڑھ رہے ہیں اور مصروفیت نے محبت کے اظہار کے مواقع محدود کردیے ہیں۔ ایسے ماحول میں ایک ننھی سی بلبل ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ زندگی کی اصل خوبصورتی محبت، ایثار، ذمہ داری اور حفاظت میں پوشیدہ ہے۔

اس واقعے نے مجھے یہ بھی احساس دلایا کہ فطرت کے ہر منظر میں خدا کی قدرت جلوہ گر ہے۔ قرآن کریم بار بار انسان کو کائنات میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے تاکہ وہ اپنی تخلیق اور اپنے رب کی عظمت کو پہچان سکے۔ ایک معمولی سا پرندہ بھی ہمیں صبر، محنت، احساسِ ذمہ داری، ایثار اور محبت کا درس دے سکتا ہے، بشرطیکہ ہماری نگاہ میں دیکھنے کا سلیقہ اور دل میں محسوس کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔

میں نے ان دنوں بلبل اور اس کے بچوں کو کسی قسم کی خلل پہنچانے سے گریز کیا۔ صرف دور سے ان کی زندگی کے یہ خوبصورت مناظر دیکھتا رہا۔ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میرے صحن میں صرف ایک گھونسلہ نہیں، بلکہ محبت کی ایک چھوٹی سی درسگاہ قائم ہوگئی ہو، جہاں ہر روز خاموشی سے انسانیت کا سبق پڑھایا جارہا ہو۔

چند ہی دنوں میں وہ ننھے بچے بڑے ہونے لگے۔ ان کے پروں میں طاقت آئی، انہوں نے گھونسلے کے کنارے کھڑے ہوکر پہلی بار اپنے اردگرد کی دنیا کو دیکھا۔ پھر ایک دن ایسا آیا جب انہوں نے اپنی پہلی اڑان بھری۔ ماں ان کے ساتھ ساتھ اڑ رہی تھی، جیسے ایک استاد اپنے شاگرد کی پہلی کامیابی پر خوش ہوتا ہے اور ایک ماں اپنے بچے کے پہلے قدم پر مسکراتی ہے۔

اس منظر نے میری آنکھوں کو نم کردیا۔ گھونسلہ وہیں رہ گیا، مگر اس کے مکین آسمان کی وسعتوں میں گم ہوگئے۔ مجھے یوں لگا جیسے زندگی کا یہی اصول ہے۔ والدین اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں، انہیں محبت سے سنوارتے ہیں، انہیں اڑنا سکھاتے ہیں، اور پھر ایک دن انہیں اپنی اپنی منزلوں کی طرف روانہ کردیتے ہیں۔

یہ ننھی سی بلبل میرے لیے محض ایک پرندہ نہیں رہی، بلکہ ایک استاد بن گئی۔ اس نے مجھے سکھایا کہ محبت کا حقیقی مفہوم حفاظت میں ہے، قربانی میں ہے، بے لوث خدمت میں ہے اور دوسروں کے لیے جینے میں ہے۔ شاید یہی وہ پیغام ہے جس کی آج کے انسان کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

اگر ہم فطرت کے ان خاموش اسباق کو سمجھنے لگیں تو ہمارے معاشرے میں محبت بڑھے گی، خاندان مضبوط ہوں گے، بزرگوں کا احترام واپس آئے گا اور بچوں کی بہتر تربیت ممکن ہوگی۔ ایک بلبل کا گھونسلہ بظاہر بہت چھوٹی سی چیز ہے، مگر اس کے اندر پوری کائنات کی سب سے بڑی حقیقت پوشیدہ ہے: ماں کی ممتا، جو ہر مخلوق میں یکساں، لازوال اور ابدی ہے۔

عورت کا وقار، قانون کی تعبیر اور انصاف کا امتحان

عبدالحلیم منصور

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ □ اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

کسی بھی مہذب معاشرے کی اصل پہچان اس کے بلند و بالا دعووں، مضبوط اداروں یا معاشی ترقی سے نہیں بلکہ اس امر سے ہوتی ہے کہ وہاں عورت کی عزت، وقار، آزادی اور جسمانی خودمختاری کو کس حد تک تحفظ حاصل ہے۔ ایک عورت صرف خاندان کی بنیاد نہیں بلکہ معاشرے کے اخلاقی شعور، تہذیبی شناخت اور آئینی اقدار کا مظہر بھی ہے۔ اسی لیے خواتین کے خلاف جنسی جرائم سے متعلق ہر عدالتی فیصلہ صرف ایک مقدمے کا فیصلہ نہیں ہوتا بلکہ وہ قانون، انصاف اور سماجی شعور کے باہمی تعلق پر بھی اثرانداز ہوتا ہے۔

9 جولائی 2026 کو پٹنہ ہائی کورٹ کے جسٹس پورنیندو سنگھ کے ایک فیصلے نے ملک بھر میں ایک اہم قانونی اور سماجی بحث کو جنم دیا۔ مقدمے کے مطابق ایک نوجوان خاتون کو فوٹو اسٹوڈیو کے اندر تنہا لے جاکر اس کے جسم کے حساس حصوں پر زبردستی دست درازی کی گئی، اس کا لباس اتارنے کی کوشش کی گئی، تاہم خاتون کی مزاحمت اور اس کے والد کی بروقت مداخلت کے باعث واقعہ آگے نہ بڑھ سکا۔ ٹرائل کورٹ نے ان حالات کو مجموعی طور پر دیکھتے ہوئے ملزم کو اقدامِ زیادتی کا مرتکب قرار دیا، لیکن پٹنہ ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ اگرچہ ملزم کا طرزِ عمل سنگین اور قابلِ سزا ہے، تاہم استغاثہ یہ ثابت نہیں کرسکا کہ وہ قانون کی نظر میں اقدامِ زیادتی کے مرحلے تک پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ عدالت نے اقدامِ زیادتی سے متعلق سزا ختم کرتے ہوئے معاملے کو تعزیرات کی دفعہ 354 کے دائرے میں قرار دیا۔

اس فیصلے پر رائے قائم کرنے سے پہلے ایک اصولی بات ذہن میں رہنی چاہیے۔ عدلیہ کا احترام اور عدالتی فیصلوں کا قانونی و آئینی تجزیہ ایک دوسرے کی ضد نہیں۔ آئینی جمہوریت میں عدالتیں قانون کی تشریح کرتی ہیں، جبکہ ان تشریحات پر دلیل، نظائر اور آئینی اصولوں کی روشنی میں بحث کرنا بھی انصاف کے ارتقا کا حصہ ہوتا ہے۔ اس لیے اس فیصلے سے اختلاف یا اتفاق، دونوں ہی شائستگی، قانون اور ذمہ داری کے دائرے میں ہونے چاہئیں۔

اصل سوال یہ ہے کہ اقدامِ زیادتی (عصمت دری کی کوشش) کی قانونی حد کہاں سے شروع ہوتی ہے؟ اگر کسی عورت کو تنہائی میں لے جاکر اس کے جسم پر زبردستی دست درازی کی جائے، اس کا لباس اتارنے کی کوشش کی جائے اور جرم صرف اس کی مزاحمت یا کسی تیسرے شخص کی مداخلت کے باعث مکمل نہ ہوسکے، تو کیا ایسے پورے واقعے کو ایک مربوط مجرمانہ عمل سمجھا جائے یا ہر حرکت کو الگ الگ دیکھ کر اس کی قانونی حیثیت متعین کی جائے؟ یہی وہ بنیادی سوال ہے جس نے اس فیصلے کو غیر معمولی اہمیت دے دی ہے۔

سپریم کورٹ نے مختلف مقدمات میں واضح کیا ہے کہ ”تیاری“ (Preparation) اور ”اقدام“ (Attempt) کے درمیان فرق ہر مقدمے کے مخصوص حالات سے طے ہوتا ہے۔ عدالت کو صرف یہ نہیں دیکھنا ہوتا کہ آخری مرحلہ طے ہوا یا نہیں، بلکہ یہ بھی جانچنا ہوتا ہے کہ ملزم کی نیت، اس کے مسلسل اقدامات اور جرم کے نامکمل رہ جانے کی وجوہات کیا تھیں۔ اگر جرم ملزم کے ارادے سے نہیں بلکہ متاثرہ خاتون کی مزاحمت یا بیرونی مداخلت کی وجہ سے رکا ہو تو یہ حقیقت بھی قانونی تجزیے کا حصہ بنتی ہے۔

اسی تناظر میں پٹنہ ہائی کورٹ کے فیصلے پر دو مختلف قانونی آراء سامنے آئی ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ اقدامِ زیادتی جیسے سنگین جرم میں سزا دینے کے لیے شک سے بالاتر اور نہایت مضبوط ثبوت ضروری ہیں، اس لیے عدالت نے فوجداری قانون کے بنیادی اصولوں پر عمل کیا۔ دوسری رائے یہ ہے کہ ایسے مقدمات میں صرف انفرادی حرکات نہیں بلکہ واقعات کے مکمل تسلسل، ملزم کے ارادے اور جرم کی سمت میں اس کی عملی پیش رفت کو بھی برابر اہمیت دی جانی چاہیے۔ یہی اختلاف اس مقدمے کو ایک اہم قانونی مباحثے میں تبدیل کرتا ہے، جس کا اثر مستقبل کی عدالتی تشریحات پر بھی پڑسکتا ہے۔

یہ بحث صرف تعزیرات کی چند دفعات تک محدود نہیں۔ ہندوستانی آئین کا آرٹیکل 14 مساوات، آرٹیکل 15 صنفی امتیاز کے خاتمے اور آرٹیکل 21 باوقار زندگی کی ضمانت دیتا ہے۔ سپریم کورٹ نے متعدد فیصلوں میں واضح کردیا ہے کہ عورت کی رضامندی، جسمانی خودمختاری اور انسانی وقار، آئین کے بنیادی تصورات میں شامل ہیں۔ اسی لیے جنسی جرائم سے متعلق ہر عدالتی تعبیر میں قانون کی سختی کے ساتھ آئین کی روح اور انسانی وقار کو بھی یکساں اہمیت دینا ناگزیر ہے۔

قانون کا بنیادی اصول یہ ہے کہ کسی شخص کو محض قیاس، جذبات یا عوامی دباؤ کی بنیاد پر مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی طرح یہ بھی اتنا ہی اہم اصول ہے کہ جنسی جرائم کی تشریح اس انداز میں نہ ہو جس سے عورت کے وقار، جسمانی خودمختاری اور احساسِ تحفظ کے بارے میں کوئی غلط پیغام جائے۔ انصاف کا حقیقی تقاضا یہی ہے کہ ان دونوں اصولوں کے درمیان ایسا متوازن راستہ اختیار کیا جائے جس میں نہ کسی بے گناہ کے حقوق مجروح ہوں اور نہ کسی متاثرہ خاتون کے ساتھ انصاف کے تقاضے کمزور پڑ جائیں۔

یہ مقدمہ محض ایک عدالتی تنازع نہیں بلکہ ایک بڑے سماجی سوال کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔ کیا ہمارا قانونی اور سماجی شعور عورت کے جسم کو اس کی اپنی خودمختار شخصیت کا حصہ سمجھتا ہے، یا اب بھی بعض رویوں میں اسے مرد کی خواہشات کے تابع ایک وجود کے طور پر دیکھا جاتا ہے؟ یہ سوال اس لیے اہم ہے کہ جنسی جرائم کا اثر صرف جسم تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ عورت کی عزتِ نفس، نفسیاتی سکون، سماجی اعتماد اور شخصی آزادی کو بھی گہرائی سے متاثر کرتا ہے۔ دنیا بھر میں جدید قانونی فکر اسی بنیاد پر انسانی وقار کو فوجداری قانون کا مرکزی اصول قرار دیتی ہے۔

ہندوستان میں خواتین کے حقوق سے متعلق قانون بھی مسلسل ارتقا کے عمل سے گزرا ہے۔ 1972 کے متھورا مقدمے سے لے کر 2012 کے نربھیا سانحے اور اس کے بعد جسٹس جے۔ ایس۔ ورما کمیٹی کی سفارشات اور 2013 کی قانونی اصلاحات تک، ہر مرحلے نے قانون کو زیادہ حساس، واضح اور مؤثر بنانے کی کوشش کی۔ اس تاریخی پس منظر کو سامنے رکھا جائے تو پٹنہ ہائی کورٹ کا حالیہ فیصلہ بھی اسی ارتقائی قانونی سفر کی ایک کڑی دکھائی دیتا ہے، جس پر سنجیدہ قانونی مکالمہ فطری اور ضروری ہے۔

اس مقدمے کا سب سے اہم سبق یہ ہے کہ اقدامِ زیادتی جیسے جرائم کا تعین کرتے وقت کسی ایک فعل کو الگ تھلگ دیکھنے کے بجائے پورے واقعے کے تسلسل، ملزم کے طرزِ عمل، اس کی نیت اور جرم کے نامکمل رہ جانے کی اصل وجہ کو مجموعی طور پر جانچا جانا چاہیے۔ اگر جرم صرف متاثرہ خاتون کی مزاحمت یا کسی تیسرے شخص کی بروقت مداخلت کے باعث مکمل نہ ہوسکا ہو تو اس پہلو کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اس کے ساتھ یہ اصول بھی ہر حال میں برقرار رہنا چاہیے کہ کسی شخص کو سنگین فوجداری جرم میں سزا صرف مضبوط، قابلِ اعتماد اور شک سے بالاتر شواہد کی بنیاد پر ہی دی جاسکتی ہے۔ یہی انصاف کا بنیادی تقاضا ہے۔

اس فیصلے سے اتفاق ہو یا اختلاف، ایک حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ عورت کی عزت، رضامندی اور جسمانی خودمختاری محض تعزیرات کی چند دفعات کا موضوع نہیں بلکہ آئین کی روح، انسانی حقوق کی بنیاد اور ایک مہذب معاشرے کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ عدالتوں کا فرض صرف قانون کی تشریح کرنا نہیں بلکہ ایسے قانونی اصول وضع کرنا بھی ہے جو انصاف پر اعتماد کو مضبوط کریں اور یہ پیغام دیں کہ ہر عورت کی حرمت ریاست کی ذمہ داری ہے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اس فیصلے کو محض تائید یا مخالفت کے زاویے سے نہ دیکھا جائے بلکہ اسے اس سوال پر سنجیدہ غور و فکر کا موقع سمجھا جائے کہ جنسی جرائم سے متعلق ہمارے قانونی معیار عصرِ حاضر کے تقاضوں، آئینی اقدار اور عورت کے وقار کے تصور سے کس حد تک ہم آہنگ ہیں۔ اگر اس بحث کے نتیجے میں سپریم کورٹ مزید واضح رہنما اصول فراہم کرتی ہے یا قانون ساز ادارے ضروری قانونی وضاحتیں کرتے ہیں تو اس سے نہ صرف عدالتی یکسانیت مضبوط ہوگی بلکہ متاثرہ خواتین اور ملزمان، دونوں کے آئینی حقوق کے تحفظ میں بھی مدد ملے گی۔

آخرکار انصاف صرف قانون کی دفعات کا نام نہیں بلکہ انسانی وقار کے تحفظ کا دوسرا نام ہے۔ ایک منصفانہ ریاست وہی ہے جہاں قانون کی سختی، عدالتی غیر جانب داری اور عورت کی عزت و حرمت ایک دوسرے کے مدمقابل نہیں بلکہ ایک دوسرے کے محافظ ہوں۔ عورت کا وقار کسی رعایت کا محتاج نہیں؛ وہ آئین کی روح، انسانی تہذیب کی اساس اور ایک مہذب معاشرے کی پہچان ہے۔ یہی وہ اصول ہے جسے ہر عدالتی تعبیر، ہر قانونی اصلاح اور ہر سماجی رویے میں نمایاں ہونا چاہیے۔

haleemmansoor@gmail.com

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

شہریت پر مباحثہ: جذبات نہیں، حقائق اور آئین کی روشنی میں

نجم الدین احمد فاروقی

گزشتہ روز مجھے کسی چینل پر ایک مذاکرے میں سابق چیف الیکشن کمشنر اشوک لواسا، سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس (ر) مدن بی لوکور، معروف ماہر سیاسیات پروفیسر نیرجا گوپال جیل اور سماجی کارکن انجلی بھردواج کو سننے کا اتفاق ہوا۔ یہ مذاکرہ "ون نیشن، ون الیکشن، وفاقیت اور شہریت" کے موضوع پر منعقد ہوا، جس کا اہتمام Constitutional Conduct Group اور ElectionsGroup on Federalism نے کیا تھا۔

اس مذاکرے میں پیش کیے گئے خیالات نہایت علمی، فکر انگیز اور سنجیدہ تھے۔ تاہم، اس گفتگو نے مجھے چند ایسے سوالات پر غور کرنے پر بھی مجبور کیا، جو کسی بھی جمہوری مباحثے میں یکساں اہمیت کے حامل ہیں۔

میں یہ تحریر نہ حکومت کے دفاع میں لکھ رہا ہوں اور نہ اس کی مخالفت میں۔ میرا مقصد کسی فریق کی حمایت یا مخالفت کرنا نہیں، بلکہ ایک متوازن، حقائق پر مبنی اور شواہد سے تقویت یافتہ نقطۂ نظر پیش کرنا ہے۔ ایک شہری کی حیثیت سے میں نے ہمیشہ حکومت کی ان پالیسیوں پر سوال اٹھانے کا حق استعمال کیا ہے، جہاں مجھے ایسا کرنا ضروری محسوس ہوا۔ اسی طرح میرا یہ بھی ماننا ہے کہ حکومت کی مخالفت کرنے والوں سے بھی معقول اور منطقی سوالات پوچھنا ہر شہری کا حق بلکہ ذمہ داری ہے۔ جمہوریت اندھی حمایت یا اندھی مخالفت سے نہیں، بلکہ باشعور، مدلل اور باخبر مکالمے سے مضبوط ہوتی ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے عوامی مباحثے میں مسلسل قطبیت (Polarisation) پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ ایک طرف حکمران جماعت پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ وہ اکثریتی طبقے کو خوش کرنے والی پالیسیاں اختیار کر رہی ہے، جس سے اقلیتوں میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ دوسری جانب سول سوسائٹی کا ایک طبقہ تقریباً ہر حکومتی اقدام کو مذہبی تعصب اور اقلیتی مظلومیت کے زاویے سے دیکھتا ہے۔ ان دونوں متضاد بیانیوں کے درمیان ہندوستانی مسلمان اکثر ایک علامتی کردار بن کر رہ جاتا ہے کبھی نفرت کا نشانہ اور کبھی ضرورت سے زیادہ سیاسی ہمدردی کا مرکز۔

میری تشویش یہ ہے کہ اس عمل کے نتیجے میں تعلیم، روزگار، صحت، معاشی ترقی اور سماجی بہبود جیسے حقیقی مسائل پس منظر میں چلے جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ حقائق کی جگہ جذباتی بیانیہ لے لیتا ہے، اور حقیقت پر تاثر غالب آ جاتا ہے۔

آزاد ہندوستان میں رام جنم بھومی تحریک اور بابری مسجد کی شہادت کے بعد شاید ہی کوئی موضوع "شہریت" کے مسئلے کی طرح مسلسل قومی سیاسی مباحثے کا حصہ رہا ہو۔ خصوصاً 2014 کے بعد حزبِ اختلاف اور سول سوسائٹی کے بعض حلقوں نے شہریت کے مسئلے کو نیشنل پاپولیشن رجسٹر (NPR)، نیشنل رجسٹر آف سٹیزنز (NRC)، شہریت ترمیمی قانون (CAA)، حالیہ Special SIR Intensive Revision)) برائے انتخابی فہرستیں، اور حالیہ دنوں میں پاسپورٹ سے متعلق تنازعے کے ساتھ مسلسل منسلک بتایا ہے۔

ان مباحثوں میں اکثر نہایت سنگین اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں، مثلاً "نسل کشی (Genocide)"، یا یہ دعویٰ کہ ہندوستانی مسلمان دوسرے درجے کے شہری بن جائیں گے، ان کا حقِ رائے دہی چھین لیا جائے گا، یا ان کی شہریت ہی ختم کر دی جائے گی۔ ایسے دعووں کا نہایت احتیاط سے جائزہ لیا جانا چاہیے، کیونکہ اس نوعیت کے سنگین الزامات صرف خدشات نہیں بلکہ مضبوط اور قابلِ تصدیق شواہد کے متقاضی ہوتے ہیں۔

تاریخی پس منظر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان میں شہریت کے قانون کو محدود کرنے کا آغاز 2019 میں نہیں ہوا تھا۔ شہریت (ترمیمی) قانون 1986، جسے راجیو گاندھی کی حکومت نے منظور کیا اور جو یکم جولائی 1987 سے نافذ ہوا، نے پیدائش کی بنیاد پر شہریت کے تصور میں بنیادی تبدیلی کی۔ اس کے ذریعے ہندوستان نے بڑی حد تک jus soli (صرف جائے پیدائش کی بنیاد پر شہریت) کے اصول سے ہٹ کر jus sanguinis (نسلی یا والدین کی بنیاد پر شہریت) کے عناصر کو شامل کرتے ہوئے ایک نسبتاً محدود نظام اختیار کیا۔ اسی طرح 1985 کے آسام معاہدے کے نتیجے میں شہریت قانون کی دفعہ 6A وجود میں آئی، جو آسام کے مخصوص حالات سے متعلق ایک خصوصی انتظام تھا۔

اسی طرح آسام سے متعلق قانونی تنازع بھی موجودہ حکومت کے دور میں شروع نہیں ہوا۔ آسام معاہدے پر عمل درآمد اور دفعہ 6A کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی عرضیاں 2009 اور پھر 2012 میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں، یعنی موجودہ حکومت کے اقتدار میں آنے سے کئی برس قبل۔ بعد ازاں آسام میں NRC کی پوری کارروائی سپریم کورٹ کی براہِ راست نگرانی میں انجام پائی۔

31 اگست 2019 کو جب آسام کی حتمی NRC فہرست جاری ہوئی تو اس نے کئی سیاسی اندازوں کو غلط ثابت کر دیا۔ عام توقع یہ تھی کہ فہرست سے خارج ہونے والوں میں اکثریت آسامی مسلمانوں کی ہوگی، لیکن نتائج نے ظاہر کیا کہ بڑی تعداد میں غیر مسلم بھی خارج ہوئے۔ اس سے ایک اہم حقیقت سامنے آئی کہ سیاسی توقعات اور زمینی حقائق ہمیشہ ایک جیسے نہیں ہوتے۔

اسی پس منظر میں، میں نہایت احترام کے ساتھ اس مذاکرے کے معزز مقررین اور شہریت کے موضوع پر اظہارِ خیال کرنے والے دیگر اہلِ فکر کے سامنے چند سوالات رکھنا چاہتا ہوں۔

شہریت ترمیمی قانون دسمبر 2019 میں منظور ہوا تھا۔ اب تقریباً آٹھ برس گزر چکے ہیں۔ اس قانون کے تحت اب تک کتنے افراد کو ہندوستانی شہریت دی جا چکی ہے؟ اگر متعین ہمسایہ ممالک سے تعلق رکھنے والے اہل غیر مسلم پناہ گزینوں کو شہریت دی گئی ہے تو اس سے کسی ہندوستانی مسلمان کی شہریت پر عملی طور پر کیا اثر پڑا؟ اس سے بھی زیادہ اہم سوال یہ ہے کہ گزشتہ بارہ برسوں کی مودی سرکار میں کتنے ہندوستانی مسلمانوں کی شہریت ختم ہوئی؟

اسی طرح ملک گیر NRC کے بارے میں برسوں سے بحث جاری ہے، لیکن اب تک پورے ملک میں ایسا کوئی عمل شروع نہیں کیا گیا۔ وزیر داخلہ کے ایک بیان، جس کی بعد میں وضاحت بھی کی گئی، کے علاوہ حکومت نے اس سمت کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ اگر مستقبل میں ایسا کوئی عمل ہوتا بھی ہے تو یہ کیسے فرض کر لیا جائے کہ صرف مسلمان ہی اس سے متاثر ہوں گے؟ کیا دستاویزی کمی یا خامیاں ہر مذہب اور ہر برادری کے شہریوں کو یکساں طور پر متاثر نہیں کریں گی؟

حالیہ پاسپورٹ تنازع بھی سنجیدہ غور و فکر کا متقاضی ہے۔ ہندوستان کی 140 کروڑ سے زیادہ آبادی میں صرف ایک محدود طبقے کے پاس پاسپورٹ موجود ہے۔ مزید برآں، خود شہریت کا قانون پاسپورٹ کو شہریت کا واحد یا حتمی ثبوت قرار نہیں دیتا۔ پھر کیا یہ کہنا مناسب ہوگا کہ پاسپورٹ سے متعلق طریقۂ کار میں تبدیلیاں ہندوستانی مسلمانوں کی شہریت کا بنیادی تعین کریں گی؟ یا پھر اس تنازع نے اصل اور زیادہ اہم مسائل سے توجہ ہٹا دی ہے؟

انتخابی فہرستوں کی (SIRSpecial Intensive Revision) بھی ایک مثال ہے۔ میں اس عمل کا دفاع نہیں کر رہا، خصوصاً اگر اسے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے یا مناسب حفاظتی اقدامات کے بغیر نافذ کیا جائے۔ انتخابی فہرستوں کی ہر نظرِ ثانی شفاف، منصفانہ اور عدالتی نگرانی کے دائرے میں ہونی چاہیے۔ تاہم، انتخابی فہرست میں نام کا حذف ہونا اور شہریت، دونوں الگ الگ قانونی معاملات ہیں۔ کسی شخص کا نام ووٹر لسٹ سے حذف ہو جانا، خواہ درست ہو یا غلط، خود بخود اس کی شہریت ختم نہیں کرتا۔

درحقیقت، انتظامی غلطیوں کا شکار مختلف برادریوں کے افراد ہوئے ہیں۔ ذاتی طور پر میں نے لکھنؤ کے ایک اسی سالہ ریٹائرڈ سینئر ریلوے افسر، جو ایک اعلیٰ ذات کے ہندو خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، اور ان کی اہلیہ کی مدد کی، جن کے نام تمام دستاویزی اہلیت کے باوجود انتخابی فہرست سے حذف ہو گئے تھے۔ بعد میں ان کے نام بحال کر دیے گئے۔ ان کی بیٹی اور داماد دونوں کسی ریاستی حکومت میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری کے عہدے پر فائز ہیں۔ یہ واقعہ اس بات کی مثال ہے کہ انتظامی غلطیاں اگرچہ سنگین ہوتی ہیں، لیکن ضروری نہیں کہ وہ ہمیشہ مذہبی بنیاد پر ہی کی گئی ہوں۔

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ امتیازی سلوک کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ جہاں بھی کسی شہری خواہ وہ مسلمان ہو، ہندو، عیسائی، سکھ یا کسی بھی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتا ہو، کے ساتھ ناانصافی کے معتبر شواہد موجود ہوں، وہاں فوری توجہ، مؤثر قانونی کارروائی اور انصاف ناگزیر ہے۔ جمہوریت میں مسلسل نگرانی اور احتساب بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

لیکن اسی کے ساتھ ہر انتظامی خامی یا ہر پالیسی سے اختلاف کو پورے ایک مذہبی طبقے کی شہریت ختم کرنے کی دانستہ سازش قرار دینا بھی درست نہیں۔ ایسے نتائج اخذ کرنے کے لیے مضبوط اور ناقابلِ تردید شواہد درکار ہوتے ہیں۔ بصورتِ دیگر، بے بنیاد خوف اور مسلسل خطرے کی گھنٹیاں بجانا حقیقی انسانی حقوق کے مسائل کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

لہٰذا، شہریت پر ہونے والا مباحثہ آئینی اصولوں، تاریخی تناظر اور قابلِ تصدیق حقائق کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ خوف کو ثبوت کی جگہ نہیں لینی چاہیے، اور نہ ہی سیاسی خطابت آئینی استدلال پر غالب آنی چاہیے۔ ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ہر الزام کی منصفانہ تحقیق کی جائے، ہر حقیقی شکایت کا مخلصانہ ازالہ کیا جائے، اور ہر عوامی دعوے کو معروضی حقائق کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔

آئینی جمہوریت کی اصل آزمائش یہ نہیں کہ حکومتیں تنقید سے بالاتر ہوں، بلکہ یہ ہے کہ خود تنقید بھی حقائق پر مبنی ہو۔ شہریت ایک نہایت قیمتی آئینی رشتہ ہے۔ اس پر خوف، قیاس آرائی یا سیاسی مصلحت کی بنیاد پر نہیں بلکہ قانون، شواہد اور آئینی اخلاقیات کی روشنی میں بحث ہونی چاہیے۔ حکومت کی حمایت کی جائے یا مخالفت، معیار ایک ہی ہونا چاہیے: جذبات پر شواہد، خطابت پر قانون، اور جماعتی وابستگی پر آئینی اخلاقیات کو ترجیح۔

لفظوں کا سفر: آبنائے سے شہنائی تک

سید اقبال رضوی شارب

جب ہم ان تین الفاظ:

آبنائے، تنگنائے اور شہنائے پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں، تو اردو اور فارسی زبان کی وسعت کے کچھ دلچسپ پہلو سامنے آتے ہیں۔

پہلا لفظ ہے: آبنائے۔

آج کل عالمی سیاست میں "آبنائے ہرمز" کا ذکر زبانِ زدِ عام ہے۔ جغرافیائی اصطلاح میں آبنائے سے مراد پانی کی ایک ایسی تنگ گزرگاہ یا پٹی ہے جو خشکی کے دو بڑے ٹکڑوں کو الگ کرتی ہے؛ یعنی ایک محدود اور تنگ راستہ۔

اس لفظ "آبنائے" کا ہم قافیہ ایک اور خوبصورت لفظ "تنگنائے" ہے، جسے مرزا غالب نے غزل کی محدود بساط کو ظاہر کرنے کے لیے یوں استعمال کیا ہے:

بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل
کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیاں کے لیے

غالب فرما رہے ہیں کہ غزل کا دامن (تنگنائے) ان کے شوق اور افکار کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہے۔ اس میں وہ وسعت نہیں جو ان کے طرزِ تخاطب کا احاطہ کر سکے، اس لیے وہ واضح کرتے ہیں کہ انہیں اپنے بیان کے لیے کچھ اور وسیع صنفِ سخن درکار ہے۔

دراصل یہ تمام الفاظ فارسی کے ایک بنیادی لفظ "نائے" سے بنے ہیں، جس کے معنی نالی، بانسری، یا گلے کی نلی کے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بانسری بجانے والے کو "نائے نواز" اور سانس کی نلی کو "نائے گلو" کہا جاتا ہے۔

اب اسی قبیل کے تیسرے لفظ "شہنائے" پر غور کیجیے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں، اردو اور فارسی میں "شہ" یا "شاہ" کا سابقہ کسی بھی بڑی، اعلیٰ، یا نمایاں چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے

جیسے کسی فنکار کی سب سے بڑی تخلیق کو شاہکار، جسم کی سب سے بڑی رگ کو شہ رگ، اخبار کی سب سے بڑی خبر کو شہ سرخی اور سب سے بڑے راستے کو شاہراہ کہا جاتا ہے۔

یہی اصول موسیقی کے اس روایتی آلے پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ عام بانسری (نائے) کے مقابلے میں سائز میں بڑی، بناوٹ میں منفرد اور آواز میں دمدار ہونے کی وجہ سے اسے "شہ" (بڑی) اور "نائے" (بانسری) ملا کر "شہنائے" کہا گیا، جو وقت کے ساتھ ساتھ زبانوں پر چڑھ کر دھیرے دھیرے "شہنائی" بن گیا۔

لفظوں کا یہ سفر ہمیں سکھاتا ہے کہ زبانیں کس طرح ایک چھوٹے سے لفظ (نائے) کو جغرافیہ کی گہرائی (آبنائے) سے گزارتی ہوئی، شاعری کی نزاکت (تنگنائے) سے ملاتی ہیں اور آخر کار "شہ" کی عظمت کے ساتھ موسیقی کے شاہکار سروں (شہنائی) میں ڈھال دیتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

ہم کس سمت جا رہے ہیں

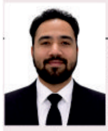

محمد عدنان عالم

جب کسی ملک کا مستقبل مضبوط بنانا مقصود ہو تو سب سے پہلے اس کے تعلیمی نظام کو مضبوط کیا جاتا ہے۔ لیکن آج ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تعلیم، روزگار، صحت، مہنگائی اور نوجوانوں کے مستقبل جیسے اہم مسائل پر جتنی سنجیدہ بحث ہونی چاہیے، اتنی نہیں ہو رہی۔ سیاست میں اکثر مذہب، ذات پات اور جذباتی معاملات زیادہ زیرِ بحث رہتے ہیں، جبکہ ایک عام شہری یہ چاہتا ہے کہ اس کے بچوں کو معیاری تعلیم ملے، نوجوانوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوں، اسپتال بہتر ہوں اور ملک ترقی کرے۔ جمہوریت میں عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان بنیادی مسائل پر سوال اٹھائیں اور بہتر نظام کا مطالبہ کریں۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان یہی ہے کہ مختلف آرا کا احترام کیا جائے اور لوگوں کو بلا خوف وخطر اپنی رائے کے اظہار کا موقع ملے۔ قانون کا احترام کرتے ہوئے ہر شہری کو یہ حق ہونا چاہیے کہ وہ اپنی بات پُرامن اور ذمہ دارانہ انداز میں پیش کرے۔ ملک کی حقیقی طاقت نفرت پھیلانے میں نہیں، بلکہ معیاری تعلیم، سائنسی فکر، روزگار کے مواقع، دیانت دار حکمرانی اور تمام شہریوں کے ساتھ مساوی سلوک میں مضمر ہے۔ جب ان بنیادی مسائل پر کھل کر گفتگو ہوگی، تبھی ملک مزید مضبوط اور ترقی یافتہ بن سکے گا۔

آیئے! ہم کسی فرد، مذہب یا برادری کے خلاف نہیں، بلکہ تعلیم، ترقی، روزگار اور بہتر مستقبل کے حق میں اپنی آواز بلند کریں۔ یہی ایک باشعور شہری کی پہچان ہے اور یہی قومی مفاد کا سب سے مثبت راستہ ہے۔

امریکی منافقت قرآن اور نہج البلاغہ کی روشنی میں

ڈاکٹر شجاعت حسین

ایران امریکہ و اسرائیل کے درمیان گزشتہ کئی مہینوں سے جنگ جاری ہے۔ اس جنگ کی طرف کروڑوں لوگوں کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں۔ جنگی تجزیہ نگار، نامہ نگار، مبصرین، دفاعی ماہرین، سیاست داں، نیوز اینکرز، صحافیوں، نیوز ایجنسیاں، گودی میڈیا، مغربی نواز پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا، ایرانی و عرب ذرائع ابلاغ اپنی اپنی رائے، پسند، ناپسند و پروپگنڈا کے طور پر جنگ کے نتائج اور حالات پر روشنی ڈال رہے ہیں۔

اب تک جنگ کی صورتحال یہ ہے کہ امریکہ نے ایران کے بچیوں کے اسکول، بچوں کے کینسر اسپتال، مواصلاتی اور توانائی کی بنیادی تنصیبات، مواصلاتی نظام، متعدد پل، ریلوے اسٹیشنز، ریلوے لائنز اور سمندری پورٹ، ایئر پورٹ، توانائی کے ذرائع، پاور پلانٹس اور گہرے پانی کے بحری اثاثے، سڑکیں اور عام شہریوں کو نشانہ بنایا ہے۔

تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ منافقین گروہ کا سردار ہے۔

پہلے قرآن مجید کی روشنی میں منافقین کو پہچانیں۔ قرآن کریم میں منافقین فی القرآن: قرآن مجید میں منافقین (نفاق رکھنے والوں) کا تذکرہ بہت تفصیل سے کیا گیا ہے، خاص طور پر مدنی سورتوں میں، کیونکہ منافقت کا فتنہ ہجرتِ مدینہ کے بعد سر اٹھایا۔ قرآن نے منافقین کے کردار، ان کی سازشوں، اور ان کے انجام کو بے نقاب کیا ہے۔

قرآن میں منافقین کے بنیادی اوصاف اور تذکرہ موجود ہیں۔

دوغلا پن (مذبذبین): منافقین نہ پورے مومن ہوتے ہیں اور نہ کافر، بلکہ دونوں کے درمیان ڈانواڈول رہتے ہیں۔ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ وہ ایمان کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنی جان و مال بچانے کے لیے قسمیں کھاتے ہیں۔

سازشیں اور تخریب کاری ان کی فکر و خون میں ہوتا ہے۔ وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے، سازشیں کرنے اور دشمنانِ اسلام کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

منافقین کے لیے عذاب: اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور عورتوں کے لیے جہنم کی آگ اور دائمی عذاب کا وعدہ کیا ہے۔

جہنم کا نچلا درجہ: قرآن کے مطابق منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے (درک اسفل) میں ہوں گے۔

قرآن مجید کی اہم سورتیں جن میں منافقین کا ذکر ہے وہ ہے سورہ البقرہ: شروع میں ہی مومنین، کافرین اور منافقین کا ذکر ہے۔ سورہ النساء: اس میں منافقین کے طرزِ عمل اور ان کے انجام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سورہ التوبہ: اس میں منافقین کی سازشوں، ان کے گروہوں اور ان پر لعنت کا تفصیلی ذکر ہے۔

سورہ المنافقون: یہ پوری سورت منافقین کے کردار کو بیان کرتی ہے۔

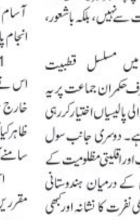

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے منافقین کو معاشرے کے لیے ناسور اور اسلام کا اندرونی دشمن قرار دیا ہے، جو بظاہر مسلمان لیکن باطن میں کافر ہوتے ہیں۔ یہ عرب ممالک کے حکمرانوں کی خصوصیات ہیں جن کو آپ آسانی سے پہچان سکتے ہیں۔ اور اس زمرے میں شیطان بزرگ اول درجہ پر ہے۔

سورہ التوبہ، آیت 68: "وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ ... یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ منافقین کے کردار کی علامات کیا ہیں، اور یہی کردار انہیں آخرت میں عذاب کا مستحق بناتا ہے

نہج البلاغہ، امیر المومنین حضرت علی ابن طالب علیہ السلام کے کلام کا ایسا نورانی صحیفہ ہے جس کے حرف حرف، لفظ لفظ اور ورق ورق نے تحقیق و جستجو کے صدرہا دریچے کھول دیے ہیں تا کہ بقدر ظرف ہر انسان ان دریچوں سے عالم لاہوتی کی سیر کر سکے اور علوم معارف کے اس بحرِ بے کنار سے اپنے وجود کو سیر و سیراب کر سکے۔

امام حضرت علی علیہ السلام، غالب کل غالب نے اپنے خطبے میں منافقین کا مطلب، تعریف و تعرف، ان کی سرگرمیاں، بیان، ذکر، طرز عمل، ان کی صفات اور انجام بتایا ہے جس کا آج کے دور مطالعہ ضروری ہے کیونکہ ہر قدم پر منافقت کا سامنا اور دنیاوی اعتبار سے بول بالا ہے۔

امام علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں، اے خدا کے بندو! میں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور منافقوں سے بھی چوکنا کیے دیتا ہوں، کیونکہ وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے بے راہ بے راہروی پر لگانے والے ہیں (جیسا کہ پوری دنیا نے مشاہدہ کیا کہ عرب ممالک کو خلاف خدا کے احکام کی راہ پر لگا رکھا ہے)۔ وہ مختلف رنگوں اور ہر بات میں جداگانہ پینترا بدلتے ہیں (تمھیں ہم خیال بنانے کے لیے) ہر قسم کے مکر و فریب کے افسانوں کا سہارا دیتے ہیں اور ہر گھات کی جگہ میں تمھاری پاک لگائے بیٹھے ہیں۔

مولا متقیان علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ منافقین کے قلوب (نفاق کی) بیماری میں مبتلا اور چہرے (ظاہر کدورتوں سے) پاک و صاف ہیں۔ وہ اندر ہی اندر چالیں چلتے ہیں اور بہکانے کے لیے اس طرح رینگتے ہوئے بڑھتے ہیں جس طرح مرض چپکے سے سرایت کرتا ہے۔

یہ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ان کے طور طریقے دوا اور باتیں شفا جیسی ہوتی ہیں۔ دوسروں کی خوشحالی پر جلنے والے، انھیں مصیبت میں پھنسانے کے لیے جد و جہد کرنے والے، انھیں امیدوں سے بے بس بنانے والے ہیں۔ ہر راہ گذر پر ان کا ایک کشتہ اور ہر دل میں گھر کرنے کا ان کے پاس وسیلہ ہے اور ہر غم کے لیے ان کی آنکھوں میں مگر مچھ کے آنسوں ہیں۔

امام علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں، اے خدا کے بندو! میں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور منافقوں سے بھی چوکنا کیے دیتا ہوں، کیونکہ وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے بے راہ بے راہروی پر لگانے والے ہیں (جیسا کہ پوری دنیا نے مشاہدہ کیا کہ عرب ممالک کو خلاف خدا کے احکام کی راہ پر لگا رکھا ہے). وہ مختلف رنگوں اور ہر بات میں جداگانہ پینترا بدلتے ہیں (تمھیں ہم خیال بنانے کے لیے) ہر قسم کے مکر و فریب کے افسانوں کا سہارا دیتے ہیں اور ہر گھات کی جگہ میں تمھاری پاک لگائے بیٹھے ہیں۔

منسوب چراغوں سے، طرفدار ہوا کے
تم لوگ منافق ہو، منافق بھی بلا ہے

منافقین کی تعریف و تعرف یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی قرضہ کے طور پر مدح و ستائش کرتے ہیں اور اس کا بدلہ دیے جانے کی آس لگائے رکھتے ہیں۔ اگر مانگتے ہیں تو لپٹ ہی جاتے ہیں اور برا بھلا کہنے پر آتے ہیں تو پھر رسوا کر کے چھوڑتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے منافقین کے طرف عمل کی جانب متوجہ کراتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو بے راہروی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں جیسا کی گزشتہ ماہ اسلام آباد میں منعقد مذاکرہ دیکھا گیا۔ امریکہ زور و زبردستی پر آمادہ تھا۔ ایرانی وفد نے صبر و تحمل سے کام لیا۔ منافقین ہر حق کے مقابلہ میں باطل اور ہر راست کے مقابلہ میں کج، ہر زندہ کے لیے قاتل، ہر در کے لیے کلید اور ہر رات کے لیے چراغ مہیا کر رکھا ہے۔ وہ بے بس میں آس و امید پیدا کر لیتے ہیں کہ جس سے اپنے بازار جمائیں اور اپنے مال کو رواج دیں۔

امام علی علیہ السلام نے منافقین کی صفات ظاہر کی کہ غلط بات کو صحیح انداز میں کہتے ہیں اور باطل کو حق کا رنگ دے کر پیش کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنے ہر راستے آسان بنا رکھے ہیں اور حق پرستوں کے لیے پیچیدگیاں ڈال دی ہیں۔

امام علی نے فرمایا جو آج کا شیطان بزرگ بے نقاب ہو جاتا ہے یعنی وہ شیطانی گروہ کا کردار ہے اور آگ کا شعلہ ہے (جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے کہ) یہ منافقین شیطان کا گروہ ہے اور باخبر رہو کہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹا اٹھانے والا ہے۔

ایرانی افراد و افواج گزشتہ 47 سال سے ان منافقوں کی فطرتوں سے آشنا ہیں لہٰذا اسلام آباد میں منعقدہ مذاکرات کا عالمانہ انداز سے سامنا کیا اور ان کے ناجائز مطالبات کو بڑی جمال و جلال سے مسترد کر دیا۔ امید کی جا رہی ہے کہ ایک بار پھر سے مذاکرہ کی بحالی ہوگی اور جنگ و جدل سے گریز کیا جائے گا۔ حل کے لیے جنگ کسی بھی صورت میں معقول و مناسب ذریعہ نہیں۔ ایران نے امام خامنہ ای رحمۃ اللہ علیہ، متعدد جنرل و کمانڈر، مناب اسکول کے بچے و بچیوں کے لاشوں کے ٹکڑے دیکھیں ہیں۔ ان خون کا متبادل سپر پاور پر صرف کاری ضرب نہیں ہو سکتا ہے۔ ھیھات منا الذلہ۔

امریکی و اسرائیلی خارجہ پالیسی یا عالمی دہشت گردی

یورپ کی مجرمانہ خاموشی پر بڑا سوال آج کی دنیا ایک ایسے دوراہے پر کھڑی ہے جہاں انسانی حقوق اور بین الاقوامی قانون جیسے الفاظ صرف طاقتور ملکوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے ڈھال بن کر رہ گئے ہیں

حالیہ برسوں، بالخصوص 2024 سے 2026 کے درمیان، مشرقِ وسطی میں امریکی اور اسرائیلی خارجہ پالیسی کے جو بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں، انہوں نے ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے: کیا یہ واقعی خارجہ پالیسی ہے یا اسے ریاستی سرپرستی میں عالمی دہشت گردی※ کا نام دیا جانا چاہیے؟ اس سے بھی زیادہ تشویشناک بات یورپ کی وہ مجرمانہ خاموشی ہے جس نے انسانیت کے قاتلوں کو مزید حوصلہ دیا ہے۔ امریکی و اسرائیلی اتحاد: تباہی کا نیا نقشہ گزشتہ دو سالوں میں امریکہ اور اسرائیل کے درمیان فوجی اور سفارتی اشتراک نے تمام حدیں عبور کر لی ہیں

فروری 2026 میں ایران کے خلاف شروع ہونے والی امریکی و اسرائیلی فضائی کارروائیوں نے پورے خطے کو آگ کی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ ان حملوں میں صدارتی کمپاؤنڈز، جوہری تنصیبات اور میزائل اڈوں کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ کارروائیاں صرف دفاع تک محدود نہیں رہیں بلکہ ان کا واضح مقصد حکومت کی تبدیلی بتایا گیا۔ اسرائیلی قیادت اب کھلے عام یہ کہتی ہے کہ وہ صرف اپنے اور امریکی صدر کے فیصلوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس پالیسی نے نہ صرف غزہ اور لبنان کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا ہے بلکہ عالمی معیشت کو بھی شدید دھچکا پہنچایا ہے۔ آبنائے ہرمز کی بندش اور تیل کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے نے دنیا کو ایک نئے معاشی بحران میں دھکیل دیا ہے

یورپ کی خاموشی:

اخلاقی دیوالیہ پن کی انتہا یورپ، جو خود کو انسانی حقوق اور جمہوریت کا علمبردار کہتا ہے، اس تمام صورتحال میں ایک بے بس تماشائی نظر آتا ہے۔ اگرچہ یورپی یونین کے 26 ممالک نے حال ہی میں اسرائیل کے ساتھ تجارتی معاہدے معطل کرنے کے حق میں ووٹ دیا ہے، لیکن عملی طور پر اسرائیل کو روکنے کے لیے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔ یورپ کی اس خاموشی کو مجرمانہ اس لیے کہا جا رہا ہے کہ وہ دوہرا معیار رکھتے ہیں۔ اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ جب روس نے یوکرین پر حملہ کیا تو یورپ نے فوری طور پر سخت ترین پابندیاں عائد کیں، لیکن اسرائیل کے معاملے میں وہ صرف تشویش ظاہر کرنے تک محدود ہے۔

کیا قارئین نے انسانی حقوق کی پامالی نہیں دیکھی۔ غزہ اور لبنان میں ہزاروں بچوں اور خواتین کی شہادت کے باوجود یورپی ممالک اسرائیل کو اسلحے کی فراہمی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

تجارتی مفادات: یورپی یونین اسرائیل کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے، 2024 میں ان کے درمیان 42.6 بلین یورو کی تجارت ہوئی۔ معاشی مفادات نے یورپ کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے۔ عالمی دہشت گردی کا نیا بیانیہ جب کوئی گروہ تشدد پھیلاتا ہے تو اسے دہشت گرد کہا جاتا ہے، لیکن جب ریاستیں بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے معصوم شہریوں کا قتلِ عام کریں، اسپتالوں کو نشانہ بنائیں اور بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کریں، تو اسے کیا نام دیا جائے؟ سابق یورپی سفیروں نے خبردار کیا ہے کہ غزہ اور لبنان میں ہونے والی نسل کشی پر خاموشی اختیار کرنا خود اس جرم میں شریک ہونے کے مترادف ہے۔ اقوامِ متحدہ کے ماہرین اور ایک ملین سے زائد یورپی شہریوں نے اسرائیل کے ساتھ معاہدوں کی معطلی کا مطالبہ کیا ہے، لیکن یورپی قیادت نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ کیا اب بھی واپسی کا راستہ ہے؟ دنیا اب بدل رہی ہے۔ امریکی رائے عامہ میں بھی اسرائیل کے خلاف بے چینی بڑھ رہی ہے

یہ تحریر کرنا فرض ہے کہ اپریل 2026 کے سروے کے مطابق 60 فیصد امریکی بالغ افراد اسرائیل کے بارے میں منفی رائے رکھتے ہیں۔ نوجوان نسل اب "اندھی حمایت" کی پالیسی کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اگر یورپ نے اپنی خاموشی نہ توڑی اور امریکہ نے اسرائیل کو کھلی چھوٹ دینا بند نہ کی، تو عالمی نظم و نسق مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ عالمی برادری صرف باتوں کے بجائے ٹھوس اقدامات کرے۔

اسرائیل پر اقتصادی پابندیاں اور سفارتی بائیکاٹ ہی وہ واحد راستہ ہے جو مزید خونریزی روک سکتا ہے۔ نتیجہ امریکی و اسرائیلی پالیسیوں نے دنیا کو جس آگ میں جھونکا ہے، اس کا ایندھن عام انسان بن رہا ہے۔ یورپ کی خاموشی نے ثابت کر دیا ہے کہ طاقت کے سامنے اخلاقیات کی کوئی اہمیت نہیں

یہ وقت سوشل میڈیا پر صرف پوسٹیں ڈالنے کا نہیں بلکہ اپنے حکمرانوں سے سوال کرنے کا ہے۔ کیا وہ انسانیت کے ساتھ کھڑے ہیں یا قتلِ عام کے حامیوں کے ساتھ؟

(جاری)

ترقی کی ضروریات کو جماعتی سیاست سے اوپر رکھنا چاہیے: منیش

نئی دہلی۔ کانگریس کے لوک سبھا رکن منیش تیواری نے کہا ہے کہ ترقی ان کی ترجیح رہی ہے اور اسے ہمیشہ پارٹی سیاست سے اوپر رکھا ہے اور آگے بھی ایسا ہی کرتے رہیں گے۔ منیش تیواری نے سوشل میڈیا ایکس پر ایک پوسٹ میں وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ ان کے علاقے میں کیے گئے ترقیاتی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 24 اگست 2022 کو جب نریندر مودی نیو چنڈی گڑھ میں واقع ڈاکٹر ہومی بھابھا کینسر اسپتال اینڈ ریسرچ سینٹر (ٹاٹا میموریل سینٹر) کے افتتاح کے لیے آئے تھے، تب وہ آنند پور صاحب سے رکن پارلیمنٹ ہونے کے ناطے پروگرام میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج یہ اسپتال پورے علاقے کے ہزاروں کینسر مریضوں کے لیے لائف لائن بن چکا ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے اسی طرح جمعہ 17 جولائی کو وزیر اعظم کے ذریعہ چنڈی گڑھ اور ان کے سابق پارلیمانی حلقہ شری آنند پور صاحب میں مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کے افتتاح کے موقع پر بھی وہ موجود رہے، کیونکہ یہ پروجیکٹ عوام کی زندگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ منیش تیواری نے کہا کہ گزشتہ 45 برسوں کی سیاسی زندگی میں انہوں نے سیاست کو لگاتار ٹوٹتے اور زیادہ زہریلی ہوتے دیکھا ہے، جہاں سیاسی حریفوں کو اب دشمن کی طرح دیکھا جانے لگا ہے۔ دہلی کی سیاست آج اس صورتحال کی سب سے بڑی مثال ہے۔

ری-ایگزام کی او ایم آر شیٹ میں بے ضابطگی نے ایک بار پھر طلبہ کے مستقبل کو داؤ پر لگا دیا ہے: رندیپ سرجے والا

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس کے سینئر لیڈر رندیپ سنگھ سرجے والا نے ری-نیٹ امتحان کے نتائج میں مبینہ بے ضابطگیوں کا الزام عائد کرتے ہوئے مرکزی حکومت اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "نیٹ پیپر لیک کے بعد اب ری-نیٹ کے نتائج بھی طلبہ کے لیے 'بھاجپائی دھوکہ دہی' کی ایک نئی قسط ثابت ہوئے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "ری-ایگزام کی او ایم آر شیٹ میں ہیرا پھیری اور او ایم آر شیٹ و مارک شیٹ کے نمبروں میں بڑے فرق نے ایک بار پھر طلبہ کے مستقبل کو داؤ پر لگا دیا ہے!" کانگریس لیڈر اپنی پوسٹ میں مزید لکھتے ہیں کہ "طلبہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے جب اپنی او ایم آر شیٹ کو 'فائنل آنسر کی' سے ملایا تو ان کے نمبر کافی زیادہ تھے، لیکن جب مارک شیٹ ملی تو نمبر اچانک کم ہو گئے! کئی طلبہ کے نمبر 15 سے لے کر 600 نمبر تک کم ہو گئے ہیں، اسی وجہ سے جو طلبہ او ایم آر شیٹ کے مطابق امتحان پاس کر رہے تھے وہ اب 'کوالیفائی' بھی نہیں کر پا رہے!"

رندیپ سرجے والا کے مطابق جیسے جیسے امتحان نمٹانے اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کی قیادت میں انجھتی 'چھاتروں کی گونج' سے گھبرائی مودی حکومت کے ٹول کٹ این ٹی اے نے، دکھاوے کے لیے جلد بازی میں آنسر-کی جاری کرنے کے محض 3 سے 4 گھنٹے بعد ہی رزلٹ کا بھی اعلان کر دیا! اتنی بڑی بے ضابطگی سامنے آئی ہے کہ جس طالبہ کے او ایم آر شیٹ کے مطابق 638 نمبر ہونے چاہیے تھے، اسے فائنل رزلٹ میں صرف 38 نمبر ملے ہیں! کانگریس لیڈر نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ ہریانہ کے سونی پت کے طالب علم مکل کا جل کے اسکور کارڈ میں 2 مختلف نتائج سامنے آئے۔ ان کے مطابق 17 جولائی کو ڈاؤن لوڈ کیے گئے اسکور کارڈ میں مکل کے 605 میں سے 720 نمبر اور آل انڈیا رینک 9551 درج تھی، جبکہ اگلے روز دوبارہ اسکور کارڈ ڈاؤن لوڈ کرنے پر اس کے نمبر کم ہو کر 60 رہ گئے اور رینک گر کر 1876324 ہو گئی۔ او ایم آر ریسپانس شیٹ اور این ٹی اے کی 'فائنل آنسر کی' سے ملانے پر بھی مکل کا اسکور 605 ہی بنتا ہے، مگر 'بھاجپائی نظام' کا 38 نمبروں کا یہ ظالمانہ مذاق دیکھیے! ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ایسے ہی ایک طالبہ پرتھا ترویدی کے او ایم آر شیٹ کے مطابق 638 نمبر بنتے تھے، لیکن حتمی نتیجے میں انہیں صرف 38 نمبر دیے گئے۔ اسی طرح ایک اور طالب علم لکشیہ سنگھ کے او ایم آر کے مطابق 660 نمبر بنتے تھے، مگر نتیجے میں انہیں صرف 116 نمبر ملے۔

رندیپ سرجے والا نے کہا کہ مجموعی طور پر امتحان کے نام پر بچوں کے مستقبل سے کھلواڑ کرنے والی مودی حکومت نے پیپر لیک کے بعد اب 'نتائج میں مبینہ دھاندلی' کے ذریعے ہزاروں طلبہ کے مستقبل کو تاریکی میں دھکیل دیا ہے۔ بی جے پی کے سسٹم نے پہلے پیپر لیک اور 3 مئی 2026 کو امتحان منسوخ ہونے سے 14 بچوں کی جان لے لی، اب چاروں طرف سے دباؤ میں 21 جون 2026 کو دوبارہ ہونے والے امتحان کے بعد بھی مسئلہ جوں کا توں بنا ہوا ہے! وجہ بالکل صاف ہے، وزیر اعظم مودی اور ان کی حکومت بچوں کا مستقبل بچانے اور امتحان میں شفافیت لانے کے بجائے سارا زور صرف معاملے پر پردہ ڈالنے اور دھرمیندر پردھان کو بچانے میں لگا رکھا ہے! اپنی 'ایکس' پوسٹ کے آخر میں انہوں نے لکھا کہ "مگر 'نوجوان مخالف' بی جے پی کا آمرانہ نظام یہ سمجھ لے کہ دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ ہونے، این ٹی اے کو تحلیل کرانے، شفاف امتحانی نظام قائم کرنے اور طلبہ کو انصاف دلانے تک... ملک اور کانگریس اس لڑائی کو سڑک سے پارلیمنٹ تک جاری رکھے گی!"

بی جے پی نہیں چاہتی کہ مسلمانوں کے بچے تعلیم حاصل کریں

اسی لیے وہ جوہر یونیورسٹی کو منہدم کرنا چاہتی ہے: اویسی

حیدرآباد۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اور حیدرآباد سے رکن پارلیمنٹ اسد الدین اویسی نے ہفتے کے روز سہارنپور دورے کے دوران جوہر یونیورسٹی کے معاملے پر اتر پردیش حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ "یہ صرف ایک یونیورسٹی کا معاملہ نہیں، بلکہ مسلم معاشرے کی تعلیم اور مستقبل سے وابستہ سوال ہے۔" انہوں نے الزام لگایا کہ "اگر اس ادارے کو نقصان پہنچایا گیا تو اس کا براہ راست اثر ہزاروں طلبہ کی تعلیم پر پڑے گا۔" اویسی نے کہا کہ "ان کی پارٹی مسلسل عوام کے حقوق اور تعلیم سے متعلق مسائل اٹھاتی رہی ہے۔" انہوں نے دعویٰ کیا کہ "اتر پردیش میں مسلم آبادی تقریباً 19 سے 20 فیصد ہے، لیکن اعلیٰ تعلیم میں ان کی شمولیت بے حد کم ہے۔" اویسی کے مطابق اتر پردیش میں تقریباً 3.5 سے 3.7 فیصد مسلمان ہی گریجویٹ ہیں، جبکہ مسلم برادری کی شرح خواندگی تقریباً 53 سے 54 فیصد کے درمیان ہے۔ انہوں نے کہا کہ "مسلم خواتین کی تعلیم کی صورتِ حال اس سے بھی زیادہ تشویشناک ہے۔" انہوں نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ "بی جے پی نہیں چاہتی کہ مسلمانوں کے بچے تعلیم حاصل کریں، اسی لیے وہ جوہر یونیورسٹی کو منہدم کرنا چاہتی ہے۔ جوہر یونیورسٹی میں تقریباً 3 ہزار طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ اگر کسی قسم کا قانونی یا انتظامی مسئلہ ہے تو اس کا حل قوانین کے مطابق نکالا جا سکتا ہے، لیکن طلبہ کی تعلیم متاثر نہیں ہونی چاہیے۔" آئین ہند کے معمار ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا ذکر کرتے ہوئے اویسی نے کہا کہ ان سے بھی عوامی نمائندوں کے کردار کے متعلق سوال کیا گیا تھا۔ اویسی کے مطابق بابا صاحب نے اس وقت تبصرہ کیا تھا کہ بعض لوگ صرف رسمی کارروائی پوری کرنے کے لیے ہی بولتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات آج بھی سیاسی نظام پر صادق آتی ہے۔ اویسی نے کہا کہ "تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی کی سب سے مضبوط بنیاد ہوتی ہے اور حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیمی اداروں کو مضبوط کریں، نہ کہ انہیں تنازعات میں الجھا کر طلبہ کے مستقبل کو متاثر کریں۔"

سونم وانگچک کی حمایت اور پیپر لیک کے خلاف رائے پور میں نوجوانوں کا مظاہرہ

رائے پور، (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے دارالحکومت رائے پور میں اتوار کے روز سماجی کارکن سونم وانگچک کی حمایت اور مقابلہ جاتی امتحانات میں پیپر لیک کے واقعات کے خلاف طلبہ اور نوجوانوں کی تنظیموں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ضلع کے امبیڈکر چوک پر منعقدہ مظاہرے کے دوران، بارش کے باوجود بڑی تعداد میں نوجوانوں نے تختیاں اور پوسٹرز لے کر نعرے بازی کی۔ اس دوران مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ مظاہرین نے کہا کہ لگاتار سامنے آنے والے پیپر لیک کے معاملات سے لاکھوں طالب علموں کا مستقبل متاثر ہو رہا ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت سے امتحانی نظام کو پوری طرح شفاف اور جوابدہ بنانے کا مطالبہ کرتے ہوئے نیٹ پیپر لیک معاملے میں قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ ساتھ ہی بھرتی اور داخلہ امتحانات کی غیر جانبداری کو یقینی بنانے کا مطالبہ بھی اٹھایا گیا۔ مظاہرے میں شامل نوجوانوں کا کہنا تھا کہ نیٹ پیپر لیک جیسے معاملات میں بے ضابطگیوں کی اخلاقی ذمہ داری طے ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں سونم وانگچک بھی مقابلہ جاتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں، پیپر لیک اور تعلیمی نظام میں اصلاحات کے مطالبے کو لے کر بھوک ہڑتال کر رہے تھے۔ مظاہرین نے حکومت سے طلبہ کے مفادات کے تحفظ کے لیے مؤثر اور مستقل اقدامات کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل میں کسی بھی امتحان کی ساکھ پر سوال نہیں اٹھنا چاہیے۔

مدھیہ پردیش: کین-بیتوا منصوبے کی مخالفت کرنے والے مظاہرین کو احتجاجی مقام سے پولیس نے ہٹایا

بھوپال (ایجنسی) کین-بیتوا لنک پروجیکٹ اور دیگر ترقیاتی منصوبوں کی وجہ سے بے گھر ہونے والے قبائلی کسانوں کا 14 دنوں سے جاری 'جل ستیہ گرہ' اور بھوک ہڑتال اتوار کی صبح سویرے پولیس نے ختم کرا دی۔ کسانوں کو دھرنے کی جگہ سے ہٹائے جانے کے بعد تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ احتجاج کرنے والے کسانوں نے پولیس کی جانب سے لوگوں کو گرفتار کیے جانے کا دعویٰ کیا ہے، لیکن موقع پر موجود ایڈیشنل ایس پی آدتیہ پٹلے نے مظاہرین کی گرفتاری اور حراست کی بات سے صاف انکار کیا ہے۔ دراصل مدھیہ پردیش کے چھتر پور میں واقع گاؤں کوپی میں انڈر برج کے نیچے وران ندی کے کنارے کسان گزشتہ کئی دنوں سے احتجاج کر رہے تھے۔ وہ حاصل کی گئی زمین کا مناسب معاوضہ اور دوبارہ آبادکاری کا مطالبہ کر رہے تھے۔ لیکن اتوار کی صبح سویرے موقع پر بھاری تعداد میں پہنچی پولیس فورس نے مظاہرین کو دھرنے کی جگہ سے ہٹا دیا۔ اس پورے واقعے پر چھتر پور کے ایڈیشنل ایس پی آدتیہ پٹلے نے فون پر آفیشل معلومات شیئر کی ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ پولیس نے کسی بھی مظاہرین کو نہ تو گرفتار کیا ہے اور نہ ہی حراست میں لیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ احتجاج کی جگہ پر موجود لوگ بنیادی طور پر ضلع پنا کے رہنے والے تھے، اس لیے انہیں محفوظ طریقے سے بسوں میں بٹھا کر ان کی منزل کے لیے روانہ کر دیا گیا ہے۔ ایڈیشنل ایس پی نے مزید بتایا کہ تحریک کی قیادت کرنے والے کسان لیڈر امیت بھٹنا گر گزشتہ 14 دنوں سے مسلسل بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی طویل بھوک ہڑتال کے باعث بگڑتی ہوئی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیس انتظامیہ نے انہیں فوری طور پر طبی معائنے کے لیے ضلع اسپتال بھیجا، تاکہ ان کی صحت کو کوئی سنگین خطرہ لاحق نہ ہو۔ انتظامی افسران کے مطابق جس جگہ پر قبائلی کسان اپنا 'جل ستیہ گرہ' احتجاج کر رہے تھے، اس انڈر برج کی تعمیر کا کام اس وقت جاری ہے۔ تعمیراتی جگہ پر کسی بھی قسم کے ناخوشگوار واقعے یا حادثے کو روکنے کے مقصد سے ہی ان لوگوں کو وہاں سے ہٹایا گیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق اس معاملے پر مظاہرین کی جانب سے دیویا اہیروار نے ایک ویڈیو جاری کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری تحریک کی قیادت کرنے والے امیت بھٹنا گر آج اتوار کو کین-بیتوا پروجیکٹ میں ہونے والی 400 کروڑ روپے کی مبینہ بدعنوانی کا انکشاف کرنے والے تھے۔ لیکن پولیس انتظامیہ نے آج صبح 5 بجے سے ہی ہزاروں کی تعداد میں ہمارے تمام مظاہرین کو اور امیت بھٹنا گر کو احتجاج کی جگہ سے گرفتار کر لیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس پورے معاملے میں وزیر اعلیٰ موہن یادو کا ہاتھ ہے، انہوں نے ہماری تحریک کو کچلنے کے لیے پنا اور چھتر پور ضلع انتظامیہ کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کی تھی۔ دیویا نے کہا کہ اگر امیت بھٹنا گر کو کچھ بھی ہوتا ہے اور ہمارے مظاہرین میں سے ایک بھی شخص کو خراش تک آتی ہے، تو اس کی ذمہ دار انتظامیہ ہوگی۔

ڈی ایم کے نے حلقہ بندی پر مزید وضاحت اور جنوبی ریاستوں کے مفادات کے تحفظ کا مطالبہ کیا

نئی دہلی، (یو این آئی) لوک سبھا میں اہم اپوزیشن پارٹی دراوڑ منیتر کزگم (ڈی ایم کے) نے پارلیمنٹ کے مانسون سیشن سے پہلے بلائے گئی کل جماعتی میٹنگ میں حلقہ بندی (ڈی لیمیٹیشن) بل پر مزید وضاحت اور جنوبی ریاستوں کے مفادات کے تحفظ کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی کے رکن پارلیمنٹ تروچی شیوا نے آل پارٹی میٹنگ کے بعد کہا، "جنوبی ریاستوں پر اثر انداز ہونے والے کسی بھی مسئلے کو ڈی ایم کے کبھی قبول نہیں کرے گی۔" مسٹر شیوا نے حکومت سے لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن فراہم کرنے والی آئینی ترمیم کو نافذ کرنے کے لیے ایک واضح فارمولہ بتانے کے مطالبے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ کوٹہ ایوان زیریں کی موجودہ تعداد کے تناسب پر مبنی ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا، "ڈی ایم کے لوک سبھا میں موجودہ اراکین کی تعداد کی بنیاد پر خواتین کے ریزرویشن بل کی حمایت میں ہے، لیکن ہم حلقہ بندی کے معاملے پر مزید وضاحت چاہتے ہیں۔" مسٹر شیوا نے کہا، "اگر اس کا اثر جنوبی ریاستوں پر پڑتا ہے، تو اسے 25 سال کے لیے ملتوی کر دیا جانا چاہیے۔" چونکہ آئینی ترمیم کے لیے موجود اور ووٹنگ کرنے والے ارکان کی دوتہائی اکثریت کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے ڈی ایم کے اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) جیسی اپوزیشن پارٹیوں کی حمایت حکومت کی پوزیشن کو کافی مضبوط کر سکتی ہے۔

گزشتہ سیشن میں متحدہ اپوزیشن نے ہی حکومت کی کوشش کو ناکام بنا دیا تھا۔ سیاسی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ڈی ایم کے اور این سی پی (شرد پوار) جیسی اپوزیشن پارٹیاں حمایت کرتی ہیں، تو مجوزہ حلقہ بندی بل کو پاس کرانے کے حکومت کے امکانات کافی بڑھ جائیں گے، لیکن حتمی نتیجہ ووٹنگ کے دن اراکین کی تعداد پر بھی منحصر ہوگا۔ چونکہ آئینی ترمیم کا فیصلہ ایوان کی کل تعداد سے نہیں بلکہ موجود اور ووٹنگ کرنے والے ارکان سے ہوتا ہے، اس لیے اپوزیشن پارٹیوں کے ووٹ نہ دینے، غیر حاضر رہنے یا واک آؤٹ کرنے سے دوتہائی اکثریت کا ہندسہ اصل میں کم ہو جائے گا، جس سے حکومت کی پوزیشن بہتر ہو جائے گی۔

واضح رہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والے نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) نے لوک سبھا میں اپنی پوزیشن پہلے ہی مضبوط کر لی ہے۔ اسے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے 20 سابق ارکان پارلیمنٹ کی حمایت حاصل ہوئی ہے اور شیو سینا (یو بی ٹی) کے چھ سابق ارکان پارلیمنٹ کو حکمراں اتحاد کے ساتھ منظوری ملی ہے۔ اس سے ایوان میں حکومت کی مؤثر تعداد تقریباً 319 ارکان تک پہنچ گئی ہے۔ اگر ڈی ایم کے کے 22 ارکان پارلیمنٹ اس یقین دہانی کے بعد بل کے حق میں ووٹ دیتے ہیں کہ تمل ناڈو کی پارلیمانی نمائندگی کم نہیں ہوگی، تو حکومت کی تعداد تقریباً 341 ہو جائے گی۔ یہ تمام ارکان کے موجود رہنے کی صورت میں ضروری 360 ووٹوں سے کم ہے، لیکن اس صورتحال کو سنبھالا جا سکتا ہے۔

نوین پٹنائک کا پرچہ لیک معاملے پر پارلیمنٹ میں فوری بحث کا مطالبہ، حکومت سے احتجاجی طلبہ سے بات چیت کی اپیل

بھونیشور، (یو این آئی) اڈیشہ اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف اور بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) کے صدر نوین پٹنائک نے ملک کے امتحانی نظام پر عوام کے کم ہوتے اعتماد پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے پرچہ لیک کے معاملے پر پارلیمنٹ میں فوری بحث، جامع اصلاحات، جوابدہی کے تعین اور پُرامن احتجاج کرنے والے طلبہ سے حکومت کی بات چیت کا مطالبہ کیا ہے۔ نوین پٹنائک نے ہفتہ کی رات سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ ملک بھر کے کروڑوں طلبہ کو متاثر کرنے والے اس اہم مسئلے کو پارلیمنٹ میں اولین ترجیح دی جانی چاہیے۔ سال 2000 سے 2024 تک پانچ مرتبہ اڈیشہ کے وزیر اعلیٰ رہنے والے نوین پٹنائک نے پرچہ لیک، امتحانی پرچوں کی غلط جانچ اور امتحانی نظام کی دیگر خامیوں کو روکنے کے لیے ٹھوس اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے والے اس سنگین معاملے میں ذمہ دار افراد کا تعین کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کروڑوں طلبہ کے روشن مستقبل کی واحد بنیاد ہے اور ہر ترقی یافتہ ملک کی تعمیر ایک مضبوط تعلیمی نظام پر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی بھی اسی تعلیمی نظام کی مرہونِ منت ہے جس نے ڈاکٹروں، سائنس دانوں، انجینئروں، اساتذہ اور جدت پسند ماہرین کی نسلیں تیار کی ہیں۔ بی جے ڈی صدر نے کہا کہ امتحانی نظام پر عوام کا اعتماد اب "ٹوٹ چکا ہے" اور اس کا نقصان صرف ایک ناکام امتحان تک محدود نہیں ہے۔ ان کے مطابق ایسی ناکامیاں طلبہ کے ذہنوں میں میرٹ پر اعتماد کو کمزور کرتی ہیں، سخت محنت کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں اور مستحق امیدواروں سے غربت سے نکلنے کا شاید واحد موقع بھی چھین لیتی ہیں۔ نوین پٹنائک نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ سیاست سے بالاتر ہو کر پُرامن احتجاج کرنے والے طلبہ کے ساتھ خلوص اور کھلے ذہن کے ساتھ بات چیت کرے۔

1857 کی پہلی خاتون انقلابی تھیں جالون کی تائی بائی

جالون، (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جالون میں 1857 کی پہلی جنگِ آزادی کا ذکر ہوتے ہی عموماً جھانسی کی رانی لکشمی بائی، تاتیا ٹوپے اور نانا صاحب جیسے عظیم انقلابیوں کے نام نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں لیکن بندیل کھنڈ کی سرزمین پر ایسی کئی بہادر خواتین بھی گزری ہیں جنہوں نے غیر معمولی خدمات انجام دیں، مگر انہیں تاریخ میں وہ مقام نہ مل سکا جس کی وہ حقیقی معنوں میں مستحق تھیں۔ انہی میں سے ایک جالون کی تائی بائی تھیں، جنہیں ضلع کی پہلی خاتون انقلابی مانا جاتا ہے۔ جھانسی کے سینئر مورخ دیویندر کمار (ڈی۔ کے۔ سنگھ) کے مطابق تائی بائی نے نہ صرف 1857 کی جدوجہدِ آزادی میں قیادت کا کردار ادا کیا بلکہ تاتیا ٹوپے کی افواج کو مالی اور عسکری مدد فراہم کر کے چرکھاری کی جنگ میں فتح دلانے میں بھی اہم کردار نبھایا۔ ان کا کہنا تھا کہ تائی بائی کی خدمات ہندوستان کی تحریکِ آزادی کی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہیں، جنہیں نئی نسل تک پہنچانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مورخ ڈاکٹر ہری موہن پروار نے بھی اپنی تحقیق میں تائی بائی کی خدمات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 2007 میں پہلی جنگِ آزادی کی 150 ویں سالگرہ کے موقع پر شائع ہونے والی کتاب "857: کچھ ٹیلی گرام، کچھ دستاویز ضلع جالون" میں واضح طور پر درج ہے کہ برطانوی حکام کے مطابق ضلع جالون میں انقلاب کی قیادت تین اہم شخصیات کے ہاتھ میں تھی۔

جوہر یونیورسٹی میں انہدام کے فیصلے پر نظر ثانی کریں

سٹیزن ایسوسی ایشن کی یوگی آدتیہ ناتھ سے اپیل، یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو مسمار کرنے کی مجوزہ رپورٹوں پر گہری تشویش کا اظہار

نئی دہلی: ایک سول سوسائٹی تنظیم نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک خط لکھا ہے، جس میں ان سے رام پور میں محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کے حکم پر دوبارہ غور کرنے کی اپیل کی ہے۔ اپنے خط میں، سٹیزن فار فریٹرنٹی بھارت (سی ایف ایف بھارت) نے محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو مسمار کرنے کی مجوزہ رپورٹوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ ہم قانون کی حکمرانی کا مکمل احترام کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ تمام اداروں کو قانونی تقاضوں کی تعمیل کرنی چاہیے لیکن ہم عاجزی سے اپیل کرتے ہیں کہ کسی بھی تعلیمی ادارے کو متاثر کرنے والا کوئی بھی اقدام قدرتی انصاف، تناسب اور وسیع تر عوامی مفاد کے اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے۔ اس خط پر دہلی کے سابق لیفٹیننٹ گورنر نجیب جنگ، سابق سفارت کار اشوک شرما، صنعت کار سید مصطفیٰ شیروانی، سینئر کاروباری رہنما نوید خان اور صحافی جاوید ایم انصاری سمیت دیگر کے دستخط ہیں۔

خط میں کہا گیا ہے کہ یونیورسٹی صرف عمارتوں کا مجموعہ نہیں ہے۔ یہ سیکھنے کا ایک مرکز ہے جو ہزاروں طلباء کو تعلیم فراہم کرتا ہے اور ملک کی فکری اور سماجی ترقی میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی ایسا عمل جو طلباء کی تعلیم اور مستقبل میں رکاوٹ بن سکتا ہے اس پر احتیاط سے غور کیا جانا چاہیے۔ خط میں کہا گیا ہے اگر کوئی قانونی یا ریگولیٹری کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو، ہم احترام کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ کوئی بھی ناقابل واپسی کارروائی کرنے سے پہلے تمام دستیاب قانونی علاج، تدارک کے راستے اور عدالتی عمل کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے۔ اس سے قانون کی حکمرانی اور انصاف اور انصاف کی آئینی اقدار دونوں کو برقرار رکھا جائے گا۔ اس میں کہا گیا ہے سی ایف ایف انڈیا، بھائی چارے، مکالمے اور قومی ہم آہنگی کے لیے پرعزم ایک تنظیم کے طور پر، آپ کی حکومت سے مخلصانہ اپیل کرتا ہے کہ وہ ایک حساس اور متوازن انداز اپنائے جو قانون کی پابندی کو یقینی بناتے ہوئے طلبہ کے مفادات کا تحفظ کرے۔ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ڈی اے) نے جیل میں بند سماج وادی پارٹی لیڈر اعظم خان کی ملکیت محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اتھارٹی کا دعویٰ ہے کہ یہ عمارتیں بلڈنگ پلان کی منظوری کے بغیر تعمیر کی گئیں۔ یونیورسٹی کا استدلال ہے کہ جب یہ عمارتیں تعمیر کی گئیں تو یہ علاقہ آر ڈی اے کے دائرہ اختیار میں نہیں تھا۔ اتھارٹی نے اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ تعمیر کے وقت مجاز اتھارٹی سے منظوری لینا لازمی ہے۔

سونم وانگ چک کو فوراً بلا شرط رہا کیا جائے: منگت رام پاسلا

جالندھر، (یو این آئی) بھارتیہ انقلابی مارکسوادی پارٹی (آر ایم پی آئی) کے جنرل سکریٹری منگت رام پاسلا نے ماحولیات اور سماجی کارکن سونم وانگ چک کی گرفتاری کی سخت مذمت کرتے ہوئے ان کی فوری اور بلا شرط رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ کارروائی جمہوری حقوق کا دمن ہے اور پرامن احتجاج کو کچلنے کی سوچی سمجھی کوشش کی جا رہی ہے۔ آر ایم پی آئی کی مرکزی اسٹینڈنگ کمیٹی کی جانب سے اتوار کو جاری بیان میں مسٹر پاسلا نے کہا کہ کولکاتہ میں سونم وانگ چک کی گرفتاری کے احتجاج میں پرامن بھوک ہڑتال پر بیٹھے وشو بھارتی اور شانتی نکیتن کے طلبہ، خاص طور پر طالبات، پر مبینہ طور پر اے بی وی پی کارکنوں کے ذریعہ کیے گئے حملے کی غیر جانبدارانہ جانچ کر کے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ واقعے کے دوران پولیس تماشائی بنی رہی۔ مسٹر پاسلا نے الزام لگایا کہ نئی دہلی کے جنتر منتر پر چل رہی پرامن تحریک کو ختم کرنے کے مقصد سے دہلی پولیس نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی ہدایات پر کارروائی کی۔ ان کے مطابق یہ قدم شہریوں کے آئینی اور انسانی حقوق پر براہ راست حملہ ہے۔ انہوں نے انتباہ دیا کہ ایسی کارروائیوں کی سیاسی قیمت مرکزی حکومت اور بی جے پی کو چکانی پڑے گی۔ آر ایم پی آئی لیڈر نے مغربی بنگال کے رانی گنج میں مشہور اسکالر راہل سانکرتیان کے مجسمے کو نقصان پہنچائے جانے کی بھی سخت مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ کسی عظیم شخصیت کا مجسمہ توڑا جا سکتا ہے، لیکن اس کے خیالات کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ کولکتہ میں سابق وزیر اعلیٰ جیوتی باسو کی یادگار کی تعمیر کے لیے چندہ جمع کر رہے بائیں بازو کے کارکنوں پر بی جے پی حامیوں نے پولیس کی موجودگی میں حملہ کیا۔ مسٹر پاسلا نے کہا کہ دہلی، کولکاتہ اور ملک کے دیگر حصوں میں ہو رہے واقعات اس بات کا اشارہ ہیں کہ جمہوری احتجاج کے لیے دستیاب جگہ لگاتار محدود کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اہل وطن سے اس رجحان کی مخالفت کرنے اور جمہوری حقوق کے تحفظ کے لیے آواز اٹھانے کی اپیل کی۔ آر ایم پی آئی نے اپنی تمام پارٹی اکائیوں سے ان واقعات کے احتجاج میں مقامی سطح پر مرکزی حکومت کے پتلے پھونک کر احتجاجی مظاہرے کرنے کی اپیل کی۔

جوہر یونیورسٹی کو منہدم کرنے کے نوٹس پر مومن انصار سبھا پنجاب کے ریاستی صدر رحمت انصاری کا شدید احتجاج

چندی گڑھ، (یو این آئی) مومن انصار سبھا، ریاست پنجاب کے ریاستی صدر رحمت انصاری نے مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کے خلاف مبینہ انہدامی کارروائی اور جاری نوٹس کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے فیصلے پر فوری نظرِ ثانی کرے اور تعلیمی ادارے کو نقصان پہنچانے کی بجائے قانونی و انتظامی حل تلاش کرے۔ رحمت انصاری نے اپنے بیان میں کہا کہ اگر عمارت کا نقشہ منظور نہ ہونے کا مسئلہ ہے تو یہ صرف جوہر یونیورسٹی تک محدود نہیں بلکہ ملک کے مختلف حصوں میں بے شمار اسکول، کالج، یونیورسٹیاں اور دیگر عمارتیں ایسی ہیں جن کے نقشوں سے متعلق قانونی پیچیدگیاں موجود ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ صرف اس بنیاد پر کسی تعلیمی ادارے کو منہدم کرنے کا فیصلہ مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کے پاس متبادل راستے موجود ہیں، جیسے جرمانہ عائد کرنا، قانونی کارروائی کے ذریعے خامیوں کو دور کرانا یا دیگر آئینی و قانونی حل اختیار کرنا، لیکن ایک ایسے تعلیمی مرکز کو نقصان پہنچانا جہاں ہزاروں طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہوں، کسی بھی اعتبار سے مناسب نہیں۔

راجوری میں شدید بارش کے بعد کئی علاقوں میں پانی داخل

بس اسٹینڈ بھی زیر آب، عام زندگی بری طرح متاثر

راجوری (ایجنسی) جموں و کشمیر کے راجوری ضلع میں مسلسل تیز بارش کے باعث سیلاب آ گیا ہے۔ دریا کا پانی طغیانی پر ہے، جس کے باعث کئی نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا ہے اور عام زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ مقامی لوگوں میں تشویش بڑھ گئی ہے اور ضلع انتظامیہ نے احتیاط برتنے کی اپیل کی ہے۔ شدید بارش کی وجہ سے اچانک آنے والے سیلاب کے باعث دھرہل ندی میں پانی کا بہاؤ خطرناک حد تک بڑھ گیا، جس کی وجہ سے نیو بس اسٹینڈ بیلا کے علاقے میں پانی پھیل گیا ہے۔ سڑکیں تالاب میں تبدیل ہو گئیں اور پارکنگ ایریا میں سیلاب کا پانی داخل ہونے کی وجہ سے بس اسٹینڈ پر کھڑی کئی گاڑیاں ڈوب گئی ہیں۔ بارش کے دوران بازاروں میں پانی بھر جانے کی وجہ سے لوگوں کی آمد و رفت متاثر رہی۔ کئی مقامات پر نالیوں کا پانی سڑکوں پر بہنے لگا، جس سے ٹریفک کا نظام بھی متاثر ہوا۔ دکانداروں کو اپنی دکانوں میں داخل ہونے والے پانی کو باہر نکالنے کے لیے کافی مشقت کرنی پڑی۔ مقامی لوگوں نے انتظامیہ سے پانی نکالنے کے نظام کو مزید بہتر بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ضلع انتظامیہ نے لوگوں سے بلا ضرورت سفر نہ کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہیں دریاؤں، نالوں اور سیلاب کے خطرے والے علاقوں سے دور رہنے کو کہا گیا ہے۔ دریا کے کنارے رہنے والے لوگوں کو الرٹ رہنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ پانی کی سطح مسلسل بڑھ رہی ہے، جس کی وجہ سے خطرہ برقرار ہے۔ ایک مقامی باشندے نے بتایا کہ ان کا سب کچھ بہہ گیا ہے اور ایک خاتون لاپتہ ہے۔ ادھم پور کے چیف میڈیکل آفیسر انل منہاس نے بتایا کہ مانسون کا سیزن شروع ہو چکا ہے اور ان کا محکمہ پوری طرح الرٹ ہے۔ ٹیمیں موسمی بیماریوں سے نمٹنے کے لیے علاقائی دورے کر رہی ہیں۔ لوگوں کو پانی میں کلورین ملانے کے بارے میں بیدار کیا جا رہا ہے۔ پورے ضلع میں ڈینگو اور ملیریا کے حوالے سے بیداری مہم چلائی جا رہی ہے۔ رواں سال جنوری سے اب تک ڈینگو کے صرف 9 کیسز سامنے آئے ہیں اور ان میں سے زیادہ تر مریض ٹھیک بھی ہو چکے ہیں۔ منہاس نے کہا کہ ہمیں اپنے آس پاس رکا ہوا پانی جمع نہیں ہونے دینا چاہیے اور کولر کا پانی روزانہ بدلنا چاہیے، کیونکہ 2 سے 3 دن میں مچھروں کے لاروا پیدا ہو سکتے ہیں۔

مسلسل ہو رہی تیز بارش کی وجہ سے راجوری ضلع میں سیلاب جیسی صورتحال بن گئی ہے۔ کئی نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا ہے، جس سے عام زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے اور لوگوں میں تشویش کا ماحول ہے۔ ضلع انتظامیہ نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بلا ضرورت گھروں سے باہر نکلنے اور پانی سے بھرے علاقوں میں جانے سے گریز کریں۔ ایک اور مقامی باشندے نے بتایا کہ یہاں بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے اور تقریباً 200 سے 250 گاڑیاں لاپتہ ہو گئی ہیں۔

لارڈ کرشن کو پانچ وقت کا نمازی کہنے پر لکھنؤ میں مولانا جرجیس کے خلاف ایف آئی آر درج

سہارنپور:19 جولائی (پی این ایس) اٹاوہ میں بھگوان کرشن کے بارے میں مولانا جرجیس کے متنازعہ بیان کے معاملے میں کارروائی کی گئی ہے۔ مولانا جرجیس کے خلاف لکھنؤ کے حضرت گنج پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اس سے مولانا کی مشکلات میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تحقیقات کے بعد قانون کے مطابق مزید کارروائی کی جائے گی۔ درحقیقت، 23 جون کو ایک تقریر میں مولانا جرجیس نے بھگوان کرشن کو مسلمان بتایا اور انہیں پانچ وقت کا نمازی بتایا تھا۔ گیتا کی ایک آیت کا حوالہ دیتے ہوئے مولانا نے کہا کہ بھگوان کرشن نے ارجن کو جو عبادت کا طریقہ دکھایا ہے وہ نماز سے منسلک ہے۔ اس ویڈیو کے وائرل ہونے کے بعد سخت ردعمل سامنے آنے لگا، یہاں تک کہ سنتوں اور باباؤں نے بھی اپنے غصے کا اظہار کیا۔ حضرت گنج کے رہنے والے شمشیر چترویدی نے اس معاملے میں پولیس میں شکایت درج کرائی ہے۔ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ 23 جون 2026 کو سوشل میڈیا پر گردش کرنے والے اس مبینہ بیان سے سناتن دھرم کے لاکھوں پیروکاروں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اس طرح کے تبصروں سے لوگوں کے عقیدے کو ٹھیس پہنچی ہے اور معاشرے میں تناؤ پیدا ہوسکتا ہے۔ انہوں نے ملزم کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ شکایت کی بنیاد پر حضرت گنج پولیس نے مولانا جرجیس اٹاوہ کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 302 اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعہ 66 کے تحت ایف آئی آر درج کی ہے۔ کیس کی جانچ انسپکٹر وکرم سنگھ کو سونپی گئی ہے۔ حضرت گنج کے انسپکٹر وکرم سنگھ نے بتایا کہ شکایت ملنے کے بعد ایف آئی آر درج کی گئی۔ معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔ تفتیش کے دوران سامنے آنے والے حقائق اور شواہد کی بنیاد پر قواعد کے مطابق مزید کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال، پولیس وائرل ویڈیو، متعلقہ سوشل میڈیا پوسٹس اور دیگر ڈیجیٹل شواہد کی جانچ کر رہی ہے۔ سہارنپور دیوبند کے اسلامی اسکالر مولانا قاری اسحاق گورا نے اس معاملے پر ردعمل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی مذہبی، تاریخی یا عقیدے سے متعلق معاملے پر بغیر ثبوت کے بیان دینا نامناسب ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مولانا جرجیس کے دعوے کی بنیاد نہیں جانتے لیکن اگر ایسا کوئی دعویٰ کیا گیا ہے تو اس کی تائید کے لیے ٹھوس اور مستند شواہد پیش کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مولانا جرجیس کے پاس اپنے بیان کی تائید کے لیے قرآن، حدیث، اسلامی تاریخ یا کوئی اور معتبر اور مستند حوالہ موجود ہے تو اسے عام کیا جائے تاکہ حقائق واضح ہوسکیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا تو وہ اپنا بیان واپس لے کر عوامی سطح پر معافی مانگیں۔

پہلے ٹیکس کے پیسے سے ہوتا تھا سیفئی میں ناچ وگانا، آج ہو رہی ترقی: برجیش پاٹھک

گورکھپور: 19 جولائی (پی این ایس) ہفتہ کو نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر صحت برجیش پاٹھک نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس پر تنقید کرتے ہوئے ترقی، قانون کے نفاذ میں بہتری اور صحت کی دیکھ بھال کی وجہ سے اتر پردیش کی بدلتی تصویر کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ 2017 سے پہلے عوام کا پیسہ جیب میں ڈالے جاتے تھے۔ ایک ہی خاندان کے لوگ عہدوں پر فائز تھے۔ اب صورتحال بدل گئی ہے۔ آج بی جے پی کام کی بات کر رہی ہے، جب کہ سماج وادی پارٹی اور کانگریس ذات پات کی بنیاد پر سماج کو بانٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ یہاں 'آبھار سمرپن کا - ڈاکٹرس سمان 2026' پروگرام میں بطور مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ سابقہ حکومتوں پر حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلے ٹیکس کا پیسہ ایک خاندان کو جاتا تھا۔ عوام کا پیسہ سیفئی میں رقص کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ آج وہی ٹیکس کا پیسہ ریاست کی ترقی کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ اب الیکشن قریب آرہے ہیں۔ آپ کو وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی حکومت اور سماج وادی پارٹی کی حکومت کے کام کا تقابلی مطالعہ کرنا چاہیے۔ اپنی سمجھ کی بنیاد پر بیلنس شیٹ بنائیں اور اس کو ووٹ دیں جو آپ کی ضروریات کے مطابق ہو۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے پہلے ریاست میں لاء اینڈ آرڈر تباہی کا شکار تھا۔ غنڈوں اور مافیا کا راج تھا۔ بیٹیاں شام 5 بجے کے بعد گھر سے نکلنے سے ڈرتی تھیں۔ اگر کسی کو باہر سے گھر آنا ہوتا تو اس کے بھائی یا والد کو ساتھ دینا پڑتا تھا۔ آج ریاست میں مافیا کا خاتمہ ہو چکا ہے۔

لکھیم پور کھیری میں بارش کی وجہ سے شاردا ندی میں طغیانی

ندی میں سما گئے کئی مکان، اسکول پر بھی منڈلایا خطرہ

لکھیم پور کھیری: 19 جولائی (پی این ایس) ضلع میں شاردا ندی کے پانی کی سطح بڑھنے سے کٹاؤ شروع ہو گیا ہے۔ ہفتہ کے روز تحصیل نگھاسن کے گاؤں کے کھسرہ نمبر 12 میں بنا کنکریٹ کا مکان ندی میں سما گیا۔ بند سرکاری سکول کی عمارت کے سامنے 30 میٹر کی اسفالٹ سڑک بھی بہہ گئی۔ اسکول بھی خطرے میں ہے۔ ندی کی بھیانک شکل سے گاؤں والے خوفزدہ ہیں۔ پچھلے سال ندی نے اس گاؤں میں تباہی مچا دی تھی، جس سے درجنوں مکانات، زرعی زمین اور ایک بڑا مندر بہہ گیا تھا۔ اس سال مون سون کی بارشیں شروع ہو چکی ہیں، جس سے سیلاب اور کٹاؤ سے متاثرہ دیہات کے لوگوں کے لیے تشویش بڑھ گئی ہے۔ گاؤں کا اپر پرائمری اسکول بھی خطرے میں ہے۔ اب اسکول اور شاردا ندی کے درمیان تقریباً 70 فٹ کا فاصلہ ہے۔ ممکنہ خطرے کے پیش نظر انتظامیہ نے بچوں کو ایک کلومیٹر دور کلکھیا کے سرکاری سکول میں منتقل کر دیا ہے۔ گرانٹ نمبر 12 گاؤں کو برسوں سے فلڈ زون قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود یہاں گرام پنچایت بنائی گئی۔ پنچایتی انتخابات ہوئے، اور گاؤں کو سرکاری اسکیموں سے فائدہ ہوا۔ سکول بھی چلتا رہا۔ گاؤں والے سوال کر رہے ہیں کہ اگر انتظامیہ کو کٹاؤ کا علم تھا تو مستقل بحالی کیوں نہیں کی گئی۔ گزشتہ سال سیلاب اور کٹاؤ میں 122 مکانات دریا میں بہہ گئے تھے جس سے تقریباً 150 خاندان بے گھر ہو گئے تھے۔ اس وقت تقریباً 200 خاندان گاؤں سے دو کلومیٹر دور پشتے پر رہ رہے ہیں۔ وہ ترپالوں، جھونپڑیوں اور کھلے آسمان تلے رہ رہے ہیں۔ ان کی کھیتی باڑی، روزگار اور ذریعہ معاش ختم ہو چکا ہے۔ دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ وہ تین سال سے اسی طرح زندگی گزارنے پر مجبور ہیں لیکن تاحال مستقل بحالی کا بندوبست نہیں کیا گیا۔ رام پتی نے کہا، ہمارا خاندان تین سالوں سے بندھوں پر رہ رہا ہے۔ ہر مان سون کے موسم میں ہمیں پھر سے بے گھر ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ اب لوگوں کا اعتماد ٹوٹ چکا ہے۔ نگھاسن کے ایس ڈی ایم راجیو نگم نے بتایا کہ انتظامیہ کی ٹیم مسلسل علاقے کی نگرانی کر رہی ہے۔ گرانٹ نمبر 12 ایک گاؤں ہے جسے فلڈ زون قرار دیا گیا ہے۔ جن کے گھر پچھلے سال بہہ گئے تھے ان کو قواعد کے مطابق معاوضہ دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ دیہاتیوں کی حفاظت انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے اور انہیں محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی مسلسل ترغیب دی جا رہی ہے۔ بیجوا میں گولا کے تحصیلدار ارون کمار نے بھی دریائے شاردا کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے بھیرا، ریوتی پوروا، رام نگر، آشادھی اور پوجا گاؤں کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ کھاتہ داروں کو ضروری ہدایات دی گئیں۔

سپا کی اندرونی کشمکش ایک بار پھر اٹھا رہی ہے سر

ایم پی نے کانفرنس میں کی شرکت، لیکن چار ایم ایل ایز رہے غائب

مراد آباد:19 جولائی (پی این ایس) سماج وادی پارٹی، جو برہمن برادری کے ساتھ اتحاد کرکے 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے حکمت عملی بنانے میں مصروف تھی، ہفتے کے روز اپنی ہی پارٹی کے اندر سیاسی اختلافات کو چھپا نہیں سکی۔ بدھ وہار کے وائٹ ہاؤس میں منعقدہ برہمن کانفرنس میں پارٹی کے چاروں ایم ایل ایز غیر حاضر رہے۔ بلیا کے رکن پارلیمنٹ سناتن پانڈے مہمان خصوصی تھے، جن کے ساتھ مراد آباد کی رکن پارلیمنٹ روچی ویرا بھی اسٹیج پر موجود واحد عوامی نمائندہ تھیں۔ باقی پروگرام کا انحصار تنظیم پر تھا۔ پارٹی، جسے ڈویژن کی چھ اسمبلی سیٹوں پر بی جے پی کے خلاف سخت جوابی حملہ کرنا تھا، وہ اپنے ایم ایل ایز کو بھی ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا نہیں کرسکی۔ اس سے پارٹی کے اندر تال میل پر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ کانٹھ کے ایم ایل اے کمال اختر، مراد آباد دیہی ایم ایل اے ناصر قریشی، بلاری ایم ایل اے فہیم عرفان، اور ٹھاکردوارہ کے ایم ایل اے نواب جان اس تقریب سے غیر حاضر رہے۔ یہ سوالات اٹھائے جا رہے ہیں کہ اہم پارٹی کانفرنس میں چار ایم ایل ایز کی غیر حاضری محض اتفاق تھا یا اندرونی کشمکش کی کوئی اور علامت۔ ضلع صدر جیویر سنگھ یادو نے بتایا کہ تمام عوامی نمائندوں کو اس تقریب کی اطلاع دی گئی ہے۔ ان کے مطابق کانٹھ کے ایم ایل اے کمال اختر امروہہ میں پارٹی کے ریاستی صدر کے پروگرام میں شامل ہونے میں مصروف تھے اس لیے وہ شرکت نہیں کر سکے۔ دریں اثنا، دیہی ایم ایل اے ناصر قریشی لکھنؤ میں تھے اور اس تقریب میں شرکت نہیں کر سکے۔ تاہم ناصر قریشی کا بیان ضلع صدر کے دعوے کی مکمل نفی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ پچھلے کچھ دنوں سے لکھنؤ میں تھے اور اس تقریب سے لاعلم تھے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ضلع صدر نے ان کے دفتر کو معلومات بھیجی ہوں گی، لیکن انہیں ذاتی طور پر موصول نہیں ہوئی۔ ٹھاکردوارہ کے ایم ایل اے نواب جان کے جواب نے بھی کئی سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس تقریب سے آگاہ ہیں تاہم تاریخ کا تعین کرنا ہوگا۔ انہوں نے اپنی ٹیم کو اس تقریب میں شرکت کی ہدایت کی تھی جب کہ وہ کسی کام سے ڈھاکیہ میں تھے۔ ضلع صدر بلاری کے ایم ایل اے فہیم عرفان کی غیر حاضری کی واضح وجہ بتانے میں بھی ناکام رہے۔ انہوں نے کہا کہ معلومات بھیج دی گئی ہیں، لیکن ان کی غیر حاضری کی وجہ معلوم نہیں ہے۔

کانوڑ یاترا کے پیش نظر مختلف تھانوں میں امن کمیٹی کی میٹنگوں کا انعقاد

سی او دیپک کمار کی یاترا کے دوران پولیس انتظامیہ کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل

بلندشہر 19/جولائی (پریس ریلیز) آئندہ ماہ میں منعقد ہونے والی کانوڑ یاترا کی پرامن تکمیل کو یقینی بنانے کے لیے ضلع پولیس نے اہم اقدامات کیے ہیں۔ اس ضمن میں ڈسٹرکٹ پولیس کی تمام انتظامی اکائیوں، بشمول سرکل آفیسر (سی او) اور تھانہ انچارجوں نے اپنے متعلقہ حلقوں میں خصوصی امن کمیٹی کی میٹنگوں کا انعقاد کیا۔ ان میٹنگوں کا بنیادی مقصد پولیس اور عوام کے درمیان رابطے کو مزید مستحکم کرنا اور یاترا کے دوران امن و امان کی صورتحال کو برقرار رکھنے کے لیے اجتماعی کوششوں کو یقینی بنانا تھا۔ پولیس انتظامیہ نے شرکاء سے رابطہ کیا اور کانوڑ یاترا کے دوران امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری رہنما خطوط جاری کیے۔ سی او سکندرآباد دیپک کمار نے میٹنگ کے دوران کہا کہ عوام پولیس انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کریں تاکہ یاترا کو محفوظ اور پرامن طریقے سے مکمل کرایا جائے، یاترا کے دوران کوئی نئی روایت شروع نہ کی جائے اور پہلے سے طے شدہ راستوں اور اوقات پر سختی سے عمل کیا جائے، ڈی جے، ساؤنڈ ایمپلیفائر اور دیگر آلات کے استعمال کو سپریم کورٹ اور حکومت کی طرف سے مقرر کردہ معیارات کے مطابق استعمال کیا جائے، یاترا کے دوران کسی بھی قسم کے اشتعال انگیز، قابل اعتراض، یا مذہبی/فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکانے والے گانوں، نعروں یا سرگرمیوں سے مکمل اجتناب کیا جائے، ایسا نہ کرنے والوں پر سخت کارروائی کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا پر گمراہ کن، جھوٹی، یا اشتعال انگیز پوسٹ، تصاویر اور ویڈیوز کو پھیلانے سے گریز کریں، ٹریفک نظام کو برقرار رکھنے کے لیے عوام سے درخواست کی گئی کہ وہ ٹریفک قوانین کی پاسداری کریں۔ کانوڑ یاترا کے دوران امن وامان کو متاثر کرنے والے کسی بھی سماج دشمن عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ میٹنگ میں شریک تمام معززین اور کمیٹی کے عہدیداروں نے پولیس انتظامیہ کے اس اقدام کو سراہا اور اپنی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے کانوڑ یاترا کی پرامن اور محفوظ تکمیل کو یقینی بنانے میں اپنی اجتماعی شرکت کے عزم کا اعادہ کیا۔

پندرہ سال پرانے تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے نوجوان نے استاد کو ٹکر ماری

ملزم نوجوان پر ایکسیڈنٹ کرنے کی بھی دھمکی دینے کا الزام، پولیس میں دی تحریر

بلندشہر 19/جولائی (پریس ریلیز) جہانگیر آباد علاقے کے گاؤں جسر میں ایک عجیب واقعہ سامنے آیا ہے۔ ایک سابق طالب علم نے 15 سال قبل مارے گئے تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے اپنے استاد کو موٹر سائیکل سے ٹکر ماردی۔ تاہم استاد کو چوٹ تو نہیں آئی لیکن واقعے کے بعد ملزم نے ٹیچر کو دھمکی دے کر موقع سے فرار ہو گیا۔ متاثرہ ٹیچر نے امرگڑھ پولیس چوکی میں شکایت درج کراتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اطلاع کے مطابق جہانگیر آباد کے رہنے والے پشپیندر شرما تقریباً 15 سال قبل علاقے کے ایک پرائیویٹ اسکول میں پڑھاتے تھے۔ اس دوران جسر گاؤں کا ایک لڑکا ان کا طالب علم تھا۔ متاثرہ کے مطابق 18 جولائی کو صبح 9 بجے کے قریب وہ جسر گاؤں کے پرائمری اسکول میں اپنی بیوی کو چھوڑنے بائک سے جا رہے تھے۔ پشپیندر کی بیوی اسی اسکول میں شکشا متر کے طور پر کام کرتی ہے۔ اسی دوران راستے میں طالب علم اپنی بائک سے ٹیچر کی بائک میں جان بوجھ کر ٹکر ماردی۔ اس کے بعد ملزم نے کہا کہ 15 سال پہلے جو تھپڑ مارا تھا میں اس کا بدلہ ضرور لوں گا، میں تیرا ایکسیڈنٹ کروں گا۔ دھمکی دیتا ہوا موقع سے فرار ہو گیا۔ ٹیچر کا الزام ہے کہ اس نے کلاس کے دوران نظم وضبط برقرار رکھنے کے لیے طالب علم کو تھپڑ مارا تھا۔ جس کی انہیں ٹھیک سے یاد بھی نہیں ہے۔ اسی بات کو طالب علم 15 سال سے دل میں رکھے ہوئے ہے۔ اس واقعے کے بعد ٹیچر نے امرگڑھ پولیس چوکی میں شکایت درج کراتے ہوئے ملزم کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس چوکی انچارج وشال چودھری نے بتایا کہ پولیس معاملے کی جانچ کر رہی ہے، ملزم کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

ذکرِ حسین میں امداد عابدی نے پیش کیا مرثیہ رقت آمیز ماحول میں سلیم امروہوی نے سلام پڑھا، عزاداروں کی آنکھیں ہوئی نم

امروہہ/غازی آباد: دہلی این سی آر کے غازی آباد میں نواسۂ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کی یاد میں ایک پروقار مجلسِ عزاء ذکرِ حسین کا انعقاد کیا گیا، جس میں معروف ماہرِ تعلیم امداد عابدی اور نامور اصلاحی فکر کے شاعر سلیم امروہوی نے بارگاہِ حسینی میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ مجلس کے دوران امروہہ کی شخصیت امداد عابدی نے حضرت امام حسین کی شہادت پر مبنی انتہائی دردناک اور دلدوز مرثیہ پیش کیا، جسے سن کر وہاں موجود تمام عزاداروں کے دل بھر آئے اور پورا ماحول سوگوار ہو گیا۔ اس سے قبل سلیم امروہوی نے اپنے مخصوص اور پرعزم و پردرد انداز میں سلام پیش کیا۔ مجلس کی دوران جب سلیم امروہوی کی پردرد آواز میں مشہور زمانہ سلام "گھبرائے گی زینب..." پڑھا گیا، تو کربلا کے مصائب اور اہلبیانِ حرم کی بے بسی کو یاد کر کے محفل میں رقت آمیز منظر پیدا ہو گیا اور عاشقانِ حسین کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اس موقع پر موجود تمام سوگواران نے شہدائے کربلا کے صبر، استقامت اور مظلومیت کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مجلس میں خصوصی طور پر ڈاکٹر حسن جمال عابدی، وہاب رضوی، کمال امروہوی، ڈاکٹر جوہر نقوی، فہیم حیدر، سید رضا عابدی، ریاض عابدی، سیف عابدی، سید اظہر نقوی امروہوی، حسن عباس نقوی، اور یوسف رضا امروہوی ودیگر افراد موجود تھے۔

بلیا پولیس کی بڑی کارروائی، بین ریاستی گاڑی چور گروہ کے 5 ملزمان گرفتار

بلیا:19 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کی بلیا پولیس نے ایک بین ریاستی گاڑی چور گروہ کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے تصادم کے بعد 5 ملزمین کو گرفتار کر لیا ہے، جن میں ایک ملزم پولیس کی جوابی کارروائی میں زخمی ہو گیا۔ زخمی ملزم کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا اور معاملے میں مزید کارروائی کی جا رہی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سنجے ورما نے بتایا کہ دیر رات بہریا تھانے کی پولیس کو ایک مخبر سے اطلاع ملی تھی کہ گاڑیاں چوری کرنے والے گروہ کے کچھ ارکان چوری کی گئی گاڑی اور دیگر سامان فروخت کرنے کی غرض سے بہریا کے راستے بہار جانے والے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے فوری کارروائی کی، اور کولا باجرائے کے قریب مشتبہ افراد کے گھیراؤ کی کوشش کی۔ اے ایس پی سنجے ورما کے مطابق پولیس نے جب ملزمین کو گھیرا، تو ان لوگوں نے پولیس ٹیم پر جان لیوا حملہ کیا۔ اپنے دفاع میں پولیس نے کم از کم طاقت کا استعمال کرتے ہوئے جوابی فائرنگ کی۔ اس دوران ایک ملزم کے پیر پر گولی لگی، جبکہ اس کے 4 دیگر ساتھیوں کو گھیر کر موقع سے گرفتار کر لیا گیا۔ زخمی ملزم نے پوچھ تاچھ کے دوران اپنا نام ہیمنت سنگھ، ساکن کرداڑی، گڑھوار بتایا۔ جبکہ گرفتار دیگر ملزمین کی شناخت انوج اپادھیائے، دنیش سریواستو، آکاش سنگھ اور جئے کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ ابتدائی پوچھ تاچھ میں ملزمین نے اعتراف کیا کہ انہوں نے ضلع کے مختلف تھانہ علاقوں سمیت دیگر مقامات سے متعدد گاڑیاں چوری کی ہیں۔ پولیس اب ان لوگوں کے مجرمانہ ریکارڈ اور دیگر ریاستوں میں سرگرم ان کے نیٹ ورک کی بھی جانچ کر رہی ہے۔ پولیس نے ملزمین کے قبضے سے ایک غیر قانونی دیسی پستول، ایک زندہ کارتوس، ایک خالی کارتوس، چوری کی گئی 11 موٹر سائیکلیں، ایک ٹریکٹر ٹرالی اور دیگر چوری کے سامان برآمد کیے ہیں۔ تصادم میں زخمی ہونے والے ہیمنت سنگھ کو فوری علاج کے لیے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر بھیجا گیا، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ پولیس نے سبھی ملزمین کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے اور پوچھ تاچھ کی جا رہی ہے۔

جامعۃ القدسیات شکشا سمیتی دیوبند نے غریب اور ضرورت مند خواتین کو سلائی مشین اور کٹ تقسیم کیں

دیوبند، 19/جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) جامعۃ القدسیات للبنات شکشا سمیتی دیوبند کی جانب سے غریب اور ضرورت مند خواتین کو روزگار فراہم کرنے کے لئے سلائی مشین اور کٹ تقسیم کیں، سمیتی کے مقامی دفتر پر منعقدہ تقریب میں تنظیم کے سکریٹری قاری عامر عثمانی نے کہا کہ زندگی میں کئی بار ہم بڑے مسائل پر اس طرح قابو پاتے ہیں جیسے کوئی ہمارا ساتھ دے رہا ہو۔ اس طاقت کو انسانیت کی خدمت اور لوگوں کی دعاء کہتے ہیں۔ جامعۃ القدسیات شکشا سمیتی دیوبند کی جانب سے شہر کی آٹھ کچی آبادیوں میں غریبوں کے لئے طبی کیمپ کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اسی کڑی کے طور پر تمام ذاتوں اور مذاہب کی ضرورت مند خواتین کا سروے کیا گیا اور مستحق خواتین کو سلائی مشین اور کٹ تقسیم کیں گئی۔ تنظیم کی صدر فخر جہاں اور محترمہ خالدہ عثمانی نے کہا کہ شہر میں بہت سی ایسی خواتین ہیں جن کو سلائی مشین کی بہت زیادہ ضرورت ہے، انہوں نے کہا کہ اگر اہل خیر حضرات جامعۃ القدسیات شکشا سمیتی دیوبند کی مدد کرتے ہیں، تو اور کئی ساری ضرورت مند خواتین کو سلائی مشین اور کٹ مفت میں دی جا سکتی ہیں، انہوں نے کہا کہ غریب اور ضرورتمند کی خدمت سے بہت ثواب ملتا ہے اس لئے صاحب ثروت لوگوں کو ہمیشہ اس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ اس دوران قاری شاہد، مقیم عباسی اور محمد ارمان سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ وہیں مشین مفت میں حاصل کرنے والی خواتین کا کہنا تھا کہ اب سلائی مشین ملنے کے بعد وہ کپڑے سی کر اپنا اور اپنے اہل وعیال کا پیٹ بھریں گی۔

دیوبند کوتوالی انچارج کپل دیو نے کاوڑ روٹ کا معائنہ کیا

دیوبند، 19/جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) آئندہ چند دنوں میں شروع ہونے والی کاوڑ یاترا کے مد نظر دیوبند کوتوالی انچارج کپل دیو نے یوپی اتراکھنڈ بارڈر پر پہنچ کر کاوڑ روٹ کا معائنہ کیا اور حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیتے ہوئے ماتحت افسران کو ضروری احکامات جاری کئے۔ اس موقع پر کوتوالی انچارج کپل دیو نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کاوڑ یاترا کے مدنظر عقیدت مندوں کے لئے جو خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں وہ ان سے مطمئن ہیں، انہوں نے بتایا کہ کاوڑ روٹ پر خرافاتیوں پر نظر رکھنے کے لئے اضافی پولیس اہلکاروں کو تعینات کرنے کی ہدایت جاری کر دی گئیں ہیں۔ انہوں نے ہندو اور مسلم سماج کے لوگوں سے امن وقانون کی صورتحال کو برقرار رکھنے میں تعاون کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ نے کانوڑ یاترا کے پرامن انعقاد کو یقینی بنانے کیلئے سکیورٹی کے وسیع تر انتظامات کیے ہیں۔

عزاخانۂ مولانا عبداللہ واعظ ظفرآبادی میں سالانہ مجلس عزاء کا انعقاد

بارہ بنکی، (): سال گزشتہ کی طرح اس سال بھی ضلع بارہ بنکی کے قادر پور منسارہ واقع مولانا عبداللہ واعظ ظفرآبادی کے عزاخانے پر 2 صفر المظفر کو 9 بجے شب میں منعقد ہوئی۔ مجلس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے مولوی سید محمد مجتبیٰ نے کیا بعدہ نجم الحسن، عزمی بارہ بنکوی، سبحان محمد، جعفر سنگورہ نے پیش خوانی کے فرائض کو انجام دیا۔ سالانہ مجلس عزا کو معروف خطیب اہلبیت "مولانا سید عابد رضا رضوی (پروفیسر جامعہ ایمانیہ ناصریہ جون پور) نے خطاب کیا۔ اس موقع پر انجمن معین العزاء موتک پور اور انجمن فروغ العزاء دیورہ سادات نے اپنے مخصوص انداز میں نوحہ خوانی کے فرائض انجام دیئے۔ مجلس میں سیدواڑے کے مومنین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ختم مجلس پر مولانا عبداللہ نے تمام شرکت کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔

نیوشمع لیبارٹریز نے علی گڑھ میں سی ایم ای پروگرام کو پہنایا عملی جامہ

علی گڑھ:19 جولائی (پی این ایس) نیوشمع لیبارٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، دہلی کے زیر اہتمام کلیان سنگھ ہیی ٹیٹ سینٹر، وائس رائے بینکوئٹ ہال، لال ڈگی، علی گڑھ میں "یونانی میڈیسن: قدرتی شفا کی طاقت" کے موضوع پر ایک کامیاب Continuing Medical Education (CME) پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس علمی وطبی نشست میں علی گڑھ اور اطراف کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے معزز اطباء، طبی ماہرین اور شعب ؟ طب سے وابستہ افراد نے بھرپور شرکت کی۔ پروگرام کا مقصد یونانی طب کی سائنسی بنیادوں، جدید دور میں اس کی افادیت اور معیاری ادویات کے ذریعہ مریضوں کو بہتر علاج فراہم کرنے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنا تھا۔ پروگرام میں ڈاکٹر عبداللہ خان Textiles& Nonwovens (Business Development Manager) نے نیوشمع لیبارٹریز کی مختلف معیاری یونانی ادویات، جن میں Cholonil، Slimin، Depane، Dekabz، Immunator، Abresham، Fibnil، Menset، Sadreen اور Pilocure، Proswin، Livo SF SF*I شامل ہیں، پر جامع اور معلوماتی پریزنٹیشن پیش کی۔ انہوں نے ان ادویات کے استعمال، افادیت اور طبی اہمیت پر تفصیلی گفتگو کی۔ اس کامیاب پروگرام کی صدارت جنرل منیجر، سیلز انوار الحق نے کی، جبکہ ڈاکٹر حسان احمد، محمد راشد، مسرور احمد، خرم اور ٹیم نے پروگرام کے انعقاد اور انتظامات میں اہم کردار ادا کیا۔

شاہجہاں پور میں گنا کسان خوشحالی کی راہ پر گامزن

ریاستی حکومت کی کسان دوست پالیسیوں سے گنا کی کاشت، بروقت ادائیگی اور دیہی معیشت کو نئی رفتار

لکھنؤ۔ 19 جولائی اتر پردیش کی دیہی معیشت اور زرعی شعبے کی مجموعی ترقی میں گنے کی فصل نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ریاستی حکومت کی کسان دوست پالیسیوں، جدید ٹیکنالوجی پر مبنی نظام اور موثر انتظامات کے نتیجے میں آج گنا پیدا کرنے والے کسانوں کو ان کی پیداوار کی مناسب قیمت بروقت حاصل ہو رہی ہے۔ ضلع شاہجہاں پور میں گنا کی ترقی، تکنیکی جدید کاری اور قیمت کی ادائیگی کے شعبے میں ایک تاریخی اور قابلِ ذکر پیش رفت درج کی گئی ہے۔ اس کامیابی سے ایک جانب کسانوں کی معاشی حالت مضبوط ہوئی ہے، تو دوسری جانب پورے ضلع کی دیہی معیشت کو بھی نئی اور مثبت رفتار ملی ہے۔ ضلع شاہجہاں پور میں گنے کی کاشت کا دائرہ انتہائی وسیع ہے اور اس وقت تقریباً ایک لاکھ تین ہزار ہیکٹیئر رقبے پر گنے کی فصل کاشت کی جا رہی ہے۔ محکمہ گنا ترقی کی جانب سے روزا، نگوہی، پوایاں اور تلہر میں قائم چار گنا ترقیاتی کونسلوں کے ذریعے ریاستی حکومت کی مختلف فلاحی اسکیموں اور ترقیاتی پروگراموں پر موثر عمل درآمد یقینی بنایا جا رہا ہے۔ ضلع میں قائم کوآپریٹو گنا ترقیاتی کمیٹی روزا و پوایاں اور شوگر مل کمیٹی تلہر کے ذریعے تقریباً ایک لاکھ چھیانوے ہزار گنا سپلائی کرنے والے کسان اراکین کو کھاد، بیج اور دیگر زرعی لوازمات بروقت فراہم کیے جا رہے ہیں، جس سے کاشتکاری آسان اور کم لاگت والی ہوئی ہے۔ اس وقت ضلع میں پانچ شوگر ملیں مکمل صلاحیت کے ساتھ کام کر رہی ہیں، جن میں تلہر اور پوایاں کی کوآپریٹو شوگر ملیں جبکہ نگوہی، روزا اور مقصود اپور کی نجی شعبے کی شوگر ملیں شامل ہیں۔ ریاستی حکومت اور ضلعی انتظامیہ کی مسلسل رہنمائی اور بہتر تال میل کے باعث یہ تمام شوگر ملیں کسانوں کے معاشی استحکام کا اہم مرکز بن چکی ہیں۔ ضلع میں گنے کی خرید، تولائی اور قیمت کی ادائیگی کا پورا نظام مکمل شفافیت اور منظم انداز میں چلایا جا رہا ہے، جس کے باعث شوگر ملوں پر کسانوں کا اعتماد مزید مضبوط ہوا ہے۔ پیرائی سیزن 2025-26 کے دوران شاہجہاں پور کی شوگر ملوں پر گنے کی قیمت کی مد میں مجموعی طور پر 1029.11 کروڑ روپے واجب الادا ہوئے، جن میں سے اب تک 923.60 کروڑ روپے براہِ راست کسانوں کے بینک کھاتوں میں منتقل کیے جا چکے ہیں۔ یہ مجموعی واجب الادا رقم کا 89.75 فیصد ہے، جو ضلع میں ادائیگی کے موثر نظام کی عکاسی کرتا ہے۔ خصوصی طور پر نگوہی، روزا، تلہر اور پوایاں شوگر ملوں نے کسانوں کو گنے کی قیمت کی سو فیصد ادائیگی مکمل کر دی ہے، جو ریاستی حکومت کی واضح پالیسی اور ضلعی انتظامیہ کے عزم کا ثبوت ہے۔ گنے کی قیمت کی ادائیگی میں اس تاریخی تیزی کا بڑا سبب ریاستی حکومت کی جانب سے سختی سے نافذ کیا گیا ایسکرو اکاؤنٹ نظام ہے۔ اس شفاف نظام کے تحت شوگر ملوں کو چینی کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی کا ایک مقررہ حصہ صرف گنے کی قیمت کی ادائیگی کے لیے محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ اسی اکاؤنٹ سے ڈی بی ٹی (ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر) کے ذریعے رقم براہِ راست کسانوں کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جاتی ہے، جس سے بچولیوں کا کردار مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے۔ اسی کے ساتھ کسانوں کی بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاستی حکومت نے وقتاً فوقتاً ریاستی مشاورتی قیمت (SAP) میں اضافہ کیا ہے، جس سے کسانوں کی آمدنی میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ گنے کی سپلائی اور مارکیٹنگ کے نظام کو مکمل طور پر شفاف اور دلالوں سے پاک بنانے کے لیے ریاستی حکومت نے اسمارٹ گنا کسان منصوبے کے تحت ای-گنا ایپ اور آن لائن ویب پورٹل کی سہولت فراہم کی ہے۔ اس ڈیجیٹل نظام کے ذریعے شاہجہاں پور کے لاکھوں کسان اپنے موبائل فون پر گنے کے سروے، سٹہ، بنیادی کوٹہ، پرچی کے اجرا اور تولائی سے متعلق تمام معلومات حقیقی وقت میں حاصل کر رہے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ کی مربوط کوششوں سے پرچی جاری کرنے کا نظام مکمل طور پر خودکار اور غیر جانبدار بنا دیا گیا ہے، جس سے گنا مافیا پر مکمل روک لگی ہے اور حقیقی کسانوں کو اپنی پیداوار شوگر ملوں تک پہنچانے میں غیر معمولی سہولت حاصل ہوئی ہے۔ ریاستی حکومت نے بروقت ادائیگی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ شوگر ملوں کی مالی حالت بہتر بنانے کے لیے گنے کو توانائی کے اہم ذریعہ کے طور پر بھی فروغ دیا ہے۔ ریاست میں نافذ جامع **ایتھانول پالیسی ** کے تحت گنے کے رس اور شیرے سے سبز توانائی پیدا کی جا رہی ہے، جس سے شوگر ملوں کو اضافی آمدنی حاصل ہو رہی ہے اور وہ کسانوں کو بروقت ادائیگی کرنے کے قابل ہوئی ہیں۔ اسی طرح پرانی شوگر ملوں کی تجدید اور ان کی پیرائی صلاحیت میں اضافہ کیا گیا ہے، جس سے کسانوں کے کھیتوں میں کھڑا گنا بروقت ملوں تک پہنچ رہا ہے۔ زرعی لاگت کم کرنے اور پیداوار بڑھانے کے لیے ضلعی انتظامیہ اور زرعی ترقیاتی منصوبوں کے تحت کسانوں کو جدید زرعی مشینری رعایتی نرخوں پر فراہم کی جا رہی ہے۔ ٹرینچ پلانٹر، ریٹون مینجمنٹ ڈیوائس اور جدید بوائی کے آلات پر بھاری سبسڈی دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ موسمیاتی تبدیلی اور بیماریوں سے تحفظ کے لیے اعلیٰ معیار، جلد پکنے والی اور بیماریوں سے مزاحم گنے کی جدید اقسام کے بیج مفت یا رعایتی نرخوں پر تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ پانی کے تحفظ اور بہتر پیداوار کے لیے ڈرپ آبپاشی اپنانے والے کسانوں کو خصوصی مالی امداد اور تکنیکی رہنمائی بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ گنا پیدا کرنے والے کسانوں کو مقامی سطح پر بہتر مارکیٹ فراہم کرنے اور روزگار کے مواقع بڑھانے کے لیے ریاستی حکومت نے کھانڈساری **اور گڑ کی صنعت کو بھی خصوصی فروغ دیا ہے۔ نئی آن لائن کھانڈساری لائسنسنگ پالیسی کے تحت شفاف اور تیز رفتار انداز میں لائسنس جاری کیے جا رہے ہیں، جس سے شاہجہاں پور کے دیہی علاقوں میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے پروسیسنگ یونٹس قائم ہوئے ہیں اور کسانوں کو اپنی پیداوار فروخت کرنے کے لیے مقامی سطح پر مضبوط متبادل بازار میسر آیا ہے۔ شاہجہاں پور میں گنا کی ترقی اور بروقت ادائیگی کے میدان میں حاصل ہونے والی یہ کامیابی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ریاستی حکومت کی کسان دوست پالیسیاں اور ضلعی انتظامیہ کی موثر کارکردگی کسانوں کی زندگی میں مثبت تبدیلی لا رہی ہیں۔ کسانوں کی بڑھتی ہوئی آمدنی سے مقامی بازاروں میں تجارتی اور معاشی سرگرمیوں کو نئی تقویت ملی ہے اور دیہی خوشحالی کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ ریاستی حکومت مستقبل میں بھی کسانوں کی آمدنی میں اضافہ، پیداوار میں بہتری اور گنے کی قیمت کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے پوری سنجیدگی اور عزم کے ساتھ مسلسل کام کرتی رہے گی۔

جدید سہولیات سے آراستہ ہوگی کاشی: وزیر اے کے شرما

کاشی کی قدیم وراثت کو محفوظ رکھتے ہوئے جدید موبیلیٹی حل تیار کرنا وقت کی ضرورت: اے کے شرما

لکھنؤ: 19 جولائی۔ کاشی کی تاریخی اور قدیم شناخت کو محفوظ رکھتے ہوئے بھیڑ کے انتظام اور پائیدار شہری نقل و حمل (سسٹین ایبل موبیلیٹی) کے موثر حل تیار کرنے کی سمت میں ایک اہم پہل کے طور پر ہوٹل کلارک میں سسٹین ایبل سٹیز چیلنج پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی اتر پردیش کے شہری ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما تھے۔ اپنے خطاب میں وزیر اے کے شرما نے کہا کہ کاشی دنیا کے قدیم ترین زندہ شہروں میں سے ایک ہے، جس کی ثقافتی، روحانی اور تاریخی شناخت پوری دنیا میں منفرد ہے۔ اس شاندار وراثت کو برقرار رکھتے ہوئے شہریوں، عقیدت مندوں اور سیاحوں کو جدید اور بہتر سہولیات فراہم کرنا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ وزیر شرما نے کہا کہ سال 2014 میں وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے کاشی سے رکن پارلیمنٹ منتخب ہونے کے بعد شہر میں بے مثال ترقیاتی کام ہوئے ہیں۔ سڑکوں، گھاٹوں، سیاحت، بنیادی ڈھانچے اور شہری سہولیات کے شعبے میں وسیع تبدیلی آئی ہے، جس کے نتیجے میں ملک اور بیرونِ ملک سے آنے والے سیاحوں اور عقیدت مندوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ ہی بھیڑ کے انتظام اور آسان آمد و رفت جیسی نئی چیلنجز بھی سامنے آئی ہیں، جن کا حل جدید ٹیکنالوجی، ڈیٹا پر مبنی انتظام اور اختراعی طریقوں کے ذریعے تلاش کرنا ضروری ہے۔ جناب شرما نے کہا کہ کاشی کی شناخت اس کی قدیم ثقافت، تنگ گلیوں اور مذہبی وراثت سے ہے۔ اس لیے ترقی کا ہر ماڈل ایسا ہونا چاہیے جو وراثت کے تحفظ اور جدید شہری انتظام کے درمیان توازن قائم کرے۔ انہوں نے کہا کہ نئی ٹیکنالوجی، اسمارٹ موبیلیٹی حل اور عوامی شراکت داری کے ذریعے کاشی کو عالمی معیار کا محفوظ اور آسان شہر بنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ""سسٹین ایبل سٹیز چیلنج"" جیسے پروگرام ماہرین، پالیسی سازوں اور انتظامیہ کے درمیان تبادلۂ خیال کا مضبوط پلیٹ فارم ثابت ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان پروگراموں کے ذریعے حاصل ہونے والی تجاویز مستقبل میں کاشی کے بھیڑ انتظام، ٹریفک نظام اور پائیدار شہری ترقی کی سمت طے کرنے میں اہم کردار ادا کریں گی۔ پروگرام میں وارانسی ڈویژن کے کمشنر جناب ایس راج لنگم اور میونسپل کمشنر جناب ہمانشو ناگپال نے کہا کہ بنارس کی تنگ گلیوں، گنجان آبادی والے علاقوں اور مسلسل بڑھتے ہوئے عقیدت مندوں و سیاحوں کی آمد و رفت کو منظم کرنے کے لیے نئے نظریات اور اختراعی حل اپنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ماڈل تیار کیا جانا چاہیے جو وراثت کے تحفظ، شہری سہولیات اور جدید شہری انتظام کے درمیان بہتر تال میل قائم کر سکے۔

گونڈہ میں نقلی اور نشہ آور ادویات کے غیر قانونی کاروبار پر ایف ایس ڈی اے کا بڑا وار

بغیر لائسنس چلنے والے تین غیر قانونی گوداموں پر چھاپہ

ایک کروڑ 13 لاکھ روپے کی ادویات ضبط

لکھنؤ: 19 جولائی۔ غیر قانونی اور نقلی ادویات کے نیٹ ورک پر مؤثر روک لگانے کی پالیسی کے تحت موصولہ خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ایس ڈی اے) ہیڈکوارٹر، لکھنؤ کی ہدایات پر ضلع گونڈا کے بریار پوروا، سونار گلی، بڑگاؤں، تھانہ کوتوالی نگر کے علاقے میں 9 اضلاع کے ڈرگ انسپکٹروں اور مقامی پولیس فورس کی مشترکہ ٹیم نے مسلسل تین دن، 16، 17 اور 18 جولائی 2026 تک بڑے پیمانے پر چھاپہ ماری اور ضبطی کی کارروائی انجام دی۔ موصولہ خفیہ اطلاع کی بنیاد پر مشترکہ ٹیم گونڈا-بلرام پور روڈ جیین نگرہ، بڑگاؤں میں واقع امن فارماسیوٹیکلز کی جانچ کے لیے پہنچی، لیکن جانچ کے دوران مذکورہ فرم مقررہ پتے پر چلتی ہوئی نہیں پائی گئی اور نہ ہی وہاں کوئی سائن بورڈ موجود تھا۔ اس کے بعد جانچ ٹیم نے فرم کے مالک امن کساودھن کے گھر پہنچ کر معلومات حاصل کیں، جہاں امن کے بھائی شیوم کساودھن ولد پرمود کساودھن نے ٹیم کو بتایا کہ وہ اور اس کا بھائی فرم کا کاروبار بریار پوروا، بھٹہ سونار گلی، بڑگاؤں میں چلاتے ہیں، جہاں ان کے پاس ادویات سے متعلق کوئی قانونی لائسنس موجود نہیں ہے۔ جانچ کے دوران ہی ٹیم کو ان کے ذریعے چلائے جا رہے مزید دو گوداموں کا بھی پتہ چلا، جو بغیر کسی قانونی ڈرگ لائسنس کے غیر قانونی طور پر چلائے جا رہے تھے۔ چھاپے کے دوران جب ٹیم نے ان مقامات پر فروخت کے لیے رکھی اور ذخیرہ کی گئی ادویات کے قانونی خرید و فروخت کے ریکارڈ، خریداری کے بل اور اسٹاک رجسٹر طلب کیے تو آپریٹرز کوئی بھی قانونی دستاویز پیش کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہے۔ تین دن تک جاری رہنے والی اس کارروائی میں نشے کے غلط استعمال میں استعمال ہونے والی ادویات اور دیگر ایلوپیتھک ادویات کا ایک بڑا ذخیرہ برآمد کر کے ضبط کر لیا گیا۔ ضبط کی گئی ادویات میں بڑی مقدار میں نشہ آور اور ممنوعہ ادویات شامل ہیں، جن میں کوڈین فاسفیٹ کیپسول، ٹراماڈول ہائیڈروکلورائیڈ گولیاں، پریگابلن کیپسول، سیمپیکا کیپسول، ٹراماڈول انجکشن، الپرازولام 5.0 ملی گرام گولیاں اور کوڈین فاسفیٹ سیرپ شامل ہیں۔ ضبط شدہ ادویات کی تخمینی قیمت ایک کروڑ 13 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 19 ادویات کے نمونے جانچ کے لیے حاصل کیے گئے ہیں، جنہیں فوری طور پر سرکاری لیبارٹری میں تجزیے کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ نمونوں کی جانچ رپورٹ موصول ہونے اور تفتیش مکمل ہونے کے بعد قصوروار افراد اور فرموں کے خلاف ادویات اور کاسمیٹکس ایکٹ 1940 کی متعلقہ دفعات کے تحت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ موقع سے اہم ملزمان میں سے ایک شیوم کساودھن ولد پرمود کساودھن، ساکن رانی بازار، بڑگاؤں، گونڈا کو پولیس فورس نے حراست میں لے کر گرفتار کر لیا ہے، جبکہ اس کا سگا بھائی اور اس غیر قانونی کاروبار کا شریک ملزم و اصل پروپرائٹر امن کساودھن موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ امن کساودھن کی گرفتاری کے لیے پولیس کی متعدد ٹیمیں مسلسل چھاپے مار کارروائی کر رہی ہیں۔ اس چھاپے میں بھاری مقدار میں نفسیاتی اثر رکھنے والی ادویات کے غیر قانونی کاروبار اور عوام میں نشے کے غلط استعمال کو فروغ دینے کے سنگین جرم کے تحت ملزمان کے خلاف نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینسز (این ڈی پی ایس) ایکٹ 1985 کی دفعہ 8/21 کے تحت تھانہ کوتوالی نگر، گونڈا میں ایف آئی آر نمبر 0676 مورخہ 2026.07.19 درج کرائی گئی ہے۔

رام مندر معاملہ: کانگریس کے ریاستی صدر نے رام مندر ٹرسٹ کو تحلیل کرنے کا کیا مطالبہ، سنتوں کو سونپی جائے ذمہ داری

لکھنؤ: 19 جولائی (پی این ایس) کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے نے رام مندر کے پرساد کی چوری کے لیے مرکزی حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے ٹرسٹ تشکیل دیا۔ نرپیندر مشرا، جو وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری تھے، کو ٹرسٹ کی اہم ذمہ داری دی گئی تھی۔ انہوں نے ٹرسٹ کو فوری طور پر تحلیل کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ انتظامیہ کو سنتوں اور صدیوں سے بھگوان رام مندر میں خدمات انجام دینے والوں کی نگرانی میں چلایا جانا چاہیے۔ میڈیا کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں، کانگریس کے ریاستی صدر، جنہوں نے اتوار کو شہر میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راکیش راٹھور کی رہائش گاہ کا دورہ کیا، سونم وانگچک کو لے کر بھی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ سونم وانگ چنگ اپنے لیے نہیں لڑ رہے ہیں۔ اسے زبردستی ہسپتال لے جانا قابل مذمت ہے۔ کانگریس ان کے اور طلبہ کے ساتھ کھڑی ہے۔ سیتا پور میں اے ٹی پی سی کمانڈنٹ کے پیروکار کی خودکشی کو بدقسمتی قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پیروکار نے مار پیٹ اور ہراسانی کی وجہ سے یہ قدم اٹھایا۔ آئی پی ایس افسر کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ 2027 میں کانگریس مہنگائی، بدعنوانی، رام مندر کی چوری، صحت، تعلیم، بے روزگاری وغیرہ جیسے مسائل پر مقابلہ کرے گی۔

نوجوان نسل کو عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم سے آراستہ کرنا والدین کا اہم فریضہ: زبیر ملک فلاحی

القرآن انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام ارم کانوینٹ کالج میں جلسہ تقسیم انعامات و اسناد

لکھنؤ: 19 رجولائی۔ کائنات کی مخلوقات میں سب سے بہترین مخلوق انسان ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام مخلوقات میں سب سے بہتر تخلیق انسان کی ہے اور ان کو بڑی اہم ذمہ داریاں عطاء کی ہے ذمہ داریوں کی ادائیگی اور رہنمائی کے لئے قرآن مجید جیسی عظیم کتاب دستور حیات کے طور پر دی گئی ہے زندگی گذارنے کے لئے بہترین نمونہ حیات رسولؐ اور صحابہ کی زندگیاں ہیں، جب انسان علم حاصل کرتا ہے اور شعوری طور پر عمل کرتا ہے ایک کامیاب انسان سمجھا جاتا ہے انسان علم کے بغیر مٹی کا ایک پتلا اور لکڑی کا کندہ ہے جس کو کہیں بھی رکھ دیا جائے معاشرہ میں اسکی کوئی اہمیت اور قدر نہیں ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ دین اسلام کو شعوری طور پر سمجھا جائے قرآن مجید کو اسی احساسات کے ساتھ پڑھا جائے اسکی تعلیمات اور احکامات پر عمل کیا جائے اور اسکے پیغام کو بلا تفریق مذہب وملت گھر گھر پہنچایا جائے مذکورہ خیالات کا اظہار آج القرآن انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام ارم کانوینٹ کالج عبد العزیز روڈ چوک لکھنؤ کے پروگرام ہال میں ہونے والے جلسہ تقسیم انعامات واسناد کے موقع پر کیا انہوں نے مزید اپنے خطاب میں کہا کہ اسلامی تعلیم کے حصول کے بغیر انسان پتھر اور جانور کے مانند ہے دنیا اور آخرت، جنت اور دوزخ کی حقیقت کو سمجھنے اور جاننے کے لئے قرآن وحدیث کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے پروگرام میں موجود اسکولی طلباء وطالبات اور خواتین وحضرات سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ دنیا وآخرت کی کامیابی عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے انہوں نے مزید کہا کہ آج کے موجودہ حالات میں والدین کا فریضہ ہے اپنی اولاد کو بالخصوص نوجوان نسل کو قرآن اور سائنسی تعلیمات سے مزین کریں، القرآن انسٹی ٹیوٹ کے انچارج مولانا قمر عالم ندوی نے اپنے تمہیدی گفتگو میں ادارہ کے اغراض و مقاصد اور گرمی کی چھٹیوں میں اسلامی سمر کلاسز کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی، اس موقع پر برینی اینڈ برائٹ اکیڈمی لکھنؤ کے رکن فہد محمود نے کیریئر کاؤنسلنگ پر گفتگو کی اور ادارہ کے تحت ہونے والے تعلیمی خدمات اور سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ اس موقع پر مولانا محمد اخلاق ندوی نے اپنے خطاب میں موجودہ دور کے فتنوں اور شیطانی جال سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ والدین کو دین اسلام پر چلنے نماز، تلاوت اور اذکار کی پابندی کرنے پر زور دیا انہوں نے کہا جب تک والدین دین کے پابند نہیں ہونگے اس وقت تک ہمارے بچے اور بچیاں دینی سانچے میں ڈھل نہیں سکتے، پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد غفران ندوی مظاہری نے اسلامی سمر کلاسز کی افادیت کو سراہتے ہوئے نوجوان نسل کے لئے روشن مستقبل کی ضرورت اور کامیابی کی ضمانت بتایا، پروگرام میں سات سینٹرس سے بڑی تعداد میں طلباء وطالبات کے علاوہ خواتین اور سرپرست حضرات نے شرکت کی سبھی سینٹرس کے اول، دوم، سوم، چہارم، اور پنجم پوزیشن حاصل کرنے والے تمام شرکاء کو شیلڈ، میڈل، سرٹیفکیٹ، اور کتابوں کا تحفہ بدست مہمان گرامی پیش کیا گیا، پروگرام کا آغاز قاری شمشاد کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا نعتیہ کلام خوشنما انصاری اور سید عاقب علی نے پیش کیا مولانا طفیل احمد ندوی نے نظامت کے فرائض انجام دیا انتظامی امور کی ذمہ داری عزیز انور خان، یوسف، عاقب علی، فاطمہ احمد، علمہ پروین، روچی میم، صبیحہ میم وغیرہ نے ادا کیا۔

جسٹس آنند نرائن کے استاد لکشمی نرائن رونق لکھنوی کے شعری مجموعے کا اجرا

لکھنؤ: 19 جولائی (پی این ایس) رنج وغم کی کیفیت ایک فطری اور شدید انسانی ردعمل ہے۔ جو کسی بڑے نقصان، صدمے یا عزیز و اقارب کی جدائی پر ہر کسی ہوتا ہے۔ اس کیفیت حساس دل انسان شدید اداسی، ذہنی کش مکش، تناؤ اور دلی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ لکھنؤ کے حساس دل شعراء نے "رنج وغم" کو بطور ردیف برتا، تو رنج وغم کی تاریخی حقیقت بشکل اشعار سامنے آئی، خوب خوب اشعار سننے میں آئے۔ موقع تھا "مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی کے ماہانہ مشاعرے کا، جو ہمیشہ کی طرح سینٹ روز پبلک اسکول گڑھی پیر خاں، میں ہوا۔ نظامت رضوان احمد فاروقی نے کی۔

بحیثیت صدر ممتاز صحافی وافسانہ نگار احمد ابراہیم علوی نے شرکت فرمائی اور اپنے پرجوش خطاب میں کہا۔ نوجوان شاعری کے ذریعے اردو میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اچھے اشعار کہہ رہے ہیں۔ انھیں دوسری زبانوں کے مطالعے کے ساتھ دنیا کے حالات کا بعینہ مشاہدہ کرنا چاہئے۔ بطور سرپرست محمد فاروق جاذب لکھنوی شریک مشاعرہ رہے۔ مہمانان خصوصی کی حیثیت سے مرزا شارق لاہر پوری اور محسن قدوائی نے شرکت کی اور مہمان اعزازی کے طور پر نجمی لکھنوی مشاعرے کا حصہ رہے۔ جسٹس آنند نرائن کے استاد لکشمی نرائن رونق لکھنوی کے شعری مجموعے کا رسم اجراء بدست احمد ابراہیم علوی ہوا۔ واضح رہے کتاب کے مرتب بزرگ شاعر نجمی لکھنوی ہیں، جنھیں سبھی نے مبارک باد پیش کی۔ ڈاکٹر منصور حسن خاں نے ان کے جذبے کو سراہا۔ رضوان احمد فاروقی نے کہا۔ 99 برس عمر پانے والے تعلیم یافتہ شاعر کا شعری اثاثہ شائع کرنے والا شخص بجا طور پر لائق تحسین وستائش ہے۔ انھوں نے مزید کہا لکشمی نرائن رونق لکھنوی جیسے بے لوث خادمین ادب پر تحقیقی مقالات لکھے جانے چاہئے۔ مشاعرے میں پڑھا گیا منتخب کلام درج ذیل ہے:

پیار جب اس کا اس سے سنبھلتا نہیں
کیسے دیکھے گی بیٹے کی ماں رنج وغم
جاذب لکھنوی

دوستوں کی محفل میں جب بھی مسکراتا ہوں
مجھ پہ ٹوٹ پڑتا ہے آسمان رنج وغم
مرزا شارق لاہر پوری

ہر حقیقت کے ہیں ترجماں رنج وغم
یوں ہی جاتے نہیں رائیگاں رنج وغم
نجمی لکھنوی

تونے چاہا بہت زیر کرلے ہمیں
سر نہ ہونے دیا ہم نے خم رنج وغم
محسن قدوائی

اٹھ گیا ہے زمانے سے میرا بھرم
رنج وغم رنج وغم رنج وغم رنج وغم
شیدا صدیقی

مسرور اس خیال سے مغموم ہے بہت
لائے کہاں سے ڈھونڈ کے اشعار رنج وغم
مسرور شاہ جہاں پوری

جب سے ہوا ہے باعث عرفان رنج وغم
میرے لئے ہے عیش کا سامان رنج وغم
اشعر علیگ

ایک دل سیکڑوں ہیں الم، رنج وغم
تیری زلفوں کے ہیں پیچ سخن، رنج وغم
حیدر علوی

روپڑیں جو بیاں کردیں ہم
رنج وغم، رنج وغم، رنج وغم
رضوان احمد فاروقی

ہمارے حوصلوں کو یہ نئی پرواز دیتے ہیں
سبق دیتے ہیں ہم کو اک نیا ہر بار رنج وغم
ناظم بریلوی

مولا کبھی تو بھیج مسرت کی بارشیں
بڑھتے ہی جارہے ہیں غریبوں کے رنج وغم
ڈاکٹر اقبال حسین

لے جاتے ہیں یہ اوج ثریا سے بھی پرے
فکر بشر کو دیتے ہیں رفتار رنج وغم
کاوش شوکتی

دشمنوں نے سازشیں ایسی بنی ہیں ہر طرف
زندگانی ہوگئی ہے کربلائے رنج وغم
ڈاکٹر منصور حسن خاں

سرخی چشم فلک یہ کہہ رہی ہے بار بار
سن رہے ہیں عرش والے بھی صدائے رنج وغم
ضیا تقوی

حساب رکھیں گے کب تک فضول باتوں کا
یہ زندگی ہے ملیں گے تمام رنج وغم
سریواستوا باہم

مذکورہ شعراء کے علاوہ ڈاکٹر عتیق فاروقی، نیلوفر، اعظم قریشی، ڈاکٹر عرش لکھنوی، فیضان خان وغیرہ مشاعرے کا کردار رہے نجمی لکھنوی نے ڈاکٹر منصور حسن خاں کا شکریہ ادا کیا اور منصور خاں نے جملہ شعراء کا، نیز آئندہ ردیف "مسرت" کا اعلان کیا۔ یہ مشاعرہ اگست کے تیسرے ہفتے ہوگا، ان شاءاللہ۔

سائی ہنڈا بینگلس کا نیا شوروم کا بھاگیہ شری نے کیا افتتاح

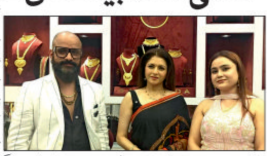

لکھنؤ، 19 جولائی، 2026۔ نامور بالی ووڈ اداکارہ بھاگیہ شری نے آج عالم باغ کے رام نگر میں خواتین اور لڑکیوں کے قابل اعتماد ایک گرام سونے کے زیورات کے نئے شوروم سائی ہنڈا چوڑیاں کا افتتاح کیا۔ افتتاح کے موقع پر فلم اداکارہ بھاگیہ شری نے سائی ہانڈا چوڑیوں کے شوروم میں دستیاب ایک گرام سونے کے زیورات اور چوڑیوں کی فنشنگ اور چمک کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ڈیزائن اور کاریگری حیرت انگیز ہے۔ خواتین کی ترجیحات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دستیاب ورائٹی اتنی خوبصورت ہے کہ کوئی بھی خاتون اپنی ترجیحات کے مطابق با آسانی میچنگ جیولری کا انتخاب کر سکتی ہے۔ اس موقع پر سائی ہانڈا بینگلس کے بانی سنی ہانڈا نے کہا کہ لکھنؤ ہماری توسیعی حکمت عملی کا ایک اہم حصہ ہے۔ عالم باغ میں اس نئے شوروم کے افتتاح کے ساتھ، ہم شہر کے صارفین کے لیے اعلیٰ معیار، جدید ڈیزائنز، اور قابل اعتماد خدمات کو مزید قابل رسائی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سائی ہانڈا چوڑیاں اپنے معیار، پرکشش ڈیزائنز اور ایک گرام سونے کے زیورات کی جگہ پر صارفین کے اعتماد کے لیے مشہور ہیں۔ کمپنی اپنی مصنوعات پر 24 کیرٹ گولڈ پلیٹڈ فنش اور تاحیات 50 فیصد بائی بیک آپشن پیش کرتی ہے۔ تقریب میں، سائی ہانڈا چوڑیوں کے ڈائریکٹر کاجل دیونے کہا، "ہمارا مقصد صارفین کو ایک ہی جگہ پر ایک گرام سونے کے زیورات کے پرکشش اور جدید ڈیزائن فراہم کرنا ہے۔ اس شوروم میں روایتی اور عصری دونوں ڈیزائنوں کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے، جو مختلف عمر کے گروپوں اور ذوق کے صارفین کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ آج کے دور میں، جب اصلی سونے کی قیمت اتنی زیادہ ہے، یہ برانڈ عام خواتین اور دلہنوں کو شادیوں اور تہواروں کے لیے بھاری اور روایتی زیورات (جیسے قدیم ہار، بریسلیٹ اور ناک کی انگوٹھیاں) کا ایک بہترین متبادل پیش کرتا ہے

لکھنؤ کوچنگ آتشزدگی معاملہ: 15 موتوں والی عمارت جلد ہی ہوگی زمیں بوس، نکالا گیا سامان، ختم ہونے کو ہے ایل ڈی اے کا الٹی میٹم

لکھنؤ: 19 جولائی (پی این ایس) لکھنؤ کے علی گنج سیکٹر-ڈی میں عمارت کے انہدام کے عمل میں تیزی آئی ہے، جہاں 22 جون کو آگ لگنے سے 15 بچے ہلاک ہو گئے تھے۔ لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) نے 10 جولائی کو عمارت کے مالک کو مسمار کرنے کا حکم جاری کیا، جس میں انہیں 15 دن کی مہلت دی گئی کہ وہ اپنی مسماری مکمل کریں۔ آخری تاریخ میں صرف پانچ دن باقی ہیں۔ اتوار کو بھی عمارت سے باقی اشیاء کو ہٹانے کا عمل جاری رہا۔ گراؤنڈ فلور پر چلنے والی پالتو جانوروں کی دکان سے اشیاء بھی ہٹا دی گئیں۔ جائے وقوعہ پر سیکیورٹی کے پیش نظر پولیس تعینات رہی۔ ایل ڈی اے حکام کے مطابق اگر مالک نے مقررہ مدت میں عمارت کو مسمار نہیں کیا تو اتھارٹی اپنے طور پر گرانے کی کارروائی شروع کر دے گی۔ آگ لگنے کے بعد جس نے 15 افراد کی جان لے لی تھی، عمارت کی حفاظت اور تعمیراتی معیارات پر سوالات اٹھائے گئے تھے۔